تحفۃ المبلغین

تالیف

الاُستاذ دلشاد حُسین قادری عطاری

زاویہ پبلشرز

(8-C محی الدین بلڈنگ)داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون: 042-7248657

موبائل: 0300-4505466 - 0300-9467047

Email:zaviapublishers@yahoo.com

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2010ء

84924

بار اول 1000

ہدیہ 250

زیرِ اہتمام.....نجابت علی نارڑ

﴿لیگل ایڈوانزرز﴾

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

﴿ملنے کے پتے﴾

اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
کتاب گھر، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5552929
مکتبہ بابا فرید، چوک چشتیاں، پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ قادریہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی	0213-4944672
مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد، کراچی	0213-4219324
مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی	0213-2216464
مکتبہ ضیائیہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ، راولپنڈی	051-5534669
مکتبہ سخی سلطان، حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ	055-4237699
علامہ فضل حق پبلیکیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور	0300-4798782
کتب خانہ حاجی مشتاق احمد، بوہر گیٹ ملتان	061-4545486
رائل بک کمپنی، کمیٹی چوک، اقبال روڈ، راولپنڈی	051-5541452

Marfat.com

فہرست

1	موضوعات	صفحہ نمبر
2	بیان نمبر:1 **فضول گوئی کی مذمت**	25
3	فیضانِ درود پاک	25
4	رحمتِ خدا سبحان اللہ	26
5	عابد اور شیطان	27
6	سامان عبرت	28
7	زبان کا شر	29
8	خاموشی سونا ہے	31
9	بیس سال تک بات نہ کی	32
10	چالیس سال تک بات نہ کی	32
11	ایک فضول بات کی سزا	32
12	خاموشی اختیار کرنے کا نسخہ	33
13	دانائی کا لباس	34
14	خاموشی حکمت ہے	34
15	بیان نمبر:2 **زبان کی حفاظت**	35
16	فیضانِ درود وسلام	35

Marfat.com

15	ہر وقت اللہ ہی اللہ	37
16	خاموشی میں نجات ہے	37
17	فضول گوئی کا عذاب	40
18	لعنت کرنے کی ممانعت	41
19	کن پر لعنت جائز ہے	41
20	کسی کا مذاق مت اڑاؤ	42
21	مدنی ترغیب	45
22	بیان نمبر:3	46
	حقوق والدین	
23	فیضانِ درود پاک	46
24	اللہ تعالیٰ کا محبوب عمل	49
25	والدہ کا حق	50
26	حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا احترام	51
27	سعادت مند بیٹا	51
28	بچھڑے کا واقعہ	52
29	والدین کی خدمت سے مصائب رفع	56
30	والدین کی دعا	57
31	عجیب وغریب واقعہ	57
32	جنت کا ساتھی	58

Marfat.com

33	بیان نمبر:4 **عشق کے راہی**	61
34	توجہ کے ساتھ سنیئے	61
35	دل کی طہارت	61
36	ترغیب	61
37	کربلا کا تپتا ہوا صحرا	62
38	دنیا مردار ہے	62
39	دنیا کو دین پر ترجیح دینے کا انجام	63
40	علی اصغر کے قاتل کا انجام	63
41	خوفناک سانپ	64
42	عظمت حسین رضی اللہ عنہ	64
43	یزیدی لشکر پر افسوس	65
44	قربانی دینے کا انجام	65
45	عاشورہ کا روزہ	66
46	بے حد اہم مسئلہ	66
47	وطن کی قربانی	67
48	مدینہ سے روانگی	67
49	اولاد کی قربانی	68
50	امام حسین رضی اللہ عنہ میدان جنگ میں	69
51	کربلا کے واقعات کا مقصد	69

Marfat.com

52	کیا ہم بھی قربانی دے رہے ہیں	70
53	غلط فہمی کا شکار	70
54	نماز پڑھنا قربانی نہیں	70
55	مسجدیں ویران	71
56	علم حاصل کہاں سے کریں	71
57	بیان نمبر:5 **کسب حلال**	72
58	فیضانِ درود پاک	72
59	انبیاء کرام کا کسب	76
60	حکایت	77
61	صدیق یا عمر رضی اللہ عنہما کا قے کرنا	78
62	حضرت حسن کا تقویٰ	79
63	مدنی ترغیب	80
64	بیان نمبر:6 **شراب خوری کی لعنت**	81
65	فیضانِ درود پاک	81
66	فلاح کا راستہ	82
67	عابد اور شراب	86
68	شرابی ہمسایہ	87
69	کفن چور	88

Marfat.com

70	مدنی ترغیب	91
71	بیان نمبر:7	92
	دیدار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم	
72	توجہ کے ساتھ سنیئے	92
73	علماء کرام کا فرمان	93
74	تمنائے دید	94
75	آرزوئے عشاق	94
76	موت کے وقت دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	95
77	حضرت زیاد اور دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	97
78	اے کاش کہ دید ہو جائے	99
79	مسئلہ بیداری میں دیدار اور علماء	100
80	یہودی بچہ اور دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	102
81	بے قرار روح	105
82	لحد کی منزل	107
83	مردہ دل	108
84	بیان نمبر:8 **زنا و لواطت کی مذمت**	109
85	فیضانِ درود پاک	109
86	لطیفہ	111
87	جیسا کرو گے ویسا بھرو گے	115

Marfat.com

88	لواطت کا عبرت ناک عذاب	117
89	بدنگاہی کا وبال	118
90	زنا سے بچنے کا انعام	120
91	مدنی ترغیب	121
92	بیان نمبر:9 **بد نصیبی اور خوش نصیبی کی نشانیاں**	122
93	توجہ کے ساتھ سنیے	122
94	دروزِ پاک کی برکت	122
95	بدنصیبی کی چار نشانیاں	123
96	ایک دوسرے کی مخالفت میں	124
97	ہر شخص خوش نصیبی چاہتا ہے	124
98	خوش نصیب کون؟	125
99	غور کریں	125
100	توبہ کب نصیب ہوتی ہے	125
101	کیا نماز چھوڑنا گناہ نہیں	126
102	آسمانوں پر سفر	126
103	رسول اللہ ﷺ کی پسند اللہ کی پسند	126
104	سابقہ گناہوں کی معافی	127
105	سرکار کی آنکھوں کی ٹھنڈک	127

Marfat.com

106	قیامت کا پہلا سوال	128
107	ہر جگہ نمازی کی عزت ہوتی ہے	128
108	نماز کے فائدے	129
109	گناہوں کی بخشش	129
110	بدنصیبی کی نشانی	129
111	اپنی عبادت پر ناز نہ کریں	130
112	امام اعظم رضی اللہ عنہ کی نماز	130
113	غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نماز	131
114	کیا ہمارا بھی کوئی اچھا کام ہے	131
115	جس کے لئے نیکی کی اس سے بدلہ لو	132
116	اخلاص کی اہمیت	132
117	شیطانی وسوسہ	133
118	خوش نصیبی کی نشانی	133
119	حلال اور حرام کی تمیز	134
120	دنیا کی محبت کیسے پیدا ہوتی ہے؟	134
121	آہ گناہ پر گناہ	134
122	تین روٹیاں	135
123	آہ دین سے محبت کس کو ہے	137
124	خوش نصیبی کیا ہے؟	137
125	بدنصیبی کی ایک اور نشانی	138

Marfat.com

126	نفس کے مشورے	139
127	دنیاوی معاملات	139
128	دنیا کے چکر	139
129	پاؤں میں کانٹا	140
130	حریص گدھا	140
131	کیا ایمان کی دولت کم ہے	141
132	عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مدنی سوچ	143
133	دعوت اسلامی کا پیغام	143
134	دعوت اسلامی کیا چاہتی ہے	144
135	ہفتہ وار اجتماع	144
136	اگر گناہ کرتے موت آ گئی تو؟	145
137	دعوت اسلامی کے مدنی قافلے	145
138	نیکی کی دعوت دینے کا انعام	146
139	پہاڑ جیسے نیک اعمال	146
140	مدنی قافلے کب سفر کرتے ہیں	146
141	دوسروں کو بھی دعوت دیں	147
142	بیجودہ بیٹھکیں	147
143	نیکی کی دعوت دینے کا طریقہ	147
144	آپ بھی یہ نیت کرلیں	148

Marfat.com

145	بیان نمبر:10	148
	فضائل ایثار	
146	فیضانِ درود پاک	149
147	ایثار کا مطلب	149
148	شان نزول	150
149	بکرے کی سری کا واقعہ	151
150	مہمان کی مدارت	152
151	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایثار	152
152	واقعہ ہجرت	153
153	جنگ میں پانی پلانے کا واقعہ	155
154	حضرت عبداللہ بن عمر کا واقعہ	156
155	شہد کی عطا	157
156	چار سو دینار کا واقعہ	157
157	ایک غلام کا ایثار	158
158	سوداگر کی تھیلی کا	159
159	مدنی ترغیب	160
160	بیان نمبر:11	160
	اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم	
161	فیضانِ درود پاک	160
162	ہر رسول کی اطاعت لازم ہے	164

Marfat.com

163	قرآن حکیم کے علوم	164
164	مسائل حج کے سمجھنے میں حدیث کی ضرورت	167
165	مدنی ترغیب۔	171
166	بیان نمبر:12	173
	عذاب قبر	
167	فیضانِ درود پاک	173
168	کفروشرک	175
169	سنت نبوی کی مخالفت	175
170	قبروں کی بے حرمتی کرنے والے	176
171	صحابہ کی شان میں گستاخی	176
172	چوری زنا اور شراب خوری	177
173	والدین کو برا بھلا کہنا	177
174	چغل خوری	177
175	پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا	178
176	مظلوم کی مدد نہ کرنا	179
177	صالح آدمی کی قربت	179
178	ہمسایہ کی غیبت	180
179	مریض ہوکر مرنا	180
180	سورۃ ملک کی تلاوت	181

Marfat.com

181	بیان نمبر:13 **انعامات خداوندی**	183
182	فیضانِ درود پاک	183
183	میدان محشر	184
184	حوریں	190
185	حوروں کا گانا	191
186	سلام وتحائف	192
187	خدام جنت	192
188	جنتیوں کے محل	193
189	زیورات	193
190	جنتی لباس	194
191	جنتی کا کھانا	196
192	مدنی ترغیب	198
193	بیان نمبر:14 **زندگی کا مقصد**	199
194	درود پاک کی فضیلت	199
195	علم دین کی مجلس کا ادب	201
196	مسلمان اور زندگی کا مقصد	202
197	بولٹن مارکیٹ کراچی کا واقعہ	203
198	کورنگی میں بس کا حادثہ	204

Marfat.com

199	گانے باجے کی تباہ کاریاں	205
200	شیطان اور عبادت گزار برسیسا	205
201	دعوت اسلامی اور ایمان کی حفاظت	210
202	امیر اہلسنت اور زبان کی حفاظت	210
203	بیان نمبر:15 **دیدار خداوندی**	212
204	فیضانِ درود پاک	212
205	میدان عمل	213
206	جنتی کا قد	216
207	جنتی کی عمر	216
208	جنتی کا حسن	216
209	جنتی کا دل	216
210	جنتی کی زبان	217
211	جنتی کی سواری	217
212	جنت کی کیفیت	218
213	نہریں اور چشمے	218
214	جنت کے برتن	219
215	جنت کا موسم	219
216	جنت کے درخت	220
217	سامان جنت کی فراوانی	221

Marfat.com

218	بوجہ اللہ محبت رکھنے والے	222
219	دیدار الٰہی	222
220	دعوت خوان	224
221	بازار جنت	226
222	مدنی ترغیب	227
223	بیان نمبر:16	229
	عذاب جہنم	
224	فیضانِ درود پاک	229
225	دوزخ کا حال	232
226	دوزخ کی سجدہ ریزی	233
227	اعمال ناموں کی تقسیم	233
228	دوزخیوں کی گرفتاریاں	235
229	دوزخ میں داخلہ	235
230	دوزخیوں کی خوراک	236
231	غذا کا کیا فائدہ ہوتا ہے	238
232	مدنی ترغیب	241
233	بیان نمبر:17	242
	دامن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم	
234	سنتوں بھرے اجتماع کی برکت	242
235	قرآنی واقعات اور امت مسلمہ	244

Marfat.com

236	حکایات مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ	246
237	بلعم بن باعورا کا واقعہ	248
238	درس عبرت	250
239	فکر امت	253
240	آج ہم نے اپنا شعار کھو دیا	254
241	کارٹون فلم	256
242	انگلش میڈیم سکولز	257
243	موجودہ دور کے کفریہ اشعار	257
244	- بیان نمبر:18 **حسد کی تباہ کاریاں**	261
245	فیضانِ درود پاک	261
246	حسد برائیوں کی جڑ	263
247	سب سے پہلا حسد	263
248	حسد اللہ کے غضب کا باعث ہے	264
249	حاسدوں کے دل میں جلن رہتی ہے	265
250	حاسد اپنے حسد کی سزا پالیتا ہے	265
251	جیسا کروگے ویسا بھروگے	266
252	حسد دین کو مونڈنے والی بیماری	267
253	حسد سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں	268
254	حاسد دوزخ میں جائے گا	269

Marfat.com

255	حسد سے بچنے والا جنتی ہے	270
256	قربِ الٰہی	270
257	مدنی ترغیب	271
258	بیان نمبر:19	272
	گانے بجانے کی تباہ کاریاں	
259	فیضانِ درود پاک	272
260	سرور و سازکا آغاز	274
261	گانے والے کی آمدنی حرام ہے	276
262	راگ سننے سے دل میں نفاق	276
263	مصائب اور بلائیں	277
264	وبائیں کیوں پھیلتی ہیں	279
265	سینما مصیبت کا سبب ہے	279
266	شیطان کی پسند	280
267	سینما فسق و فجور کا اعلان ہے	282
268	سینما ایمان سے دور رکھتا ہے	282
269	اللہ کی عبادت سے محرومی	282
270	فلم ساز کے ذمہ گناہ ہے	283
271	مدنی ترغیب	284
272	بیان نمبر:20	285
	اچھے ماحول کی برکتیں	

Marfat.com

273	نیکیاں بچاؤ	285
274	قیامت کی ہولناکیاں	286
275	استقامت حاصل کرنے کا نسخہ	286
276	برے دوست بری سوچ	287
277	اچھے دوست اچھی سوچ	287
278	بیان نمبر: 21	290
	علم دین سے دوری	
279	رحمتوں کی برسات	290
180	بزرگوں کی مدنی سوچ	291
181	نیکی کا دروازہ بند	292
282	ریت پر گھر	293
283	جہالت گناہ ہے	293
284	علم دین حاصل کرنا فرض ہے	294
285	علم دین حاصل کرنے کی فضیلت	294
286	بیان نمبر: 22	296
	کھانا کھانے کے آداب	
287	فیضانِ درود پاک	296
288	حلال کھانا فرض ہے	297
289	کھانے کی مختلف صورتیں	299
290	دوسری صورت مباح کی یہ ہے	299

Marfat.com

تیسری صورت حرام	291
مبارک دعا	292
تین انگلیوں سے کھانا	293
گرا ہوا لقمہ اٹھا کر کھانا	294
میز پر کھانے کی ممانعت	295
مقام صد افسوس ہے	296
اکھٹے مل کھانے میں برکت ہے	297
کچا لہسن اور پیاز مکروہ ہے	298
میٹھی چیز کھانا	299
اول وآخر نمک کا استعمال کریں	300
بیان نمبر:23	301
شکر و ناشکری	
فیضانِ درود پاک	302
شکر گزاری دین کا سرچشمہ ہے	303
شکر دینی و دنیاوی ترقیوں کی اساس ہے	304
ہر نعمت پر شکر واجب ہے	305
شکر گزار کے ساتھ تائید الٰہی	306
آخرت میں اللہ کی عنایت	307
مدنی ترغیب	308

Marfat.com

309	بیان نمبر:24 روح ایمان	318
310	فیضانِ درود پاک	318
311	محبت کے اسباب	320
312	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان ناکارہ ہے	321
313	محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حلاوت ایمان ہے	322
314	حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا کامل ایمان	323
315	محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثواب واجر	324
316	مدنی ترغیب	326
317	بیان نمبر:25 **محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم**	327
318	فیضانِ درود پاک	327
319	حضرات شیخین کی محبت	329
320	مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت	330
321	زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کی محبت	331
322	ایک صحابیہ کی محبت	331
323	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی محبت	332
324	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی محبت	332
325	حضرت عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی محبت	332
326	حضرت خالد بن معدان کی محبت	333

Marfat.com

327	ایک بی بی کی محبت	333
328	مدنی ترغیب	335
329	بیان نمبر:26 **علامات محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم**	336
330	فیضانِ درود پاک	336
331	پہلی علامت	337
332	دوسری علامت	338
333	تیسری علامت	339
334	چوتھی علامت	340
335	پانچویں علامت	341
336	چھٹی علامت	343
337	مدنی ترغیب	345
338	بیان نمبر:27 **یہ راہ عشق ہے**	346
339	فیضانِ درود پاک	346
340	ظالم بادشاہ	347
341	بیان نمبر:28 **فضیلت اہل علم**	360
342	فیضانِ درود پاک	360
343	عالم کی مجلس عابد کی مجلس سے بہتر ہے	363

Marfat.com

344	صحبت عالم حضور ﷺ کی صحبت ہے	364
345	مجلس علماء کے فائدے	364
346	علمائے دین کی عزت واحترام	366
347	علمائے دین کی بے عزتی	366
348	محبت صحابہ	367
349	صاحب علم اور بلند درجہ	368
350	صاحب علم بے پناہ فضیلت کا حامل ہے	368
351	مدنی ترغیب	369
352	بیان نمبر:29 **سیدنا صدیق اکبر** رضی اللہ عنہ	370
353	فیضانِ درود پاک	370
354	آپ کی خلافت	370
355	علالت اور وفات	377
356	مدنی ترغیب	378
357	بیان نمبر:30 **کرامات فاروق اعظم** رضی اللہ عنہ	379
358	فیضانِ درود پاک	379
359	نام ونسب	381
360	آپ کے قبول اسلام کا واقعہ	381
361	فاروق کا لقب	385

84924

Marfat.com

362	آپ کی ہجرت	385
363	آپ کا حلیہ	386
364	آپ کی خلافت	387
365	کرامات حضرت عمر رضی اللہ عنہ	389
366	مقام رفیع	382
367	دور فاروقی	382
368	آپ کی شہادت	397
369	بیان نمبر:31	397
	فضائل عیادت مریض	
370	فیضانِ درود پاک	397
371	بیماری قرب خدا کا ذریعہ ہے	399
372	بیماری گناہوں کا کفارہ ہے	399
373	بیمار کو تسلی دینا چاہئے	400
374	غیر مسلم کی عیادت	401
375	عیادت کا ثواب	402
376	مدنی ترغیب	403
377	بیان نمبر:32	404
	تکبر کی مذمت	
378	فیضانِ درود پاک	404
379	تکبر کیا ہے؟	407

Marfat.com

380	نیک اور گناہگار	708
381	ابلیس وفرعون کے درمیان مکالمہ	409
382	غرور کی مختلف اقسام	411
383	علم	411
384	زُہد	411
385	حسب ونسب	412
386	خوبصورتی	412
387	مال ودولت	412
388	آل واولاد	413
389	سمک مچھلی	413
390	ارشاداتِ نبوی ﷺ	413
391	گناہوں کی دو اقسام ہیں	414
392	ارشادات ربانی	415
393	بڑائی صرف اللہ کے لئے ہے	415

Marfat.com

بیان نمبر:1

فضول گوئی کی مذمت

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علٰى سيدالمرسلين اما
بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط
الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله
الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله
و علىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی کیے نہایت ہی توجہ کے ساتھ بیان سننے کی عادت ڈالیں کیونکہ جو جس قدر توجہ سے سنتا ہے وہ اسی قدر درس و بیان کی برکات سے مستفیض ہوتا ہے اور اگر ہو سکے تو دوزانوں بیٹھ کر سنیئے اگر تھک جائیں تو جیسے آسانی ہو سنیئے اللہ عزوجل عمل کی توفیق عطا فرمائے!
آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

فیضان درود پاک

سرکار دو عالم نبی محترم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ روز جمعہ اور شب جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا میں قیامت کے روز اس کا شفیع اور گواہ ہونگا۔

(جامع صغیر: فیضان سنت ص 206)

Marfat.com

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن شفاعت میں وہ خوش بخت ہو گا جو ہدیہ درود پیش کرتا رہے گا جس خوش نصیب دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جگہ میسر آئے گی اس بخت ور کے تو بخت جاگ جائیں گے۔

ڈھونڈا ہی کریں، صدر قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو
دیکھا۔ انہیں محشر میں تو رحمت نے پکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو
بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہو گا کیسے؟
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

اللہ عزوجل کی بارگاہ بے کس پناہ میں سگ عطار کی یہ تمنا والتجاء ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں زیادہ سے زیادہ ہدیہ درود پیش کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین) اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعام والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں انشاء اللہ تعالیٰ دونوں جہان کی برکتیں نصیب ہونگی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
تو بو الی للہ استغفرو اللہ
صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

رحمتِ خدا سبحان اللہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حجاج بن یوسف ثقفی یہ خلفائے بنو امیہ کا انتہائی سفاک وخونخوار ظالم گورنر تھا اس نے تقریباً ایک لاکھ انسانوں کو اپنی تلوار سے قتل کیا اور

Marfat.com

جولوگ اس کے حکم سے قتل کیے گئے ان کوتو کوئی شمار ہی نہیں کرسکتا بہت سے صحابہ اور تابعین کواس نے قتل کیایا قید۔حسن بصری فرمایا کرتے تھے کہ اگر ساری امتیں اپنے اپنے ظالموں کو قیامت کے دن لے کر آئیں اور ہم اپنے ایک ظالم حجاج بن یوسف ثقفی کو پیش کردیں تو ہمارا ہی پلہ بھاری رہے گا۔

یہ حجاج بن یوسف جب کینسر کی خبیث بیماری میں مرنے لگا تو اس کی زبان پر یہ دعا جاری ہوگئی یہی دعا مانگتے مانگتے اس کا دم نکل گیا۔

اس کی دعا یہ تھی

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی فَاِنَ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّکَ لَا تَغْفِرْلِیْ"

''اے میرے اللہ! تو مجھے بخش دے کیونکہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔

خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو حجاج بن یوسف ثقفی کی زبان سے مرتے وقت کی یہ دعا بہت اچھی لگی اور ان کو حجاج کی موت پر رشک ہونے لگا اور جب حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے حجاج کی اس دعا کا ذکر کیا تو آپ نے تعجب سے فرمایا کہ کیا واقعی حجاج نے یہ دعا مانگی تھی؟ تو لوگوں نے کہا جی ہاں اس نے یہ دعا مانگی تھی تو آپ نے فرمایا کہ شاید خدا تعالیٰ اس کو بخش دے۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۰۹)

عابد اور شیطان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح کا ایک واقعہ اور ملاحظہ فرمایئے کہ ایک شخص جو کہ بنی اسرائیل میں عابد وزاہد کے القاب سے معروف تھا اس کا نام برسیسا تھا ایک دن شیطان اس کے پاس آیا اور وسوسہ ڈالا کہ تم یہاں بیٹھ کر عبادت کر رہے ہو اس سے کہیں بہتر ہے کہ تم خلق خدا کی خدمت کرو بھی تو عبادت ہے میں تمہیں ایک منتر

Marfat.com

سکھا دیتا ہوں ہوسکتا ہے کہ دور دور سے لوگ تمہارے پاس آئیں کیونکہ تم اتنے بڑے عابد وزاہد ہو نیک و پارسا ہو تمارے دم میں اتنی تاثیر ہو کہ تم جسے دم کر دو وہ ٹھیک ہو جائے جسے ہاتھ لگا دو وہ بھلا چنگا ہو جائے۔ یہ وسوسہ ڈال کر شیطان نے اپنے کام کی بنیاد رکھ دی وہ عابد اس بات پر غور وفکر کرنے لگ گیا ادھر شیطان گیا اور ایک وہاں کا جو دشاہ تھا اس کی رعایا میں ایک لڑکی تھی جو بہت خوب صورت تھی اس میں حلول کر گیا اور اس کی طبیعت عجیب سے عجیب ہونے لگی دورے پڑنے لگے کیونکہ وہ جن تھا اور پھر خود ہی ایک آدمی کے بھیس میں آیا اور کہنے لگا کہ میں ان کا علاج کروں گا پھر کہنے لگا کہ ہاں ایک بہت بڑا عابد وزاہد ہے اس کا نام پرسیس ہے اس کے پاس لیے چلتے ہیں لڑکی کو لے کر لوگ عابد کے پاس پہنچے۔

عابد کو بلایا کہ یہ لڑکی بیمار ہوگئی ہے آپ اس کو دم کر دیں عابد نے دروازہ ہی نہ کھولا اور فرمایا کہ میں کسی لڑکی کو دم نہیں کروں گا تم اس کو لے جاؤ لوگوں کو اس شیطان نے مشورہ دیا کہ یہ جو سامنے مکان خالی ہے اس میں چھوڑ کر چلے جاؤ یہ خود ہی اسکی دیکھ بھال کرلیں گے کیونکہ جو نیک لوگ ہوتے ہیں وہ بڑے رحم دل ہوتے ہیں خیر لوگ اُس کو عابد کے حجرہ کے سامنے والے مکان میں اکیلی چھوڑ کر یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ ہم بچی کو آپ کے پاس چھوڑ کر جارہے ہیں اور کچھ دنوں کے بعد لے جائیں گے اب آپ اس کا خیال کریں یا نہ کریں آپ کی مرضی۔ جب سب لوگ چلے گئے تو عابد کے دل میں شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا کہ صرف دم کرنے سے کیا ہو جائے گا ہوسکتا ہے وہ تیرے دم سے صحت یاب ہو جائے اور تمہیں دعائیں دیتی ہوئی رخصت ہو جائے۔ عابد دعا لینے کے چکر میں حجرہ سے باہر نکلا جب اس لڑکی کے حسین چہرے پر نظر پڑی تو شیطان نے اپنا کام کر دکھایا عابد اس لڑکی پر فریفتہ ہو گیا الغرض وہ اس کے ساتھ منہ کالا کر بیٹھا جس سے لڑکی کو حمل ٹھہر گیا شیطان نے عابد کو ڈرایا کہ تیری تو رسوائی ہو جائے گی تو بڑا بدنام ہو

Marfat.com

جائے گا شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ اب تیرے پاس صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ اس لڑکی کو قتل کر دے جب اس کے گھر والے لینے کو آئیں تو کہہ دینا وہ کہیں بھاگ گئی۔

عابد نے اُس لڑکی کو قتل کر دیا اور ایک خاص جگہ پر اس کو دفن کرا دیا ادھر شیطان اس لڑکی کے گھر والوں کے خواب میں آیا کہ اس عابد نے تمہاری لڑکی کے ساتھ پہلے ایسا ایسا کیا پھر جب اسکو حمل ٹھہر گیا تو بدنامی کے ڈر سے اس لڑکی کو قتل کر کے فلاں جگہ دفن کر دیا جب وہ صبح وہاں پہنچے تو واقعۃً اس لڑکی کی لاش وہاں دفن تھی انہوں نے اس عابد کو مارا پیٹا تو وہ اقرار جرم کر بیٹھا پھر بادشاہ وقت کی عدالت میں کیس ہوا آخر اس عابد کو سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا جب اس کو تختے پر کھڑا کیا گیا تو شیطان اس کے سامنے ظاہر ہوا اور کہنے لگا کہ تجھے عبادت والے حجرے سے نکال کر پھانسی کے پھندے میں ڈالنے والا میں ہوں اور تجھے یہاں سے نکالنے والا بھی میں ہی ہوں اگر تو میرا کہنا مانے گا تو میں تجھے یہاں سے نکال کر تیری جان بچا دوں گا اس عابد نے کہا کہ کیا کرنا ہوگا شیطان نے کہا کہ تو کہہ دے کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کا بیٹا ہے اور مجھے سجدہ کریں اس نے کہا کہ خدا کا بیٹا تو میں کہہ دیتا ہوں مگر سجدہ کیسے کروں کیونکہ میرے گلے میں پھانسی کا پھندا ہے شیطان نے کہا کہ صرف سجدہ کی نیت سے اپنے سر کو جھکا دے اس نے سر کو جھکا دیا اور شیطان یہ کہتے ہوئے وہاں سے فرار ہو گیا کہ تیرے پاس صرف ایمان کی دولت رہ گئی تھی وہ بھی میں نے چھین لی اب میں تجھ سے بیزار ہوں اس طرح اس عابد کو کفر ہی کی حالت میں سزائے موت ہو گئی۔ (اصلاح معاشرہ ص ۱۷۷)

سامان عبرت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ پہلے والی حکایت میں ایک زبردست فاسق شخص کے بخشے جانے کی امید ہے اور اس عابد و زاہد کے جہنم میں جانے کی امید نہیں بلکہ یقین ہے کیونکہ اس کا خاتمہ کفر کی حالت میں ہوا ان دونوں واقعات میں

Marfat.com

ہمارے لئے بہت کچھ سامان عبرت ہے اس سے ہمیں یہ بھی سبق حاصل ہوتا ہے کہ عملوں کا دارومدار خاتمے پر ہے کیونکہ اعمال اچھے ہوں یا برے اگر خاتمہ اچھا ہوا یعنی ایمان کی حالت میں مرا تو رحمت کی امید ہے اور اگر اعمال اچھے ہوئے اور خاتمہ کفر پر ہوا تو ہمیشہ جہنم ٹھکانا ہو گا اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے (آمین)

پیارے اسلامی بھائیو! ان واقعات میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حجاج بن یوسف جس نے ساری زندگی فسق و فجور میں بسر کی مگر ایک جملے نے اس کی کایا پلٹ دی اور دوسری طرف ایک عابد و زاہد جس نے ساری زندگی مشقت میں بسر کی مگر لمحہ بھر شیطان کی پیروی نے ہلاک کر دیا گویا کہ ایک کلمہ یعنی لفظ انسان کی زندگی سنوار دیتا ہے اور ایک ہی جملہ کفر کی وادیوں میں دھکیل دیتا ہے۔

اسی لیے تو امیر اہلسنت فیضان سنت میں نقل فرماتے ہیں کہ

''زبان کے پھسلنے سے پاؤں پھسلنے میں کم ہلاکت ہے کیونکہ آدمی اپنی زبان کی لغزش سے ہلاک ہو جاتا ہے جبکہ پاؤں کے پھسلنے سے اسے موت نہیں آجاتی۔''

نیز آپ فرماتے ہیں کہ جو چیز ناپسند ہو اس کا زبان سے تذکرہ بھی مت کرو کہ بسا اوقات جو کچھ زبان سے نکل جاتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ (فیضان سنت ص ۶۹۳)

حضرت سیدنا یونس بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کی زبان ایک ٹھکانہ پر رہتی ہے اس کے سب کام ٹھیک رہتے ہیں۔ (فیضان سنت ص ۶۹۴)

یعنی جو زبان کو سنبھالنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اس کے سارے کام سنبھل جاتے ہیں۔

زبان کا شر:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

ایک نوجوان کو دیکھا تو فرمانے لگے اے نوجوان اگر تو تین چیزوں کے شر سے بچ جائے تو تو جوانی کے شر سے محفوظ ہو جائے گا۔

1 زبان کا شر

2 شرم گاہ کا شر

3 پیٹ کا شر (تنبیہ الغافلین)

ڈھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے
تو بجالے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

نہ بولنے میں تو نجات ہے۔

واقعی کم بولنے میں عافیت ہی عافیت ہے چنانچہ حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عافیت کے دس حصے ہیں اس میں سے نو حصے خاموشی میں ہیں اور ایک لوگوں سے دور بھاگنے میں۔ (فیضان سنت ص ۶۹۵)

خاموشی سونا ہے:

سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر بات چیت کرنا بالغرض چاندی ہو تو چپ رہنا سونا ہے۔ (احیاء العلوم)

جو مومن کامل ہوتا ہے اسے ذکر اور نیکی کی دعوت کے کام سے فرصت ہی کب ملتی ہے کہ فضول بکواس میں پڑے اور منافق تو ہوتا ہی فالتو ہے بک بک نہ کرے تو پھر بھی کام تھوڑا کرتا ہے جیسا کہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مقولہ مشہور ہے کہ مومن کلام کم اور کام زیادہ کرتا ہے مگر منافق کام کم اور کلام زیادہ کرتا ہے (تنبیہ الغافلین)

پروقار شخصیات جب سامنے ہوتی ہیں یا کبھی ارباب کرسی یعنی حکام دنیا دار کے سامنے جانا پڑ جاتا ہے تو زبان ذرا سنبھل سی جاتی ہے مگر یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ معزز فرشتے ہماری ہر بات لکھ رہے ہیں پھر بھی نہ جانے بے شرمی اور بے حیائی کی

Marfat.com

باتیں لوگوں کو کیوں کر سوجھتی ہیں زبان پر گالی وغیرہ کیسے آجاتی ہے۔ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان پر تعجب ہے کہ کراماً کاتبین اس کے پاس ہیں اور اس کی زبان ان کا قلم اور اس کا تھوک ان کی سیاہی ہے پھر بھی وہ بیہودہ کلام کرتا ہے۔

(تنبیہ الغافلین)

بیس سال تک بات نہ کی:

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے موت سے پہلے بیس سال تک دنیا داروں کی سی گفتگو نہیں کی۔ (احیاء العلوم)

چالیس سال تک بات نہ کی:

منصور بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک بعد نماز عشاء کسی کے ساتھ فضول باتوں میں حصہ نہیں لیا۔ (احیاء العلوم)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والے چالیس سال تک اپنی زبان کو قابو میں رکھنے میں کامیاب ہو جائیں اور ہم ناکارہ لوگ چالیس منٹ بھی اپنی زبان نہ سنبھال سکیں۔

ایک فضول بات کی سزا:

حضرت حسان بن منان رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت مروی ہے کہ ان کے منہ سے ایک فضول جملہ نکلا تھا تو وہ اپنے نفس کو کامل ایک سال تک روزے رکھ کر سزا دیتے تھے۔ (تنبیہ الغافلین)

بعض اوقات مسلمان بے خیالی میں ایسی پیاری بات کر ڈالتا ہے جس کی خود اسے بھی خبر نہیں ہوتی اور اللہ عزوجل اس سے راضی ہو چکا ہوتا ہے اور کوئی تولا پرواہی میں ایک آدھ ایسی بات بک ڈالتا ہے کہ اس سے اس کی تباہی اس کا مقدر بن چکی ہوتی ہے۔

چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"بلاشبہ بندہ کبھی اللہ عزوجل کی رضامندی کا کوئی ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے کہ

Marfat.com

جس کی طرف اسے دھیان بھی نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے بہت سے درجات بلند فرما دیتا ہے اور بلاشبہ کبھی بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کوئی ایسا کلمہ کہہ گزرتا ہے ہے کہ اس کی طرف اس کو دھیان بھی نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے دوزخ میں گرتا چلا جاتا ہے"۔

(مشکوۃ شریف)

خاموشی اختیار کرنے کا نسخہ:

حضرت امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں بخشے بخشائے ہیں جھوٹ، غیبت، عیب جوئی وغیرہ گناہوں کی باتوں کے بارے میں تو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا صرف زائد بات چیت سے بچنے کیلئے منہ میں پتھر لئے رہتے چنانچہ حضرت ربیع بن خیثم رضی اللہ عنہ جب صبح کو اٹھتے تو کاغذ قلم اپنے پاس رکھتے اور اگر دن میں کوئی فضول بات کہتے تو شام کو اس پر اپنے نفس کا محاسبہ کرتے یعنی اپنے آپ سے پوچھتے کہ ایسا کیوں کہا؟ اور فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ منہ میں پتھر ڈالے رہتے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے یہ عمل کئی سال تک کیا حتیٰ کہ آپ کو کم گوئی یعنی خاموش رہنے کی عادت ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ اس پتھر کو صرف کھانے یا نماز کے وقت نکالتے تھے اور یہ سب کچھ اس خوف سے کرتے تھے کہ غیر ضروری باتیں نہ کریں جب وفات کا وقت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے زبان نکال کر فرمایا اس نے مجھے مصائب میں ڈالا ہے۔ (فیضان سنت ص ۷۰۶)

افسوس آج کل، اگر کوئی بک بک کرتا ہے تو ہم اس کی ہاں میں ہاں ملاتے اور ہنس ہنس کر اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں مگر ہمارے اسلاف دل و زباں دونوں میں گھرے ہوتے تھے چنانچہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ جب کسی باتونی شخص کو زیادہ باتیں کرتا دیکھتے تو اس کو فرماتے باتیں کم کیا کرو۔ (فیضان سنت ص ۷۰۷)

Marfat.com

لوگوں کو محض متاثر کرنے کے لئے چکنی چپڑی باتیں کرنا اور یوں انہیں اپنا معتقد بنانا سخت مذموم فعل ہے۔ نیچے دی ہوئی حدیث سے وہ لوگ درس حاصل کریں جو اگرچہ بظاہر نیک بھی ہوتے ہیں لیکن ہر وقت میں میں کرتے رہتے ہیں اور لوگوں کو اپنے نفس کی خاطر گرویدہ کرنیکی کوشش کرتے رہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"جس نے بات کہنے کے مختلف انداز اس لئے سیکھے کہ اسکے ذریعے سے لوگوں کے دلوں کو قید کرے یعنی لوگوں کو اپنا قائل کرے اور معتقد بنائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے نہ فرض قبول فرمائے گا نہ نفل"۔

(مشکوٰۃ شریف)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ وہ ہمیں فضول گوئی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کی مستقل عادت بنانے کے لیے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ساتھ وابستہ ہو جایئے اور دعوت اسلامی کے ہفتہ وار جماعت میں شرکت کیا کریں اور وہاں سے راہ خدا میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں سفر اختیار فرمائیں نیز باوقار انسان بننے کیلئے امیر اہل سنت دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں انشاء اللہ دونوں جہاں میں آپ کا بیڑا پار ہو جائے گا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں عمل صالح کرنیکی توفیق عطا فرمائے (آمین بجاہ النبی الکریم)

Marfat.com

بیان 2:

زبان کی حفاظت

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين اما
بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط
الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله
الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله
و علىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود وسلام:

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ حضور میری لڑکی فوت ہوگئی ہے کوئی وظیفہ ارشاد فرمائیں تا کہ میں اسے خواب میں دیکھ سکوں آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ہدیہ درود پیش کرتے کرتے سو جا۔

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے گندھک کا لباس پہنا ہوا ہے ہاتھوں میں ہتھ کڑیاں پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں یہ دیکھ کر گھبرا کر وہ بیدار ہوئی اور پھر حضرت حسن

Marfat.com

بصری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں واقعہ بیان کیا آپ نے سن کر فرمایا کچھ صدقہ کر شائد اللہ تعالیٰ اس کے حال پر رحم فرمادے اس کے بعد وہ عورت اپنے گھر چلی گئی اور راہ خدا میں صدقہ وخیرات کیا تو کچھ دنوں کے بعد حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے باغ میں تخت بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نورانی تاج ہے اس نے دیکھ کر حضرت کو سلام کیا اور کہنے لگی آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بیٹی میں تجھے نہیں پہچانتا۔ اس نے عرض کیا حضور میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کے لئے وظیفہ پوچھا تھا آپ نے پڑھنے کے لیے ایک وظیفہ ارشاد فرمایا تھا اس پر حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیٹا تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں یہ سن کر اس لڑکی نے عرض کی کہ جیسا میری والدہ نے بیان کیا تھا اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں تھی بلکہ اس قبرستان میں ستر ہزار مردے تھے جن کو عذاب ہو رہا تھا ہماری خوش نصیبی کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک بندہ خدا گزرا اس نے درود پاک پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبور کو بخش دیا تو اللہ عزوجل نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب معاف فرمادیا اور سب کو یہ انعام واکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔

(القول البدیع ص ۱۳۱، نزہۃ المجالس ص ۳۲، سعادۃ الدارین ص ۱۲۲، رحمت حق کے بہانے ص ۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس اللہ کے نیک بندے نے اپنی زبان کو فضول گوئی سے بچایا اور ذکر و درود میں لگایا پھر اس کا ثواب اہل قبور کو پہنچایا تو رب کی رحمت کو جوش آیا اور ان سب اہل قبور کو اس ہدیہ درود کی برکت سے عذاب سے محفوظ فرمایا اور جنت میں سب کو اعلیٰ درجہ عطا فرمایا۔

Marfat.com

اس بات سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب کوئی درود پاک پڑھ کر کسی گنہگار کو ایصال ثواب کر دیتا ہے تو رب تعالیٰ اس کی برکت سے اس مجرم کو محروم نہیں رہنے دیتا تو جو پڑھنے والا ہوگا اس کو پھر کس طرح محروم رہنے دے گا۔ اسلیے تو میں کہتا ہوں اگر دونوں جہاں کی نعمتیں چاہتے ہو تو درود پڑھو جو برکتیں چاہتے ہو تو درود پڑھو۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

ہر وقت اللہ ہی اللہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام تعریفیں اس خالق برحق کے لئے ہی ہیں کہ جس نے انسان کو احسن تقویم پیدا کیا اور ہر عضو جسم سے حساب اعمال لینے والا ہے کیوں نہ ہم اس مالک حقیقی کی تعریف و توصیف میں ہر وقت صبح و شام لب کشائی کریں کہ اللہ تعالیٰ نے زبان انسان کو تسبیح و تحلیل کے لیے بخشی پھر زبان کا فرض ہے کہ تمام بے ہودہ اور لا معنی باتوں سے تعلق ہو کر اپنے محسن اعظم کے گن گاتی رہے اس کے بتلائے ہوئے طریقوں کے مطابق امر بالمعروف کی طرف متوجہ ہو اور ہم اپنا قیمتی وقت بجائے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے معنی باتوں میں ضائع کرتے ہیں جو ہمارے لئے باعث گناہ ہیں ہمیں تو اصلاح و خیر کی باتیں کرنی چاہیں اور بے ہودہ باتوں سے حتیٰ الامکان بچنے کی کوشش کرنی چاہیے سرکار دو عالم نبی محترم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ

"مِن حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه"

"لامعنی باتوں کا ترک کرنا حسن اسلام میں شامل ہے"۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۳)

خاموشی میں نجات ہے:

احمد اور ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ

Marfat.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"مَنْ سَکَتَ نَجَا"

''جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی''۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۳)

حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"مقام الرجل بالصمت افضل من عبادة ستين سنة"

''مرد کا خاموشی اختیار کرنا ساٹھ سالہ عبادت سے (جو کہ کثرت کلام کے ساتھ ہو) بہتر ہے''۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۴)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

"مَا النَّجَاة"

''نجات کس بات میں ہے''۔

تو حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"املك عليك لسانك"

''کہ اپنی زبان کی حفاظت کر''۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۳)

کیمیائے سعادت میں ہے کہ حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت منقول ہے کہ ایک دفعہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ تمام اعمال میں کونسا عمل سب سے زیادہ افضل ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک منہ سے نکالی اور اس پر انگلی رکھ کر فرمایا کہ خاموشی۔ (کیمیائے سعادت ص ۴۷۰)

نیز حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ عبادتیں دس قسم کی ہیں ان میں

Marfat.com

سے نوخاموشی میں اور ایک لوگوں سے دور بھاگنے میں ہے۔ (کیمیائے سعادت)

دانائی کالباس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دانائی تو یہی ہے کہ انسان خاموشی اختیار کرے کیونکہ خاموش رہنے والا پشیمان نہیں ہوتا کیونکہ وہ ایسی بات ہی نہیں کہہ پاتا جو اس کے لئے سودمند نہ ہو ہم نے ایسے بھی لوگ دیکھے ہیں جو بات تو جلدی سے کہہ ڈالتے ہیں مگر بعد میں پچھتاتے ہیں لہٰذا خاموشی کو دانائی کا لباس خیال کرو۔

بنا دے گی تجھ کو با وقار خاموشی
ہو جائے گا ذلیل گر نہ کی اختیار خاموشی

خاموشی حکمت ہے:

حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بنا کر اپنی حلال کی روزی حاصل کرتے تھے اور حضرت لقمان رضی اللہ عنہ متواتر ایک سال تک ان کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں زرہ بناتے دیکھتے رہے دل میں کئی دفعہ خیال آیا کہ اس صنعت کے بارے میں دریافت کریں کہ کیا چیز بنائی جارہی ہے مگر یہ سوچ کر خاموش ہو جاتے کہ اس سوال سے کوئی فائدہ نہیں حتیٰ کہ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے خود ہی ایک روز بتلایا کہ یہ ایک جنگ وحرب کے لئے مفید لباس ہے تب حضرت لقمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ واقعی بہتر چیز ہے اس طرح خاموشی بھی ایک بہتر ڈھال ہے مگر اس کو اپنانے والے کم ہیں۔ (کیمیائے سعادت ص ۳۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت لقمان رضی اللہ عنہ کا یہ سوال کرنا بالکل جائز تھا کہ آپ کیا بنا رہے ہیں مگر فقط اس سوچ سے نہیں لیا کہ یہ بات فضول ہی نہ ہو جائے سبحان اللہ کیا شان ہے ہمارے اسلاف کی کہ وہ جائز باتوں سے بھی احتیاط فرماتے

Marfat.com

مگر ہم نا کارہ لوگ ہیں کہ فضول باتوں کو بھی اپنے لئے جائز سمجھ کر لگے ہوئے ہیں ہمیں غور کرنا چاہئے کہ کہیں یہ فضول گوئی ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کردے اور پھر پچھتانے سے کیا جب چڑیاں چگ گئین کھیت۔ فضول گوئی کی تباہ کاریاں کس قدر ہیں اس بات کا اندازہ آپ اس حدیث پاک سے با آسانی لگا سکتے ہیں چنانچہ کیمیائے سعادت میں ہے کہ:

ایک نوجوان احد کی جنگ میں شہید ہوگیا اور بھوک کی وجہ سے اس کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے اس کی ماں نے اس کے چہرے سے خاک جھاڑتے ہوئے کہا کہ تجھے جنت مبارک ہوتو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''اے اس شخص کی ماں تجھے کیا علم ہے (کہ یہ جنتی ہے) ممکن ہے اس نے کوئی لامعنی بات کی ہو''۔ (کیمیائے سعادت)

فضول گوئی کا عذاب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے لئے اپنی زباں کو فحش کلامی سے پاک رکھنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اس سے ذہن تو گندہ ہوتا ہی ہے مگر آخرت بھی خراب ہو جاتی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

''فحش کلامی کرنے والے پر جنت حرام ہے اور دوزخ میں کچھ ایسے لوگ ہونگے کہ ان کے منہ سے پلیدی نکلے گی جس کی گندگی اور بدبو سے تمام اہل دوزخ بیزار ہوکر فریاد کریں گے کہ تو کون ہے تو آواز آئے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو فحش کلامی کرتے تھے اور فحش باتوں کو پسند کرتے تھے''۔ (کیمیائے سعادت ص ۲۷۵)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دنیا میں فحش کلامی کرے گا قیامت کے دن وہ کتے کی شکل میں ہوگا۔

(کیمیائے سعادت ص ۲۱۵)

Marfat.com

لعنت کرنے کی ممانعت:

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح زبان کو فضول گوئی سے روکنا ضروری ہے اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ مسلمان اپنی زبان سے کسی مسلمان کو یا کسی اور چیز پر خواہ وہ جاندار ہو یا بے جان لعنت نہ کرے مگر افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ لعنت ملامت تو ہمارا روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ مثال کے طور پر جب کوئی سائیکل چلا رہا ہو اور راستے میں اگر سائیکل پنچر ہو جائے تو لعنت ملامت حتیٰ کہ گالیاں بھی دے دیتے ہیں اور اگر موٹر سائیکل خراب ہو جائے تو گالی۔ پیدل چلتے ہوئے کو ٹھوکر لگ جائے تو گالی آخر ان فضول گالیوں سے ہماری کب جان چھوٹے گی؟ آخر ہم کب نیک بنے گے؟ کیا مرنے کے بعد ہمیں کوئی موقعہ ملے گا کہ جاؤ بھائی اب کچھ نیکیاں کر لو نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

جلد نیکیاں کما لو جلد آخرت بنا لو
نہیں کوئی بھروسہ زندگی کا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مومن لعنت نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ شریف)

کن پر لعنت جائز ہے:

پیارے اسلامی بھائیو! شرعی طور پر کسی چیز مثلاً ہوا درخت یا شجر حجر یا انسان و حیوان کسی پر بھی لعنت کرنے کی ممانعت ہے مگر چند وجوہ کی بنا پر لعنت کرنا جائز ہے مثلاً

1۔ جیسے فرعون، شداد، یا ابوجہل وغیرہ پر۔
2۔ کافروں، فاسقوں اور جھوٹوں پر حکمی طور پر لعنت کی جا سکتی ہے۔ (... معلومات)

یاد رہے کہ اگر وہ شے جس پر لعنت کی جائے اگر لعنت کے قابل نہیں تو لعنت کرنے والے پر واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے ... ت سیدنا

Marfat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

''اگر کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرے جو لعنت کی اہل نہ ہو تو وہ لعنت اس پر لوٹ آتی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۲ ترمذی)

کسی کا مذاق مت اڑاؤ:

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح زبان کو فضول گوئی سے، غیبت سے، چغلی سے روکنے کی ممانعت ہے بالکل اسی طرح کسی کا مذاق اڑانے سے بھی روکنے کی ممانعت ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے

''لا یستخر قوم من قوم عسی ان تکون خیرم منھم (پ ۲۶)

''کوئی قوم کسی قوم کی ہنسی نہ اڑائے ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو''

جو دوسروں کے ساتھ ٹھٹھا مذاق کرتے ہیں بے شک قیامت کے دن انکے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جائے گا کیونکہ یہ دل آزاری ہے اور مایوسی پیدا کرنیکا عمل ہے کیمیائے سعادت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''جو لوگ دوسروں کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں اور ان کی ہنسی اڑاتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن بہشت کا دروازہ کھولا جائے گا اور ان کو داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ لیکن وہ داخل نہ ہو سکیں گے اور واپس لوٹ جائیں گے پھر بہشت کا دوسرا دروازہ کھول کر ان کو بلایا جائے گا جب وہ قریب آئیں گے تو وہ بھی بند ہو جائے گا۔ اسی طرح ان کیساتھ چند بار کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ وہ ناامید ہو جائیں گے اور پھر جب ان کو بلایا جائیگا تو وہ نہ آئیں گے کیونکہ سمجھ جائیں گے کہ ان کے ساتھ ٹھٹھا کیا جا رہا ہے یہ ان کے استہزا کی سزا ہوگی جو وہ دنیا میں لوگوں کے ساتھ کرتے رہتے تھے۔ (کیمیائے سعادت)

Marfat.com

افسوس آج کل تو یہ مشغلہ بن چکا ہے کہ لوگ خود تو کوئی نیکی کا کام کرتے نہیں اور کرنے والے مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں مثلاً چار دوست ملکر بیٹھے ہوں اور نماز کا وقت آجائے تو جو نمازی ہوگا وہ دوسروں کو جب نماز کی دعوت دے گا تو وہ اس کا مذاق اڑائیں گے جاجا تو آیا بڑا حاجی نمازی ''بیں چوہے کھا کے بلی حج کو چلی'' گویا کہ دین کی باتوں کا مذاق اڑانا ہمارا پسندیدہ مشغلہ ہے اگر کسی کو کوئی داڑھی والا نظر آجائے تو اس کا مذاق۔ کوئی شریف آدمی نگاہیں نیچی کیے بازار میں چلتا نظر آجائے تو اس کا مذاق۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ضلع اوکاڑہ کے قریبی شہر بصیر پور میں جشن ولادت کے موقعہ پر دعوت اسلامی کے مبلغین پرچم کشائی کے لیے مین بازار بصیر پور میں گئے تو کچھ تو بڑی محبت اور خوشی کے ساتھ پرچم بھی لگواتے جاتے پانی کی بھی دعوت دیتے ہدیہ بھی پیش کرتے اور مارے خوشی کے ان کے چہرے کھل جاتے اور اسی بازار میں کچھ ایسے بھی ملتے جو دل دکھاتے اور مذاق اڑاتے کہ یہ کیا کر رہے ہو کہاں لکھا ہے یہ شرک ہے بدعت ہے۔ چندہ اکٹھا کر کے اپنا ہی پیٹ بھرو گے۔

خیر تو میں عرض کر رہا تھا کہ مذاق اڑانا ہمارا مشغلہ بن چکا ہے۔

آہ وہ دور آیا کہ دیوانہ بنی کے لئے
ہر ایک ہاتھ میں پتھر دیکھائی دیتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اس طرح کی خرافات سے بچنے کا ذریعہ اچھا ماحول ہوتا ہے جس طرح کا ماحول ہو عمل بھی اسی طرح کا صادر ہوتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص نیک ہو اور رات اس کے ساتھ رہنے والے کام کرنے والے بے عمل ہوں گے تو اس نیک کے عمل میں بھی آہستہ آہستہ کمزوری آتی چلی جائے گی یہ ہر ایک کی بات نہیں یہ تو ہم جیسے گنہگاروں کی بات ہے۔ ورنہ اللہ کے ولی اللہ کی رحمت سے محفوظ ہوتے ہیں اس لئے انہیں دنیا کی کوئی طاقت بھی بے عملی کی طرف نہیں کھینچ سکتی خیر میں عرض کر رہا تھا کہ [illegible]

Marfat.com

ہوتا ہے اگر بندہ گنہگار ہو اور اس کو خوش نصیبی سے ماحول اچھا مل جائے جیسے دعوت اسلامی کا تو پھر اس کے عمل میں آئے دن برکتیں ہی برکتیں ہوتی چلی جائیں گی کیونکہ۔

چنگیاں دے لڑ لگیاں میری جھولی پھل پے
مندیاں دے لڑ لگیاں اگلے وی ڈھل گئے
جنوں نسبت پاکاں دی مل جاوے اوجنتی اے
بھاویں کتا ہوے بٹھا کوئی غار دے بوہے تے

اس طرح کا ایک ایمان افروز واقعہ سنیے اور اللہ کی رحمت بے پایاں پہ ناز کیجیے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص جو کہ بدکردار اور فاسق و فاجر تھا ایک دن دریائے دجلہ پر ہاتھ پاؤں دھونے گیا اتفاق سے اس وقت حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دریا پر وضو کر رہے تھے وہ شخص ہاتھ پاؤں دھونے کے لئے ایسی جگہ پر بیٹھ گیا جو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر تھی امام صاحب پانی کے بہاؤ کی طرف بیٹھے وضو کر رہے تھے اس شخص کے دل میں خیال آیا کہ یہ تو بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ اللہ کے مقبول بندے اور امام وقت وضو کر رہے ہوں اور میرے جیسا گنہگار و بدکار و فاسق و فاجر انسان اوپر کی طرف ہاتھ پاؤں دھو رہا ہے یہ خیال آتے ہی اپنی جگہ سے اٹھا اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے کی طرف ہاتھ پاؤں دھو کر چلا گیا کچھ دنوں کے بعد اس کا انتقال ہو گیا ایک اللہ والے کو خیال آیا کہ فلاں آدمی جو بڑا ہی فاسق و فاجر تھا اس کا احوال معلوم کریں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ اس کے ساتھ کیا اس بزرگ نے اس کی قبر پر جا کر مراقبہ کیا اور اس سے پوچھا بتا تیرے ساتھ اللہ نے کیا کیا معاملہ کیا اس نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میری بخشش کر دی یعنی اس نے یوں کہا۔

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا محبوب کے کوچے کا ہے گدا
مولا نے مجھے یوں بخشش دیا سبحان اللہ سبحان اللہ

Marfat.com

اس نے پوچھا کہ سبب کیا بنا اس مرحوم نے کہا بھائی کوئی خاص عمل نہیں فقط اتنی سی بات ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ادب کی برکت سے مولا تعالیٰ نے میری بخشش فرمادی۔

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد اللہ دعوت اسلامی کا مشن بخشش پھیلانا ہے اور بے ادبوں کو درس ادب پڑھانا ہے آپ دعوت اسلامی کے ساتھ وابستگان میں کسی سے بھی یہ پوچھ کر دیکھیں کہ وہ دعوت اسلامی کے ساتھ وابستگی سے پہلے بھی ماں باپ کے باادب تھے یا کہ بے ادب۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ماں پاب کی نافرمانی بہن بھائیوں کی اور دوستوں کی ناراضگی والے کام کرتے تھے گانے باجے فلمیں ڈرامے بدنگاہی بدکلامی اور بے حیائی والے کام کرتے تھے۔ لیکن الحمد للہ جب سے عطاری نسبت ملی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بے نمازی نمازی بن گئے۔

ماں باپ پر ہاتھ اٹھانے والے ہاتھ پاؤں چھونے والے بن گئے اور گالیاں بکنے والے نیکی کی دعوت دینے والے بن گئے اور گانا گانے والے نعت پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے والے بن گئے اور بری محفلوں میں جانے والے سنتوں بھرے اجتماع میں آنے والے بن گئے اور اجتماع کی برکت سے مدنی قافلوں میں جانے لگے اور جب سے مدنی قافلوں میں سفر شروع کیا الحمد للہ سوچ ہی بدل گئی اب لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے کا ذہن بن گیا پہلے خود نماز نہیں پڑھتے تھے اب پڑھانے والے بن گئے۔ آپ بھی ہمت کیجیے اور اس ماحول سے وابستگی فرمالیں اور برکات عطاریہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنائیے اللہ تمام مسلمانوں کو عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

بیان نمبر 3:

حقوق والدین

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین اما
بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم ط
الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله
وعلیٰ آلك و اصحابك یا حبیب الله
الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی الله
وعلیٰ آلك و اصحابك یا نورالله

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچے کیئے نہایت ہی توجہ کے ساتھ بیان سننے کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ جو جس قدر توجہ سے سنتا ہے وہ اس قدر درس و بیان کی برکات سے مستفیض ہوتا ہے۔ اگر ہو سکے تو دوزانوں بیٹھ کر سنیئے اگر تھک جائیں تو جیسے ممکن ہو سنیئے شیطان آپ کو یہ بیان سننے سے روکے گا کیونکہ آپ بیان سنیں گے تو آپ کی اصلاح کا سامان بنے گا تو شیطان کی کوشش ہوگی کہ کوئی مسلمان راہ راست پہ نہ آئے وہ کہے گا کہ تم نے تو یہ کام کرنا ہے وہ کام کرنا ہے۔ تو ہم شیطان کے اس وار کو ناکام بناتے ہوئے پورا بیان سنیں گے اللہ تعالیٰ پورا بیان سننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین بجاہ النبی الکریم)

فیضان درود پاک:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تقرب نشان ہے

Marfat.com

''قیامت کے روز لوگوں میں میرے نزدیک وہ ہوگا جس نے مجھ پر
زیادہ درود پڑھا ہوگا''۔ (جامع ترمذی رقم الحدیث ج ۴۸۴ ص ۲۷)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو شخص زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھے گا وہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا جو شخص قیامت کے دن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا وہ کیونکر نہ بخشا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سگ عطار کی یہ تمنا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ قیامت کے دن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو سکے اس کی عادت بنانے کے لیے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کیلیے امیر اہل سنت کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش کریں انشاء اللہ دونوں جہاں میں برکتیں نصیب ہوں گی

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
توبوا الی اللہ استغفروا اللہ
صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

میرے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ معبود برحق کی فرمانبرداری و اطاعت وعبادت کے بعد حقوق العباد بھی ہیں۔ بندوں کے حقوق میں سب سے پہلے ماں باپ کا درجہ ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بعد اطاعت والدین بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح اطاعت خالق چنانچہ اللہ تعالیٰ خود کلام مجید میں فرماتا ہے

"وَقَضٰی رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا"

''اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین

Marfat.com

کے ساتھ احسان کرو"۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد والدین کی اطاعت اور ان کے ساتھ احسان اور نیکی لازم فرمادی ہے۔

کیوں نہ ہو ذرا غور کیجیے کہ انسان کی پیدائش میں پیدا ہونے والے اور پیدا کرنے والے بھی یعنی بندے اور اس کے خالق حقیقی کے درمیان ایک وسیلہ ہیں والدین۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بعد والدین کی اطاعت بھی لازم ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ پارہ ۲۱ میں سورہ لقمان میں ارشاد فرماتا ہے

"اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ"

"میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو کہ آخر میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے"

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شکر گزاری کیساتھ والدین کی اطاعت و رضامندی ضروری ہے کیونکہ بچے کی پیدائش سے لیکر اس کے جوان ہونے اور روزگار ہونے تک والدین کو ہر طرح کے مصائب برداشت کرنا ہوتے ہیں۔ اب چونکہ انسان کے ذی شعور ہونے تک کہ انسان اپنے خالق حقیقی کو رازق برحق کو جان اور سمجھ سکے اسکی پرورش اور آسائش کے سامان ماں باپ کو مہیا کرنے ہوتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس وسیلہ کی حق گزاری لطف و مہربانی کے ساتھ امر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا میں ٹھہری چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کی اطاعت اور رضا جوئی پر زور دیتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور والدین کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے یعنی ماں باپ خوش ہوں تو اللہ تعالیٰ بھی

Marfat.com

خوش ہو جاتا ہے اور ماں باپ کو خفا رکھا جائے تو وہ خالق برحق بھی ناراض ہو جاتا ہے"۔

والدین کی ناراضگی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے تو ارشاد فرمایا:

"وہ تیرے لیے جنت بھی ہو سکتے ہیں اور دوزخ بھی یعنی اگر تو اپنے والدین کی اطاعت کرے تو تو جنت کا حقدار ہے اور اگر ان کی نافرمانی کرے تو تیرے لیے دوزخ کی آگ کا عذاب ہے۔"

والدین کی خدمت میں جہاد سے زیادہ درجہ ہے مشکوٰۃ شریف کے صفحہ ۴۲۱ پر ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں غزوہ یعنی جنگ میں شریک ہونا چاہتا ہوں اور اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ میں مشورہ کرلوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تیری ماں ہے تو عرض کیا کہ ہاں ہے پھر فرمایا:

"اس کی خدمت کو لازم رکھ کیونکہ اس کے پاؤں میں جنت ہے"۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"الجنته تحت اقدام الامهات" (مرقاۃ، مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۱)

اللہ تعالیٰ کا محبوب عمل:

کشف الغمہ صفحہ ۲۱۱ پر مرقوم ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا:

"قال الصلوٰۃ فی اول وقتها"

Marfat.com

''اول وقت میں نماز پڑھنا''۔

پھر عرض کیا پھر کون سا عمل تو فرمایا:

"بِرُّ الْوَالِدَیْنِ"

''والدین کے ساتھ نیکی کرنا''۔

پھر عرض کیا پھر کون سا عمل فرمایا:

"الجهاد فی سبیل الله"

''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا''۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

"بِرُّوْا اٰبَاءَكُمْ تَبِرَّكُمْ اَبْنَاءُكُمْ وَعِفُّوْا عَنْ نِّسَاءِ النَّاسِ يَعِفَّ نِسَاءَكُمْ"

''اپنے والدین کے ساتھ احسن اور نیکی کرو تا کہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے لوگوں کی عورتوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو کہ تمہاری عورتوں کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ نہ کرے''۔

(کشف المنعم ص 211)

ظاہر ہے کہ جو لوگ اپنے والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری نہ کریں گے ان کی اولاد بھی ان کی فرمانبردار نہ ہوگی یعنی یوں سمجھئے کہ یہ ادلے کا بدلہ ہے یا یوں کہیے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ کیونکہ یہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق ہے۔

والدہ کا حق:

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری خدمت اور احسان کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ ارشاد ہوا تیری ماں۔ عرض کیا اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا تیری ماں۔ پھر عرض کیا اس کے بعد

Marfat.com

کون ہے؟ فرمایا تیری ماں اس کے بعد پھر پوچھا گیا تو فرمایا تیرا باپ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۸۸)

اس سے ظاہر ہے کہ سب سے زیادہ احسان اور خدمت کی حقدار ماں ہے اور اس کے بعد باپ یعنی باپ کی نسبت ماں زیادہ نیکی اور خدمت کی حقدار ہے۔

حلیمہ سعدیہ کا احترام:

ابو عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بمقام جحرانہ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ کہ ایک عورت آئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود آگے بڑھے اپنی چادر مبارک کو زمین پر بچھایا اور اس پر بٹھایا حضرت طفیل نے کہا کہ میں نے پوچھا کہ یہ عورت کون ہے جس کی اس قدر تکریم کی جا رہی ہے لوگوں نے بتلایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ پلانے والی والدہ ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۴۶)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جسے پسند ہو کہ اس کی عمر زیادہ ہو اور رزق میں فراخی ہو اسے اپنے والدین کے ساتھ احسان، نیکی اور صلہ رحمی کرنا چاہیے"۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماں باپ کی خدمت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بے حساب رزق دیتا ہے۔ (کشف الغمہ ص ۶۲۔ مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

سعادت مند بیٹا:

نزہۃ المجالس صفحہ ۱۶۸ پر ہے کہ ایک شخص کے تین بیٹے تھے۔ کرنا خدا کا یوں ہوا کہ وہ شخص بیمار ہو گیا اس کے خوش نصیب بیٹوں میں سب سے بڑے بیٹے نے باپ کی خدمت اپنے ذمے لے لی چونکہ والد کی خدمت کو بڑی دولت جانتا تھا اس نے تمام میراث بھائیوں کو دے دی اور باپ کی خدمت کرتا رہا حتیٰ کہ باپ کا

Marfat.com

انتقال ہوگیا کچھ روز بعد اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے فلاں مقام پر جاؤ وہاں ایک دینار ہے لے لو۔ اس نے ایسا نہ کیا دوسری رات پھر اس نے خواب میں کہا کہ فلاں مقام پر دس دینار پڑے ہیں لے لو برکت ہوگی لیکن اس نے اسے بھی قبول نہ کیا تیسری رات پھر خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ فلاں مقام پر اتنے دینار ہیں جاؤ لے لو تجھے اُن میں برکت ہوگی چنانچہ اگلے روز وہ گیا اور اٹھا لایا پھر ایک مچھلی خریدی اسے گھر لا کر صاف کیا تو اس کے پیٹ میں سے دو قیمتی موتی نکلے جو اس نے بادشاہ کے پاس لے جا کر فروخت کر دیے اور اُسے ساٹھ ہزار دینار ملے رات کو اُس نے خواب دیکھا کہ کسی نے کہا کہ یہ ساٹھ ہزار دینار تیری اس خدمت کے صلے میں ہیں جو تو نے اپنے والد کی کی ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ اس طرح سے والدین کے خدمت گزاروں کو رزق میں فراخی عطا فرماتا ہے۔

بچھڑے کا واقعہ:

بنی اسرائیل کے بچھڑنے کا واقعہ تفسیر عزیزی میں صفحہ ۲۸۰، ۲۸۲ پر یوں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نیک مرد رہتا تھا جس کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا اس کے پاس گائے کی ایک بچھیا تھی مرنے سے پہلے وہ اس بچھیا کو جنگل میں لے گیا اور چھوڑ کر دربار الٰہی میں یوں عرض کی کہ اے پروردگار! میں اس بچھیا کو اپنے لڑکے کے لیے تیرے پاس امانت چھوڑتا ہوں کہ جب وہ جوان ہو تو اس کے کام آئے۔ کچھ مدت بعد وہ شخص فوت ہوگیا اور وہ بچھیا جنگل میں چر کر پلتی رہی اور حکم الٰہی سے درندوں اور انسانوں کے ہاتھ سے محفوظ رہتی رہی وہ نیک سیرت بچہ جب بڑا ہوگیا تو صبح کو لکڑیاں کاٹ کر بیچتا اور اپنی کمائی کے تین حصے کر کے ایک حصہ سے گزر بسر کرتا ایک حصہ والدہ کو دیتا اور ایک راہ خدا میں کرچ کرتا تھا رات حصوں میں سے ایک حصہ ماں کی خدمت کے

Marfat.com

لیے وقف تھا ایک حصہ میں سوتا اور ایک تہائی رات عبادت الٰہی میں صرف کرتا تھا۔ اسی طرح زندگی بسر ہو رہی تھی کہ ایک روز والدہ نے کہا کہ تیرے والد نے ایک بچھیا تیرے لئے جنگل میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں چھوڑی تھی وہ اب جوان ہوگئی ہے۔ جاؤ جنگل سے لے آو۔ اس نے ماں سے اس گائے کی علامت پوچھی کہ کسی اور کی گائے نہ پکڑ لے۔ والدہ نے بتلایا کہ اس گائے کا رنگ خالص زرد ہے اس کے چمڑے سے شعائیں نکلتی معلوم ہوتی ہیں اور وہ گائے آدمی کو دیکھ کر بھاگ جاتی ہے جب تو اسے دور سے دیکھے تو کہہ کہ اے گائے حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل حضرت اسحاق و یعقوب علیہ السلام کے رب کے نام کی برکت سے میرے پاس آجاوہ تیرے پاس آجائے گی ہاں دیکھنا کہیں اس پر سوار نہ ہو جانا مبادا آدمی کے استعمال سے اس کی برکت ختم ہو جائے وہ نیک بخت جوان ماں کی بتائی ہوئی نشانیوں اور نصیحتوں کو پلے باندھ کر جنگل کی طرف گیا اور ویسی ہی ایک گائے دیکھی اور اے اپنی محترمہ والدہ کے کہنے کے مطابق بلایا گائے دوڑ کر لڑکے کے پاس آگئی اور وہ اسے گردن سے پکڑ کر گھر کی طرف لے چلا۔ اللہ کے حکم سے وہ گائے اس جوان سے ہم کلام ہوئی اور کہنے لگی کہ اے نیک بخت سفر زیادہ ہے تو مجھ پر سوار ہو جا تو ہم آسانی سے پہنچ جائیں گے لیکن اس اللہ کے بندے نے کہا کہ میں ہرگز سوار نہ ہوں گا کیونکہ میری ماں نے سواری سے منع کیا ہے اس پر گائے نے کہا اے نیک بخت جوان تجھے مبارک ہو کہ تو آزمائش میں کامیاب نکلا اگر تو مجھ پر سوار ہو جاتا تو میں تجھے گرا کر بھاگ جاتی اور چونکہ تو اپنی والدہ کا فرمانبردار ہے میں بھی تیری فرمانبردار ہوں۔

پھر شیطان بصورت انسان اس جوان کے پاس حاضر ہوا اور بولا کہ اے نیک انسان میری اس جنگل میں بہت سی گائیں ہیں میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں لیکن پیٹ میں درد بہت سخت ہے اور میں چل نہیں سکتا اگر تو مجھے اجازت

Marfat.com

دے تو میں تیری گائے پر سوار ہو جاؤں جب میں اپنی جگہ میں پہنچ جاؤں گا۔ تو تجھے اس کے عوض دو عمدہ گائیں دونگا اور تیری یہ گائے بھی تیرے پاس ہوگی اس میں ہم دونوں کا فائدہ ہے لیکن اس جوان نے کہا کہ میری ماں نے اس گائے پر سوار ہونے سے منع کیا ہے اس لیے میں یہ گائے کرائے پر نہیں دے سکتا۔

شیطان نے کہا تیری والدہ کی عقل ٹھکانے نہیں تجھے اپنا نفع یا نقصان خود سوچنا چاہیے میں تیرا بھلا چاہتا ہوں اس جوان نے کہا کہ میں اپنی والدہ کے حکم سے سر نہیں پھیر سکتا خواہ کچھ بھی ہو اس پر شیطان نے اسے اتنے زور سے پکڑ لیا کہ وہ جوان اپنے آپ کو چھڑا نہ سکا اور وہ بے بس ہو کر بلند آواز سے پکارا کہ اے ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے خدا مجھے اس دشمن سے چھڑا ابلیس لعین نے جب یہ آواز سنی تو جوان کو چھوڑ کو بصورت حیوان بھاگ گیا۔ اس گائے نے جوان کو بتلایا کہ یہ ابلیس تھا جو کسی بہانے مجھ پر سوار ہونا چاہتا تھا کہ میں تیرے کام کی نہ رہ سکوں۔ لیکن جب تو نے خدا کا نام لیا تو ایک فرشتہ آیا جس سے شیطان ڈر کر بھاگ گیا آخر شام کے وقت وہ جوان گائے کو لیکر شہر میں پہنچا تو صبح والدہ نے کہا کہ اسے فروخت کر دو اس کی قیمت اس شہر میں تین دینار ہے لیکن چونکہ یہ گائے انوکھی ہے اس لیے شاید کوئی اس کی قیمت اس سے زیادہ دیدے البتہ فروخت سے قبل مجھ سے پوچھ لینا۔ چنانچہ وہ جوان گائے لیکر منڈی گیا تو راستے میں اللہ کا بھیجا ہوا ایک فرشتہ بصورت انسان ملا اور پوچھا کہ اس گائے کو کتنے میں فروخت کرو گے جوان نے کہا تو کیا دیتا ہے فرشتہ نے کہا کہ تین دینار جوان نے کہا کہ میری والدہ رضا مند ہوئی تو میں اس گائے کو تین دینار ہی میں فروخت کرونگا۔ فرشتہ نے کہا کہ تو اپنی ماں سے پوچھنے نہ جا اور چھ دینار لے لے اس پر جوان نے کہ اگر چھ دینار میں بھی فروخت کروں تو والدہ کی اجازت ضروری ہے تو فرشتے نے کہا کہ بارہ دینار لے لو اور ماں سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اس پر اس جوان نے کہا کہ

Marfat.com

اگر تو گائے کے برابر سونا بھی دیدے تو بھی میں اپنی ماں کی اجازت کے بغیر نہ بیچوں گا ماشاءاللہ کیسی فرمانبرداری واطاعت ہے جب فرشتے نے یہ جواب سنا تو کہا اے نیک بخت جوان میں خدا کا فرشتہ ہوں اور تیرے امتحان کے لئے آیا تھا کہ تو اپنی والدہ کا کس قدر فرمانبردار اور اطاعت گزار ہے۔ اس گائے کو گھر لے جاؤ اور بنی اسرائیل کو اس گائے کی ضروت پیش آئے گی۔ جب وہ خریدنے آئیں تو ان سے کہنا کہ اس کی قیمت یہ ہے کہ اس کی کھال کو سونے سے بھر دو۔ اس سے تیری تمام عمر آرام سے گزرے گی۔ چنانچہ وہ گائے لیکر واپس آیا اور تمام قصہ والدہ سے کہا پھر ایسا وقت آیا کہ بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بار بار استفسار پر اس گائے کی نشاندہی کی۔ اور وہ گائے اس قیمت پر فروخت ہوئی فرشتے نے اس جوان کو بتلائی تھی یعنی گائے کی کھال سونے سے بھر کر قیمت کے طور پر دی گئی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے والدین کی اطاعت گزاری اور فرمانبرداری کا صلہ کہ اللہ تعالیٰ نے رزق میں اس قدر فراخی فرمائی کہ ساری عمر آرام سے کھاتے رہے ماشاءاللہ کیوں نہ ہو جب والدین راضی ہیں تو اللہ بھی راضی ہو جاتا ہے اور اپنے بندوں کو مالا مال کر دیتا ہے کیونکہ اس کی شان ہے کہ

"یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ"

"جس کے لیے چاہتا ہے فراخی فرماتا ہے"

اپنے ماں باپ کو ایک دفعہ محبت کی نگاہ سے دیکھنے سے حج مقبول کا ثواب ملتا ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

"جب کوئی بیٹا اپنے والدین کی طرف رحمت سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر نظر کے بدلے میں ایک حج مقبول کا ثواب لکھ دیتا ہے"۔

(مشکوٰۃ ص 221)

Marfat.com

صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر کوئی روزانہ سو مرتبہ دیکھے تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا! کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خزانے کثرت سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کی طرف کمی کی نسبت کی جائے۔

سبحان اللہ! کسی زادراہ اور خرچ کی ضرورت نہیں بلکہ والدین کی خدمت سے ہی سینکڑوں حج ہو جاتے ہیں۔

والدین کی خدمت سے مصائب رفع:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین شخص سفر میں تھے کہ بارش نے آلیا وہ بچنے کے لئے ایک غار میں چلے گئے اس غار کے منہ پر ایک پتھر گرا جس سے انہیں نکلنا مشکل ہو گیا۔ اب انہوں نے مشورہ کیا کہ اپنے نیک اعمال کو یاد کرو اور پھر اس کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو شاید اس مصیبت سے نجات ملے۔

چنانچہ ایک نے کہا یا اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے بچے بہت چھوٹے چھوٹے تھے۔ میں ان کی خدمت کے لئے بکریاں چراتا تھا اور جب شام کو واپس گھر آتا تو دودھ دوہ کر پہلے بوڑھے والدین کو پلاتا پھر بچوں کو دیتا۔ ایک دن گھر دیر سے آیا تو میرے والدین سو چکے تھے میں نے دودھ حسب معمول دوھا اور والدین کے سرہانے لے کر کھڑا رہا کہ نہ انہیں جگانا پسند کیا اور نہ ہی ان سے پہلے بچوں کو پلانا درست سمجھا بچے روتے چلاتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔

خدایا! اگر میرا یہ کام تیری رضا حاصل کرنے کے لیے تھا تو اس پتھر کو اتنا کھول دے کہ ہم آسمان کو دیکھ لیں چنانچہ ان کی دعا سے پتھر کا کچھ حصہ ہٹ گیا سبحان اللہ یہ ہے والدین کی خدمت کی برکت کہ مصیبت سے نجات کے آثار پیدا ہو گئے اس طرح باقی دو نے بھی دُعا مانگی اور پتھر ہٹ گیا اور ان لوگوں کو اس مصیبت سے نجات مل گئی۔ (مشکوٰۃ ص 240)

Marfat.com

والدین کی دعا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ انطاکیہ کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں چلتے چلتے تھک گئے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ پہاڑ کے دامن میں جاؤ وہاں میرا ایک بندہ رہتا ہے اس سے سواری مانگو۔ آپ نے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک شخص عبادت الٰہی میں مشغول ہے جب وہ نماز سے فارغ ہوا آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندے مجھے سواری کی ضرورت ہے یہ سن کر عابد نے آسمان کی طرف نگاہ کی تو ایک بادل کا ٹکڑا نظر آیا اسے حکم دیا کہ اے بادل! خدا کے حکم سے نیچے اتر اور موسیٰ علیہ السلام کو سواری کا کام دے چنانچہ بادل زمین کے قریب اتر آیا اور موسیٰ علیہ السلام اس پر سوار ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے پروردگار! تو نے اپنے اس بندے کو یہ مقام کیونکر بخشا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی ماں نے مرتے وقت ایک حاجت پورا کرنے کے لیے کہا تو اس نے اس کی وہ حاجت فوراً پوری کی اس کی ماں خوش ہو گئی اور اس کے حق میں دعا مانگی کہ اے خدا! اس نے میری حاجت پوری کی ہے اے مولا تو حاجت روا ہے اس کی حاجتیں بھی پوری فرما۔ میں نے فوراً اس کی دعا کو قبول کیا اور اب اس دعا کے صدقے میں جو اس کی ماں نے اس کے حق میں کی اگر یہ شخص دعا کرے کہ اے خدا مردہ زمین کو سرسبز و شاداب کر دے تو میں اس کو سرسبز کر دوں گا۔ (نزہتہ المجالس ص 168)

عجیب و غریب واقعہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ فلاں دریا کی طرف جاؤ ایک عجیب بات کا مشاہدہ کرو چنانچہ آپ اس دریا پر پہنچے لیکن کوئی عجب بات نظر نہ آئی تو اپنے وزیر آصف کو حکم دیا کہ دریا میں غوطہ لگا کر دیکھو انہوں نے غوطہ لگایا تو ایک کافوری قبہ برآمد ہوا جس میں موتیوں جواہرات اور یاقوت کے چار دروازے تھے اور

Marfat.com

سب کے سب کھلے تھے لیکن پانی کی بوند تک قبہ میں داخل نہ ہوئی تھی اور ایک جوان اس قبہ میں بیٹھا عبادت الٰہی میں مشغول تھا۔ آخر حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ امر عجیب دیکھ کر اس مرد خدا سے پوچھا کہ تجھے یہ مقام کیسے حاصل ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ یا حضرت میری ماں اندھی اور میرا والد اپاہج تھا اور میں ان کی ستر سال تک خدمت کرتا رہا حتیٰ کہ میری ماں کا آخری وقت آ پہنچا تو اس نے میرے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگی

"اَللّٰھُمَّ اَطِلْ عُمَرَہٗ فِیْ طَاعَتِكَ"

"اے میرے خدا اس کی عمر دراز فرما جو تیری اطاعت میں بسر ہو"

جب والد کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگی کہ اے پروردگار! میرے بیٹے سے ایسے مقام پر خدمت لے کہ شیطان کا گزر وہاں سے نہ ہو سکے۔ چنانچہ والد کی وفات کے بعد میں یہاں آیا اور اس قبہ کو پایا اور اس وقت سے اس میں محو یاد خدا ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ کس زمانے کی بات ہے تو اس بندۂ خدا نے عرض کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وقت تھا۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے حساب لگا کر اس کی عمر درازی کا پتہ لگایا کہ دو ہزار چار سو سال گزر چکے ہیں لیکن اس جوان کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا۔ پھر پوچھا اے خدا کے بندے کھانے پینے کا اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے کیا انتظام کیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ ایک پرندہ میرے پاس کوئی زرد رنگ کی چیز لاتا ہے جس میں ساری بھوک، پیاس، سردی، گرمی، نیند، اور سستی دور ہو جاتی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سے کلام کے بعد وہ قبہ میں داخل ہو گیا۔ (نزہتہ المجالس ص ۱۲۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے والدین کی دعا کا اثر اور یہ ہے اس کی مقبولیت۔

جنت کا ساتھی:

ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ! مجھے میرا جنت کا

Marfat.com

ساتھی دکھادے تو حکم ہوا کہ فلاں شہر میں چلا جاوہاں ایک قصاب ہے جو جنت میں تیرا ساتھی ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی شہر میں گئے اور اس قصاب کے پاس پہنچے اس قصاب نے آپ کی دعوت کی جب کھانا کھانے بیٹھے تو اس قصاب نے ایک بڑی زنبیل پاس رکھ لی وہ ایک نوالہ خود کھاتا تھا اور دو نوالے زنبیل میں ڈالتا تھا موسیٰ علیہ السلام اس امر سے متعجب ہوئے لیکن اسی دوران دروازے پر دستک ہوئی اور قصاب اٹھ کر باہر گیا تو موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ اس زنبیل میں ضعیف العمر مرد اور ایک عورت ہے جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر مسکراہٹ سے خوشی کا ظہار کیا اور آپ کی رسالت کی شہادت دی اور جاں بحق ہو گئے۔

قصاب واپس آیا تو زنبیل میں اپنے والدین کو مردہ پایا فوراً معاملے کو سمجھ گیا اور موسیٰ علیہ السلام کی دست بوسی کی اور کہا کہ آپ اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام ہیں۔تو آپ نے پوچھا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا تو عرض کیا کہ اے خدا کے رسول زنبیل میں میرے والدین تھے جن کو میں کھانا کھلاتا تھا یہ ہر وقت دعا کرتے تھے کہ اے خدا ہمیں موسیٰ علیہ السلام کی زیارت کے بعد اس دنیا سے اٹھانا۔اب میں نے ان کو مردہ دیکھ کر جان لیا کہ آپ موسیٰ علیہ السلام ہیں۔موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تیری ماں کے ہونٹ ہلتے تھے وہ کیا کہہ رہی تھی تو قصاب نے عرض کیا کہ اے خدا کے برگزیدہ پیغمبر جب میں اسے کھانا کھلاتا تھا تو وہ میرے حق میں ہمیشہ یہ دعا مانگا کرتی تھیں کہ اے الہ العالمین! میرے بیٹے کو موسیٰ علیہ السلام کا جنت میں رفیق بنا۔

یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اللہ کے نیک بندے مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں میرا ساتھی بنایا ہے۔(نزہۃ المجالس ص ۱۶۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے والدین کی خدمت اور دعا کا اثر کہ ایک پیغمبر کی رفاقت میں جنت ملتی ہے معلوم ہوا کہ والدین کی دعائیں جنت میں لے جاتی ہیں تو لوا پنے ماں باپ کی خدمت کروں کیونکہ اس سے بہتر کوئی سودا نہیں

Marfat.com

ہے الحمدللہ! دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول میں ایسی ہی سوچ دی جاتی ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس ماحول سے وابستگی کے بعد والدین کے نافرمان ہاتھ پاؤں چومنے والے بن جاتے ہیں بے نمازی نمازی اور بے ہدایت الحمدللہ ہدایت والے بن جاتے ہیں جو لوگ ان کو منہ لگانا پسند نہیں کرتے تھے اچھے ماحول سے وابستگی کے بعد ان کو اپنے گھر لے جانا ان کے قریب بیٹھنا ان سے گفتگو کرنا دعا کرانا اپنے لیے بہت شرف سمجھتے ہیں۔ آپ بھی ہمت کیجیے اور دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی اختیار فرمالیجیے انشاء اللہ دونوں جہاں میں سرخروئی آپ کا مقدر ہوگی۔ اللہ عزوجل عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

Marfat.com

بیان نمبر:4

عشق کے راہی

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

توجہ کے ساتھ سنئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی کئے نہایت ہی توجہ کے ساتھ درس و بیان سننے کی عادت ڈالئے کہ لاپرواہی کے ساتھ سننے سے اس کی برکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ وہ ہمیں توجہ کے ساتھ سننے اور اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔

دل کی طہارت کا طریقہ:

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ ہر چیز کے لئے طہارت اور غسل ہے اور ایمان والوں کے دلوں کے زنگ کی طہارت مجھ پر درود پاک کی کثرت ہے۔ (فیضان سنت)

ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک کالا نقطہ

Marfat.com

بن جاتا ہے اگر اس کو توبہ کے ذریعے قرآن کریم کی تلاوت یا محبوب کریم ﷺ پر درود پاک کے ذریعے صاف نہیں کرتا تو وہ دل بالکل سیاہ یعنی کالا ہو جاتا ہے پھر وہ گناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے۔ اور آخرت سے یکسر غافل ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کا دل زندہ رہے یعنی صاف ستھرے آئینے کی طرح رہے تو پھر وہ اپنے دل کو روزانہ غسل دیا کرے اور غسل دینے کا طریقہ بھی کتنا آسان ہے کہ محبوب پاک ﷺ پر درود پاک پڑھے تو یہ انشاء اللہ عزوجل صاف ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی اس پر استقامت حاصل کرنا چاہے تو پھر وہ مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنائے اللہ تعالیٰ مدنی قافلے کی برکت سے جہاں اور برکتیں نصیب ہوں گی وہاں پر اپنے دل کو صاف کرنے کی سعادت بھی نصیب ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

کربلا کا تپتا ہوا صحرا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سن 6 ہجری میں تپتے ہوئے صحرا میں جن لوگوں نے آل واولاد رسول پاک ﷺ کا خون بہایا ان ظالموں نے یہ نہ سوچا کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ابن سعد کو دنیاوی سلطنت کی حوس تھی ابن زیاد بدنہاد دنیا کی محبت میں ایسا پتھر دل ہو گیا ایسا اندھا ہو گیا تھا کہ اس بد بخت نے یہ بھی نہ سوچا کہ میں کس کے لخت جگر پر تیر برسا رہا ہوں۔ کن کے خیمے کو جلا رہا ہوں یہ اُن کے خیموں کو جلا رہا تھا کہ جن کے گھر کی مقدس چھت ہمیشہ بے سہاروں کے لئے سہارا بنی یہ بھی نہ سوچا کہ کن مقدس ہستیوں کی بے ادبی کر رہا ہوں یہ بد بخت اُن مقدس ہستیوں کی بے ادبی کر رہا تھا جنہوں نے ہمیشہ ادب واحترام کا درس دیا۔

دنیا مردار ہے:

اسی طرح شمر لعین اور یزید پلید کی ان حرکتوں کے پیچھے کیا لالچ تھا۔ وہ دنیا

Marfat.com

کی ذلیل محبت تھی بس ان کو جائیدادیں چاہیئے تھیں۔انہیں دنیاوی حکومت وشان و شوکت کا لالچ تھا حوس تھی کہ ہم بڑے کہلائیں ۔ ہمارا رعب و دبدبہ ہو سرکار مدینہ ﷺ نے سچ ارشاد فرمایا تھا کہ دنیا کی محبت مردار ہے اور اس کو چاہنے والے کتے ہیں۔یعنی جیس طرح مردار پر کتے ٹوٹ پڑتے ہیں کچھ نہیں دیکھتے کچھ نہیں سوچتے بس اسی طرح دنیا کا شیدائی بھی اس پر ٹوٹ پڑتا ہے۔اسے کچھ خبر نہیں رہتی کہ وہ کیا اور کس کے ساتھ کر رہا ہے۔یعنی دنیا کی محبت انسان کو جانور بنا دیتی ہے۔یہی ذلیل محبت دل میں لئے اُن ظالموں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ خون خرابہ کیا یعنی انہون نے (یزیدی لشکر نے) دنیاوی مال وزر کے لئے اپنے ایمان جیسی نعمت کو برباد کر دیا اور اس کے برعکس۔

دنیا کو دین پر ترجیح دینے کا انجام:

امام حسین رضی اللہ عنہ نے دین کی محبت کے لئے سب کچھ قربان کر دیا۔محترم اسلامی بھائیو! کربلا کے اس تمام واقعہ میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مدنی پھول ہیں۔ یعنی ہمیں اس سے یہ بھی درس ملتا ہے کہ جن لوگوں نے امام عالی مقام رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کو شہید کیا۔ان لوگوں نے دنیا کو ترجیح دی تو ان کا انجام پتہ ہے کیا ہوا ان کی وہ حکومت کتنا عرصہ باقی رہی؟ ان کی وہ حکومت زیادہ دیر نہ رہ سکی ان ظالموں کو چن چن کر قتل کر دیا گیا اور جو بچ گئے اُن کا انجام بھی بڑا ہی خطرناک ہوا۔ان میں سے کسی کی حالت یہ ہوگئی کہ وہ اپنی ہی نجاست کھاتا تھا۔کوئی کوڑی ہو کر مرا۔

علی اصغر کے قاتل کا انجام:

حرملا بن واحد مردود جس نے 6 ماہ کے حقیقی مدنی منے حضرت سیدنا علی

Marfat.com

اصغر رضی اللہ عنہ کے حلق مبارک میں تیر چلایا تھا اُس بد بخت کو اس قدر پیاس لگتی تھی کہ پانی ہی پیتا جاتا تھا یہاں تک کہ پانی پی پی کر اس لعنتی کا پیٹ پھٹ گیا اور ایک بد بخت پاگل ہو گیا اور اس کے گھر والوں نے اسے زنجیروں سے باندھ دیا اور جو نجاست اس کے پیٹ سے خارج ہوتی تھی یہ لعنتی اپنی ہی نجاست کو اپنے ہی پاخانے کو کھاتا جاتا تھا۔ ابن زیاد بدنہاد نے جس جگہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا اسی جگہ ہی اس لعنتی کو قتل کیا گیا اور جس طشت میں امام علی مقام رضی اللہ عنہ کا سر مبارک رکھ کر اس کے سامنے لایا گیا تھا اسی طشت میں اس کا سر بھی رکھا گیا۔

خوفناک سانپ:

امام جلال الدین سیوطی شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اس کا سر دربار میں لایا گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک سانپ اس کے منہ سے نکلا ناک کے راستے دماغ میں گھوما پھر نکلا اسی طرح اس نے دو تین مرتبہ کیا پھر وہ غائب ہو گیا۔

عظمت حسین رضی اللہ عنہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سب کیا ہے یہ سب ہمارے لئے درس عبرت ہے اور ان کا ساتھ دینے والوں کو بھی اسی دنیا میں دکھایا گیا کہ ان لوگوں نے امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کا ساتھ نہ دیا تھا۔ حالانکہ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے خود ہی عظمت کا بیان فرمایا اور ان سنگدل لوگوں کو احساس دلانے کی کوشش کی یہ کون سی ہستی تھی یہ وہ عظیم ہستی تھی جس کو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سونگھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ان کو رونے نہ دیا کرو کیونکہ ان کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے ان ہی کے بارے میں سرکار ذی وقار، محبوب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

Marfat.com

"الحسن والحسین من شباب اهل الجنة"

"یعنی امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہم جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں"۔

یزیدی لشکر پر افسوس:

ہائے افسوس! اتنا کچھ معلوم ہونے کے باوجود بھی وہ کچھ نہ سوچ سکے۔ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ان کی عقلوں پر دنیاوی ہوس کا پردہ پڑ گیا۔پھر انجام کیا ہوا۔ان کی بدبختی دیکھیے کہ ان میں سے کسی کی نسل کا بھی کسی کو علم نہیں بلکہ ان کی نسل آگے ہی شاید بڑھی ہو کیونکہ ان کو دنیا میں ہی تو سزا مل گئی تھی اس لئے ان کا نام ونشان بھی ختم ہو گیا اور اس کے برعکس امام حسین رضی اللہ عنہ جنہوں نے دین کی خاطر قربانیاں پیش کیں۔الحمدللہ عزوجل ان کا نام کل بھی بلند تھا ار آج بھی اسی شان وشوکت کے ساتھ بلند و بالا ہے اور انشاءاللہ عزوجل میدان قیامت حشر کے میدان میں بھی انشاءاللہ عزوجل اسی طرح بلند و بالا رہے گا۔

قربانی دینے کا انعام:

جنہوں نے دین کی خاطر قربانیاں پیش کیں۔الحمدللہ عزوجل آج جگہ جگہ ان کا چرچا ہو رہا ہے۔کوئی ان خوش نصیب اشخاص پر درود وسلام پڑھ رہا ہے کوئی ختم شریف کے ذریعے ان کو ایصال ثواب کر رہا ہے کوئی ان کے نغموں سے دل شاد کر رہا ہے۔کوئی ان کی تعریف بیان کر رہا ہے کوئی شوق وذوق سے سن رہا ہے کوئی نوافل پڑھ کر ثواب ان کو ہدیہ کر رہا ہے۔اور ان عظیم ہستیوں کی مخالفت کرنے والوں کا آج نام بھی کوئی نہیں لیتا۔اگر کوئی لیتا بھی ہے تو برے برے القاب سے۔

فرشتوں کو بھی ہے تعجب دیکھ کر کام حسین رضی اللہ عنہ کا
اس لئے زندہ رہے گا ہمیشہ نام حسین رضی اللہ عنہ کا

Marfat.com

عاشورہ کا روزہ:

ان لوگوں کے لئے ہم عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس دن کو عاشورہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دس انبیاء علیہم السلام سے نسبت ہے۔ ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

1، حضرت آدم علیہ السلام۔ 2، حضرت نوح علیہ السلام۔ 3، حضرت ادریس علیہ السلام۔ 4، حضرت یونس علیہ السلام۔ 5، حضرت یوسف علیہ السلام۔ 6، حضرت ابرہیم علیہ السلام۔ 7 حضرت اسماعیل علیہ السلام۔

اس دن کا روزہ رکھنا بڑی ہی سعادت مندی کی بات ہے۔ بعض نادان بولتے ہیں کہ اس دن کا روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ کیوں نہیں رکھنا چاہئے؟ بالکل رکھنا چاہئے کہ جب ہم اس دن کا روزہ رکھیں گے تو ہمیں امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کی یاد آئے گی ان کی قربانیاں یاد آئیں گی اس لئے دن کا روزہ رکھنا چاہیے۔ اور ویسے بھی اس دن کا روزہ رکھنا سنت مبارکہ ہے۔ کہ جب سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں قدم رنجا فرمایا تو یہودی اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ تو اس پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دن ان پر انعام ہوا تو یہ روزہ رکھتے ہیں۔ تو ہم اس دن کے ان سے بھی زیادہ مستحق ہیں کہ شکرانے کے طور پر روزہ رکھیں اور پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو روزے رکھے۔

بے حد اہم مسئلہ:

صرف عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنا چاہئے بلکہ اس کیساتھ ایک اور روزہ ساتھ ملا لیں تا کہ مخالفین سے مشابہت نہ ہو۔ آپ غور کریں کہ ایک طرف امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کا حال ہے اور دوسری طرف یزید پلید کا ابن زیاد بدنہاد کا کرب و بلا کا واقعہ ہمارے لئے بے شمار عبرت کے مدنی پھول لئے ہوئے ہے۔ مثلاً

امام حسین رضی اللہ عنہ نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے بے شمار قربانیاں دیں

Marfat.com

جن میں سے ایک اپنے وطن کی قربانی ہے۔ یاد رکھیں آدمی کو اپنا وطن بڑا ہی پیارا ہوتا ہے جہاں وہ رہتا ہے۔ پیدا ہوتا ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا وطن تو بڑا ہی پیارا تھا ان کا وطن وہ وطن ہے کہ جہاں جانے کے لئے لاکھوں کروڑوں لوگ آرزوئیں کرتے ہیں۔ دعائیں کرتے ہیں۔ اس کے لئے روتے ہیں۔ تڑپتے ہیں۔ ایسا وطن اللہ اکبر! آج ایسا پیارا وطن امام حسین رضی اللہ عنہ سے چھوٹ رہا ہے۔ ذرا غور تو کریں۔

وطن کی قربانی:

کہ جب مدینہ کی گلیاں مدینے کے در و دیوار، سنہری جالیاں، جبل نور، حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آہ سب کچھ ہی تو چھوٹ رہا ہے۔ مدینہ چھوڑنا کتنا مشکل ہے اس کا اندازہ آپ بھی کسی زائر مدینہ سے پوچھیں کہ جو چند دن کے لئے مدینہ گیا ہو جب ان کی جدائی ہوتی ہے۔ تو ان کا کیا حال ہوتا ہے کیسا محسوس ہو رہا ہے ہوتا ہے ان کو ایسا لگتا ہے کہ ان سے اپنا آپ جدا ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ وہاں پیدا نہ ہوئے لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ تو وہاں پیدا ہوئے۔ وہیں کھیلے۔ وہیں بڑھے۔ مدینہ بھی ان کا وہ تو مالک مدینہ ہیں وہاں ان کے لئے یہ جگہ یادسرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان ہے جب منبر دیکھتے ہوں گے تو سوچتے ہوں گے کہ یہاں میرے نانا جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے فلاں جگہ کھڑے ہو کر امامت فرمایا کرتے تھے۔

مدینہ سے رونگی:

آہ اسی راستے سے گزرتے تھے یہاں سے داخل ہوتے تھے۔ بتایئے ان کی کیفیت کیا ہوگی۔ کس طرح آپ رضی اللہ عنہ کے رفقاء نے اپنے آپ پر قابو پایا ہوگا۔ آپ نے جب آخری مرتبہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر حاضری دی ہوگی۔ جب

Marfat.com

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بی بی زینب اور امام علی اکبر رضی اللہ عنہم نے آخری سلام عرض کیا ہوگا کس طرح روتے ہوئے مدینے سے مکے آئے ہوں گے۔ اور جب ہر طرف سے قافلے مکے کی طرف رواں داوں ہو رہے تھے کہ چلو چل کر مکہ کی زیارت کریں۔ بیت اللہ کا طواف کریں۔ صفاء و مروہ کی سعی کریں آب زمزم کو پینے کا شرف حاصل کریں اور عین حج کے ایام میں جب ہر کوئی مکہ کی طرف آ رہا تھا۔ مگر امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ مکہ چھوڑ رہے ہیں مکے سے جا رہے ہیں۔ کس لئے کیا وجہ تھی دین کی خدمت کے لئے دین کی سربلندی کے لئے۔

اولاد کی قربانی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر شخص کو اپنی اولاد پیاری ہوتی ہے۔ ہر انسان اپنی اولاد کو سینے سے لگا کر رکھتا ہے تو اے اولاد والو ایمان داری سے بتاؤ کہ اگر اولاد آج بیمار ہو جائے اسے بخار ہو جائے ذرا سی تکلیف ہو جائے تو کیا ہماری راتوں کی نیند حرام نہیں ہو جاتی۔ حالانکہ ہمارے پاس ہر طرح کی سہولیات موجود ہیں۔ روپیہ پیسہ عام ہے ڈاکٹر، ہسپتال لاتعداد ہیں دلانے سے دینے والے رشتہ دار بھی ساتھ ہیں مگر اس کے برعکس ایمان داری سے بتایئے جب امام حسین رضی اللہ عنہ کے پیارے شہزادے امام عالی مقام حضرت علی اصغر رضی اللہ عنہ نے آپ ہی کے ہاتھوں میں آپ ہی کی آنکھوں کے سامنے حلق پر تیر کھایا ہوگا۔ اور آپ ہی کی نظروں کے سامنے مدفنے منے علی اصغر رضی اللہ عنہ گود سے اچھلے ہوں گے۔ ان کا خون اچھل کر حلق سے نکل کر زمین پر گرا ہوگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پیارے بچے کی روح پرواز کر گئی ہوگی تو آپ رضی اللہ عنہ کی اس وقت حالت کیا ہوگی۔

یہ ہی نہیں بلکہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے خیمے کی طرف منے کی لاش مبارک کو لے کر آئے ہوں گے تو اس وقت ننھے سے شہزادے کو دیکھ کر پردہ نشین خواتین کی کیا حالت ہوئی ہوگی۔ اسی طرح جب ہم شکل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو دیکھ کر

Marfat.com

سرکار مدینہ ﷺ کی یاد آجایا کرتی تھی۔ جب عین جوانی میں ان کو شہید کیا ہوگا ان کا سر مبارک نیزے پر اچھالا گیا ہوگا ان کا جسم مبارک گھوڑوں کے نیچے روندا گیا ہوگا ان کی اسی حالت کو دیکھ کر پردہ نشین عورتوں کا کیا حال ہوا ہوگا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ میدان جنگ میں:

اور جب وہ وقت آیا کہ جس وقت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے کوئی بھی نہ بچا نہ ہی آپ کے بیٹے ہیں نہ ہی آپ کے بھائی حضرت عباس علمبردار نہ عمر و عثمان نہ حضرت قاسم ہیں نہ علی اکبر نہ علی اصغر رضی اللہ عنہم جب کوئی بھی نہ رہا ہوگا۔ جب آپ نظر ڈالتے ہوں گے تو سامنے ہمارے بیمار زین العابدین نظر آتے ہوں گے۔ اسی وقت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی کیا حالت ہوتی ہوگی۔ اور یہ ہی نہیں بلکہ سب کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کروا کر اب خود اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے لئے جا رہے ہوں گے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کی پیاری بیٹی اور زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کی کیا حالت ہوگی۔ جب بیمار بیٹا دیکھ رہا ہوگا کہ بس اب میرا باپ مجھ سے آخری بار مل رہا ہے اور جب امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے پردہ نشین عورتوں کو آخری سلام کہا ہوگا اس قت سب کی کیا حالت ہوگی۔ اور جب لڑتے لڑتے امام رضی اللہ عنہ کے شہادت نوش فرمانے کے بعد خیموں میں آپ کا جسم مبارک کا تشریف لانا پردہ نشین کا دیکھنا وہ دل ہلا دینے والے منظر آسمان نے نہ جانے کیسے دیکھے ہوں گے۔

کربلا کے واقعات کا مقصد:

کربلا کے ان تمام واقعات میں ہمیں امام عالیشان امام حسین رضی اللہ عنہ کا صبر بردباری ہمیں کیا درس دے رہے ہین۔ امام عالی مقام یہ درس دے رہے ہیں کہ کہیں اگر تمہیں کوئی بھی کبھی دین کے حق میں قربانی دینی پڑ جائے بھلے وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دہ، مال دینا پڑے تو دے دو، اولاد قربان کرنا پڑے تو کر دو، یہاں تک کہ اگر اپنی جان

Marfat.com

دینی پڑے تو دے ڈالو لیکن دین کا کام ہرگز نہ چھوڑو ہر مسلمان مرد وعورت عاقل وبالغ پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے اور امام عالی مقام نے بھی سر سجدے میں رکھ کر بتادیا کہ مجھے نماز کتنی پیاری ہے۔ اس لئے جو میرے اسلامی بھائی نہیں پڑھتے ان کو پڑھنا چاہئے اور ڈرنا بھی چاہئے کہ نماز نہ پڑھنے والے رب کو ناراض کرتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کو ناراض کرتے ہیں۔ مسلمان کو تو رب کو راضی کرنے والے کام کرنا چاہئے نہ کہ ناراض کرنے والے اسی طرح ہم ہر اس گناہ کو چھوڑ دیں جو رب کو ناراض کرنے والا ہو۔

کیا ہم بھی قربانی دے رہے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم اپنا محاسبہ کریں کہ کیا ہم اپنے وقت کی قربانی دے رہے ہیں۔ کیا ہم مال کی قربانی دے رہے ہیں۔ کیا اولاد کی قربانی دے رہے ہیں۔ کیا گھر چھوڑنے کی قربانی دے رہے ہیں۔ ذرا غور کریں کیا ہمارا بھی ویسا جذبہ ہے آج ہمارا دین ہم سے جو قربانی مانگتا ہے وہ ہے عمل کی اس وقت عمل کی بے حد ضرورت ہے۔ علم بھی بہت ہے مگر عمل نظر نہیں آتا۔ عمل کے ذریعے ہم قربانی کا جذبہ بیدار کر سکتے ہیں۔

غلط فہمی کا شکار:

مگر افسوس تو اس بات کا ہے کہ آج کل ہر بندہ شاید یہ سمجھنے لگ گیا ہے کہ دین پر مجھے نہیں دین کو میری بات پر عمل کرنا چاہئے۔ اس کا ذہن تو یہ بن گیا ہے کہ یہ جو میں نماز پڑھ رہا ہوں یہ بھی میری قربانی ہی ہے۔ یہ غلط فہمی کا شکار ہے۔

نماز پڑھنا قربانی نہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ نہ سمجھو کہ یہ قربانی ہے۔ بلکہ نماز پڑھنا تو فرض ہے وہ تو پڑھنا ہی پڑے گی۔ بدقسمتی سے آج کل ہماری اکثر مساجد ویران ہیں۔ ہزاروں کی آبادی ہوتی ہے مگر مسجد کی چند صفیں بھی نہیں بھرتیں۔ ہاں اگر جمعہ وغیرہ یا عیدین

Marfat.com

میں بھی بھر جائیں تو یہ الگ بات ہے۔

مسجدیں ویران:

اوراس کے برعکس برائی کے اڈے یعنی شیطانی گھر ہمیشہ بھرے رہتے ہیں۔ اے کاش کہ ہمارے اندر جذبہ ایمانی پیدا ہو جائے ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کے سچے پکے غلام بن جائیں وہ دین کی خاطر اپنا گھر بار مال جان اولاد سب کچھ قربان کر گئے چلو اور کچھ نہ سہی ہم کم از کم دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں ہی جا کر درس حاصل کریں اور لوگوں تک امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانیاں بیان کریں شاید کسی کی تقدیر کا ستارہ چمک پڑے اور وہ راہ راست پر آجائے کوشش کیجئے راہ خدا میں کم از کم تین دن کے لئے تو ضرور کوشش کیجئے۔

علم حاصل کہاں سے کریں:

اگر کوئی نماز نہیں پڑھتا تو اسے بھی چاہئے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی مبارک قربانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نماز شروع کر دے اگر نماز آتی نہیں اس کے مسائل نہیں آتے وضو غسل کے بارے میں معلومات نہیں تو پریشان نہ ہو الحمدللہ دعوت اسلامی کا مدنی ماحول جو ہے آپ کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کیا کریں پھر وہاں سے راہ خدا میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں سفر اختیار فرمائیں انشاء اللہ کرم بالائے کرم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بیان نمبر:5

کسب حلال

الحمد لله ربِ العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین اما
بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم ط
الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله
وعلیٰ آلك و اصحابك یا حبیب الله
الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی الله
وعلیٰ آلك و اصحابك یا نورالله

فیضان درود پاک:

ایک مرتبہ اللہ کے چاروں مقرب فرشتے بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے ۔ سیدنا جبریل امین نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ پر جو دس بار درود شریف پڑھے گا میں اسے پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزاروں گا سیدنا مکائیل نے عرض کیا میں اسے حوض کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا سیدنا اسرافیل نے عرض کیا میں بارگاہ خدا میں اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک اس کی بخشش نہ ہو جائے ۔ ملک الموت سیدنا عزرائیل نے عرض کیا میں اس کی روح اس قدر آسانی سے قبض کروں گا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی روح نکالتا ہوں ۔ (شفاء القلوب)

صلوا علی الحبیب صلی الله تعالیٰ علی محمد
توبوا الی الله استغفروالله
صلوا علی الحبیب صلی الله تعالیٰ علی محمد

Marfat.com

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمطابق حکم ربانی جائز طریقے سے حلال روزی کمانا اور کھانا اسی طرح فرض ہے جس طرح دوسرے ارکان اسلام یعنی مسلمان کے لیے نماز، روزے، کی طرح حلال روزی کا کمانا اور کھانا بھی فرض ہے چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة"

''یعنی فرض باتوں کے بعد ایک اور فرض کسب حلال کی تلاش ہے''۔

(مواعظ رضویہ ج2 ص157)

یعنی حلال کا لقمہ کھانے کے لیے حلال کی روزی کمانا ضروری ہے کیونکہ حلال کی کمائی ہوئی روزی سے ہی حلال کا لقمہ مل سکتا ہے۔ حلال کی روزی کھانے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ" (پارہ2)

''اے ایمان والو حلال اور پاکیزہ رزق کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص لگاتار حلال کی روزی کھاتا ہے اور حرام کے لقمہ کی آمیزش نہیں ہونے دیتا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اپنے نور سے روشن کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے دل میں جاری ہو جاتے ہیں۔ (کیمیائے سعادت ص214)

پارہ اٹھارہ سورہ مومنون میں اللہ رب العزت اپنے پیغمبروں اور رسولوں کے لیے بھی کسب حلال اور رزق حلال پسند فرماتے ہوئے فرماتے ہیں

"یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا"

''اے میرے رسولو! حلال روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو''۔

(پارہ18 سورۃ مومنون)

ہاں یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پاکیزہ اور حلال

Marfat.com

روزی کھانے کا پہلے حکم فرمایا ہے اور نیک اعمال اور عبادت کا بعد میں تو یوں کہیے کہ اعمال اس وقت ہی صالح ہو سکتے ہیں جب کہ لقمہ حلال پیٹ میں ہوگا اور عبادت بھی خلوص نیت سے اس وقت ہو سکے گی جبکہ حلال کھائیں گے ورنہ نہ اعمال مقبول ہونگے اور نہ ہی عبادت قابل قبول ہوگی رزق حلال کے ساتھ طیب کی جو صفت لگائی گئی ہے اس کا مطلب ہے کہ

1۔ روزی میں چیزیں پاکیزہ ہوں۔
2۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جائز قرار دیا ہو۔
3۔ پھر وہ حلال طریقہ سے حاصل کی گئی ہوں۔

قرآن کریم میں اس وضاحت کا مطلب یہ ہے کہ عمل صالح بغیر کسب حلال کے جحت نہیں ہو سکتے چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو اس بات کی وضاحت کرتی ہے وہ حدیث یہ ہے

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزہ چیزوں کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا جو حکم اس نے رسولوں کو دیا''۔

چنانچہ ارشاد فرمایا!

''اے رسولو! پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا کی ہیں ان میں سے کھاؤ''۔ (مسلم شریف)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کر رہا ہے اس کے بال پراگندہ ہیں وہ گرد میں اٹا ہوا ہے اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر پکارتا ہے یارب یا رب ادھر اس کی یہ حالت ہے کہ اس کا کھانا اس کا پینا اور اس کا لباس حرام کا ہے۔ اسے غذا بھی حرام کی دی گئی ہے بھلا ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ (مسلم شریف)

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ

''حضور کو یہ دعا مانگتے سنا کہ اے اللہ میں تیرے اسم مطہر وطاہر وطیب ومبارک جو تجھے پسند ہے کے ذریعے دعا مانگتا ہوں تیرا وہ نام کہ جب اس سے پکارا جائے تو تو جواب دیتا ہے اور جب مانگا جائے تو عطا فرماتا ہے اور جب رحم کی بھیک مانگی جائے تو رحم فرماتا ہے اور جب مشکل کشائی کی درخواست کی جائے تو مشکل حل ہو جاتی ہے''۔

'ماشاء اللہ' اللہ تعالیٰ کے اسم پاک میں یہ تاثیر ہے کیوں کہ وہ پاک اور پاک چیزوں کو پسند کرتا ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے **لا یقبل الا طیب** پاک چیزوں کے سوا کچھ قبول نہیں ہوتا ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ دعا فرمائیں اللہ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لقمہ حلال کا انتظام کر لو خود بخود مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے۔

پھر فرمایا اگر کوئی شخص ایسے کپڑے میں نماز پڑھے گا جس کی قیمت میں دسواں حصہ بھی حرام ہو تو اس کی نماز قبول نہ ہوئی۔ (ترمذی)

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت مقدام بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''کسی نے اس کھانے سے بہتر نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ سے کمایا ہو اور خدا کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے''۔ (ترمذی شریف)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

''قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جس آدمی کے شکم میں ایک نوالہ بھی حرام کا جائے اس کی دعا چالیس روز تک قبول نہیں اور جو گوشت حرام مال سے بنا ہے آگ اس کی زیادہ

Marfat.com

حقدار ہے"۔(ترمذی شریف)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مال حرام سے بچو کیونکہ بمطابق فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حرام خور آتش جہنم میں جلایا جائے گا۔

انبیاء کرام کا کسب:

تفسیر عزیزی میں ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام نے حلال کی روزی حاصل کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی کسب اختیار فرمایا۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کرتے تھے، حضرت نوح علیہ السلام نجار تھے یعنی بڑھئی تھے حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سی کر گزر بسر کرتے تھے حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام تجارت کرتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کھیتی باڑی کرتے تھے حضرت شعیب علیہ السلام بھیڑ بکریاں چراتے رہے حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بنا کر گزر اوقات کرتے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام جو روئے زمین کے بادشاہ تھے درختوں کے پتوں کی چھال سے پنکھے بوریا اور زنبیل تیار کر کے گزارہ کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتداء میں پیشہ بکریاں چرانا پھر تجارت اور آخر میں جب بار نبوت سنبھالے سرفراز ہوئے جہاد کا پیشہ اختیار کیا۔

سبحان اللہ انبیاء کرام علیہم السلام نے تو بحکم الٰہی کسب حلال کے لئے کوئی نہ کوئی ذریعہ اختیار کیا تو ہم مومنین کے لئے چونکہ حلال کا حکم ہے تو بھائیو جو روزی ہم اپنی محنت اور جائز طریقے سے حاصل کریں وہ روزی حلال ہے اور پاکیزہ ہے اس کا درجہ عبادت سے بڑھ کر ہے۔

چنانچہ کشف الغمہ ص ۲ پر فرمان رسول درج ہے کہ

"اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ"

"اللہ تعالیٰ کمانے والے مومن کو دوست رکھتا ہے"۔(کشف الغمہ ص 2)

اب دیکھیے جس طرح حلال روزی حاصل کرنا فرض ہے اسی طرح مال

Marfat.com

حرام سے بچنا بھی فرض ہے چنانچہ ایمان والوں کے لئے کلام پاک میں یوں ارشاد ہوا ہے

"یا ایھاالذین امنوا لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل"

''اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ''۔

یعنی چوری، سود یا رشوت کے ذریعے سے کسی کا مال کھانے والے پر حضور ﷺ نے لعنت فرمائی ہے چنانچہ ابوداؤد شریف سے مشکوٰۃ میں روایت ہے کہ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے دینے والے پر لعنت فرمائی ہے''۔

مال حرام میں اجرت زنا اجرت تصویر کشی مال یتیم جھوٹی قسم کی اجرت اور کم ناپ سے حاصل شدہ فائدہ بھی شامل ہیں۔

تفسیر حسینی جلد ثانی صفحہ ۴۵۲ پر روایت ہے کہ جو شخص ناپ تول میں خیانت کرتا ہے قیامت کے دن اسے دوزخ کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور دو آگ کے پہاڑوں کے درمیان بٹھا کر حکم دیا جائے گا ان پہاڑوں کو ناپو اور تولو جب تولنے لگے گا تو آگ اس کو جلا دے گی۔

حکایت:

حضرت مالک بن دینار ایک روز ایک بیمار کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے جو قریب المرگ تھا تو حضرت مالک بن دینار نے اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کی مگر بڑی کوشش کے باوجود کلمے کی بجائے دس گیارہ ہی گنتا رہا جب اس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا میرے سامنے آگ کا پہاڑ ہے جب میں کلمہ پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں تو یہ آگ مجھے جلانے کو لپکتی ہے پھر آپ نے پوچھا تم دنیا میں کیا کام کرتے تھے اس نے کہا کم تولا کرتا تھا۔ (تذکرہ الاولیاء ص ۵۷)

Marfat.com

توبہ توبہ مال حرام کا کس قدر عذاب ہے اللہ محفوظ رکھے ایسے کسب سے لیکن افسوس ان پر جو اس بات کو نہیں سمجھتے اور حرام پیشوں کی کمائی کھاتے ہیں اس کمائی سے کپڑے بناتے اور پہنتے ہیں نماز بھی پڑھتے ہونگے بعض صدقہ خیرات بھی کرتے ہونگے لیکن انہیں یہ جان لینا چاہیے کہ یہ محض ان کا گمان ہے کہ وہ اس کا ثواب پاتے ہونگے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یُقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا"

''اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزہ مال کو ہی قبول فرماتا ہے حرام مال کو قبول نہیں فرماتا''۔

کیمیائے سعادت صفحہ ۲۱۵ پر ہے کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو مالِ حرام سے صدقہ دیتا ہے اور خیرات کرتا ہے ایسے شخص کی مثل ہے جو ناپاک کپڑے کو پیشاب سے دھوتا ہے اس طرح اور زیادہ پلید ہو جاتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں صفحہ ۲۴۲ پر ایک حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے منقول ہے

''جو انسان مال حرام کماتا ہے اور پھر صدقہ کرتا ہے اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اس سے خرچ کریگا تو اس کے لئے اس میں برکت نہ ہوگی اور اسے اپنے پیچھے نہیں چھوڑے گا مگر یہ اس کے لئے دوزخ کا زادراہ ہوگا جیسا کہ حرام کھانے والے کی نہ نماز قبول نہ دعا ہوتی ہے اور نہ ہی جنت میں داخل ہو سکے گا''۔

حضرت صدیق یا فاروق رضی اللہ عنہما کا قے کرنا:

کیمیائے سعادت صفحہ ۲۱۴ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام سے دودھ کا شربت پی لیا پھر آپ کو معلوم ہوا کہ یہ طریقہ حلال سے نہیں ہے آپ نے

Marfat.com

فوراً حلق میں انگلی ڈال کر قے کر دی قے اس قدر سخت کی کہ جسم اطہر سے روح کے جدا ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا اور بارگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ یا الٰہی میں اس شربت سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میری رگوں میں باقی رہ گیا ہے اور باہر نہیں آیا اسی صفحہ پر ایک واقعہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درج ہے کہ لوگوں نے غلطی سے صدقے کا دودھ پلا دیا جب آپ کو پتہ چلا تو آپ نے فوراً قے کر دی۔

حضرت حسن کا تقویٰ:

کیمیائے سعادت کے صفحہ ۲۱۷ پر باب سبط رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا واقعہ درج ہے کہ ایک کھجور صدقہ کی منہ میں ڈال لی تو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً وہ کھجور پھینکوا دی اور فرمایا کنح کنح المھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غنیمت کا کچھ مشک گھر میں رکھوایا تا کہ آپ کی زوجہ محترمہ اسے مسلمانوں کے پاس فروخت کریں ایک دن جب گھر میں تشریف لائے تو آپ کو اپنی بیوی کی چادر سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی تو انہوں نے عرض کیا حضور میں مشک تول رہی تھی تو خوشبو میرے ہاتھ کو لگ گئی جو میں نے اپنی چادر سے مل دی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے سر سے چادر اتار لی اور اسے دھوتے رہے اور مٹی ڈالتے رہے اور بار بار سونگھتے تھے حتیٰ کہ اس میں خوشبو جاتی رہی تب آپ نے وہ چادر اپنی بیوی کے حوالے کی اگرچہ یہ اس قدر معاف تھی۔

پھر بھی حضرت خلیفہ المسلمین عمر رضی اللہ عنہ نے اسے تقویٰ سے بعید جانا ہے اور پرہیز کیا مبادا کبھی زیادتی کا امکان ہو۔

کیمیائے سعادت صفحہ ۲۱۸ پر مرقوم ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ قید ہو گئے اور چند دن بھوک سے رہے ایک پارسا مرید عورت نے اپنی حلال کی کمائی سے آپ کی خدمت میں کھانا بھیجا مگر آپ نے قبول نہ فرمایا اس پر اس عورت نے کہا کہ

Marfat.com

جو کھانا میں نے بھیجا وہ حلال تھا اور آپ بھوکے بھی تھے پھر آپ نے اسے کیوں نہ کھایا آپ نے فرمایا کہ وہ کھانا جیل کے محافظ کے ہاتھ میں تھا جو ظالم ہے چونکہ کھانے کے مجھ تک پہنچنے کا سبب ایک ظالم کی قوت تھی جو کھانا لانے میں صرف ہوئی اس لئے میں نے اس سے پرہیز کیا اللہ اللہ یہ تقویٰ اللہ کی حدوں سے دور رہنے کا طریقہ واقعی یہی ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حرام روزی کمانے کا کیا وبال ہے۔ اور بچنے کا کیا انعام ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسلاف کے تقویٰ کے صدقے میں پرہیز گاری کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

مدنی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم حلال روزی کمانے والے بن جائیں تو آپ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں ہر ماہ تین دن سفر کا معمول بنائیں گے اور یہ ماہ مدنی انعامات کا فارم پر کر کے اپنے نگران کو دیں گے تو انشاء اللہ آپ رزق حلال کمانے والے بن جائیں گے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے بے نمازی آئے نمازی بن گئی کتنے والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار بن گئے کتنے چور آئے عاشق رسول بن گئے کتنے فلمی ڈرامے گانے باجے دیکھنے سننے والے آئے وہ اب نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے والے اور نیکی کی دعوت دینے والے بن گئے کتنے آئے بری محفلوں میں جانے والے اب وہ دعوت اسلامی کے اجتماعات پر جانے والے بن گئے آپ بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے تو انشاء اللہ آپ بھی خوف خدا رکھنے والے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم والے اور حلال روزی کمانے والے بن جائیں گے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم)

Marfat.com

بیان نمبر:6

شراب خوری کی لعنت

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علٰى سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ؕ

الصلوٰة والسلام علٰيك يارسول الله

وعلٰى آلك و اصحابك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله

وعلٰى آلك و اصحابك يا نورالله

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی کیے ہوئے نہایت ہی توجہ کے ساتھ بیان سننے کی عادت ڈالیں کیونکہ جو جس قدر توجہ سے سنتا ہے وہ اسی قدر درس وبیان کی برکات سے مستفیض ہوتا ہے اور اگر ہو سکے تو دوزانوں بیٹھ کر سنیے اگر تھک جائیں تو جیسے آسانی ہو سنیے اللہ عزوجل عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین بجاہ النبی الکریم)

فیضان درود پاک:

ایک مرتبہ اللہ کے چاروں مقرب فرشتے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر جو دس بار درود شریف پڑھے گا میں اسے پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزاروں گا سیدنا مکائیل علیہ السلام نے عرض کیا میں اسے حوض کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا سیدنا

Marfat.com

اسرافیل علیہ السلام نے عرض کیا میں بارگاہ خدا میں اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک اس کی بخشش نہ ہو جائے ملک الموت سیدنا عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا میں اس کی روح اس قدر آسانی سے قبض کروں گا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی روح نکالتا ہوں۔ (شفاء القلوب)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
توبوا الی اللہ استغروا اللہ
صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے چاروں مقرب فرشتوں کا فرمان سنا جو دس مرتبہ درود پاک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو کتنا بڑا اجر عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہل سنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے فارم پر عمل کریں گے تو انشاء اللہ آپ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والے بن جائیں گے۔

فلاح کا راستہ:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے شراب نوشی اور جوئے بازی سے اجتناب کا حکم فرمایا ہے کیونکہ یہ اعمال شیطانی ہیں گناہوں اور معاشرتی خرابیوں کا باعث ہیں اس لئے انسان کی فلاح اسی میں ہے کہ وہ شیطانی اعمال سے پرہیز کرے۔

Marfat.com

شراب کو اللہ تعالیٰ نے چونکہ رجس قرار دیا ہے اس لئے اس کا پینے والا بہر صورت گندہ اور ناپاک ہوگا اس کے ہاتھ کو شراب لگے گی تو وہ بھی گندے ہونگے منہ اور پیٹ بھی گندے ہو جائیں گے اور اس طرح شراب کی گندگی سے دل گندہ ہوگا اور جس کا قلب گندہ ہوگا تو پھر خدا کی یاد کب اس کے دل میں گھر کرے گی شیطانی اس پر غالب آئے گی اور ایمان ختم ہو جائے گا۔

چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

''زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ کامل مومن نہیں ہوتا اور چور جب چوری کرتا ہے تو کامل مومن نہیں ہوتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ کامل مومن نہیں ہوتا''۔ (رواہ الشیخان رواجر مہ ۱۲۲)

شراب ایک نشہ ور مشروب ہے جس سے انسان اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا واضح دشمن شیطان جو پیدائش نسل انسانی سے ہی اسے گمراہ کرنے کی طرف راغب ہے موقع کی تلاش میں رہتا ہے کہ کوئی وقت ہو جب حضرت انسان غافل ہو تو اسے خداپرستی سے ہٹا کر شیطانی اعمال کی طرف رجوع کرے۔

اسی لئے اللہ نے بار بار اس ضعف العقل انسان کو متنبہ کیا ہے کہ شیطان تیرا دشمن ہے اور اس سے بچنے کی کوشش کر۔

چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے

"انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضآء فی الخمر و المیسر"

''کہ شیطان ہمیشہ اس تاک میں رہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تم میں عداوت اور بغض پیدا ہو اور تم ذکر الٰہی اور نماز سے غافل ہو جاؤ''۔

Marfat.com

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا ہے کہ شراب خور نہ صرف انسان کو نماز اور ذکر الٰہی سے غافل ہوتا ہے بلکہ شراب انسان دشمن اور دوسری معاشرتی خرابیوں کا پیش خیمہ بھی ہے چنانچہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

"اجتنبوالخمر فانها ام الخبائث"

"شراب خوری سے پرہیز کرو کہ یہ سب برائیوں کی اصل اور ماں ہے"۔

پھر روایت ہے کہ

"اِجْتَنِبُوْالخِمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ"

"شراب سے بچو یہ ہر شرارت کی کنجی ہے"۔

یعنی ہر قسم کی برائی اور شرارت اس سے پیدا ہو جاتی ہے اس لئے انسان کو شراب خوری سے اجتناب کرنا چاہیے انسان کی معاشرتی زندگی کا انحصار خود ایک دوسرے کے ساتھ تعاون محبت اور بھائی چارے پر ہے۔ کہ دنیا کا نظام اسی طرح چل رہا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے مل جل کر اپنے کام کاج میں سہولت پیدا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے لئے خوراک کپڑا اور دوسری اشیائے صرف مہیا کرتے ہیں پھر دیکھ بھال اور حفاظت میں بھی ہمارے بھائی ہماری مدد کرتے ہیں اگر ہمارے معاشرے میں ایسی خرابیاں پیدا ہوں اور ہم میں نفاق اور دشمنی پیدا ہوا جائے تو ہم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جائیں اس طرح سے یہ دنیا کا نظام احسن طریقے سے نہ چل سکے گا یعنی ہمارا معاشرہ درست نہ ہوگا۔ ایک مثال لیجئے کہ شراب نوشی کرنے والا شراب کے نشے میں بے ہوش ہو جائے گا اسے اپنے پرائے کی تمیز نہ ہوگی چونکہ اسے اپنے قوی پر اختیار نہ ہوگا تو اس ام الخبائث کے اثر سے زنا صادر ہو جائیگا۔

جب شرابی کسی کی عورت سے زنا کریگا تو اس عورت کے ورثا اس چیز کو

Marfat.com

برداشت نہیں کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

"انه كان فاحشة و ساء سبيلا"

''بیشک زنا بے حیائی ہے اور بہت بری راہ ہے''۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زنا سے عورت کے وارث برانگیختہ ہوں گے دشمنی کی آگ بھڑکے گی فساد پیدا ہوگا۔ اور جنگ وجدال تک نوبت پہنچے گی پھر بات یہیں ختم نہیں ہوگی جس کی عزت تباہ ہوئی ہوگی وہ دوسروں کی عزت پر بھی ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرے گا یہ سب کچھ کس لیے ہوگا کس وجہ سے ہوگا شراب پینے سے۔

یہ شراب جسے آج کل فیشن سمجھا جاتا ہے کس قدر بری چیز ہے کہ اس کا بیچنا اور خریدنا بھی سخت گناہ ہے اس کی فروخت پر بھی پابندی نہیں بلکہ اس کے بنانے اور اس کی درآمد پر بھی پابندی چاہیے تب کہیں اس نجس مشروب کی خرابیوں سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔

رواجر صفحہ ۱۳۱ پر ترمذی اور ابن ماجہ کے حوالہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''اسے بنانے والا، بنوانے والا، پینے والا اور اٹھانے والا اور جس کے پاس اٹھا کر لائی گئی ہو اور پلانے والا، بیچنے والا اور اس کے دام کھانے والا، خریدنے والا اور جس کے لئے خریدی گئی ہو''۔

معلوم ہوا کہ شراب کا بنانا ٹھیکہ لینا، بیچنا تباہی کا باعث ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس موذی شے سے محفوظ رکھے جو تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔

دیکھنے میں تو شراب پینا ایک معمولی اور غیر اہم بات ہوتی ہے لیکن یہ تمام برائیوں کی جڑ کی طرح ہے کہ شراب پینے سے بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے شہوت غالب آجائے تو زنا کا ارتکاب ہو جاتا ہے کوئی منع کرے تو لڑائی جھگڑے کا

Marfat.com

باعث ہوتا ہے اور اسی جھگڑے یا اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنے کیلئے شرابی قتل کا مجرم بھی ثابت ہوسکتا ہے۔

عابد اور شراب:

زواجر کے صفحہ ۱۲۸ پر ایک حکایت یوں مرقوم ہے کہ ایک عابد اللہ تعالیٰ کی یاد میں لوگوں سے جدا ہو کر تنہائی اختیار کرتا تھا اور خدا کی عبادت و ریاضت میں مصروف ہوتا تھا۔ لیکن شیطان بھی اس کے لئے اپنے مکر کے جال پھیلانے میں مصروف تھا کہ ایک عورت خوبصورت اس پر عاشق ہوگئی اور اسے پھانسنے کی کوشش کرنے لگی کہ اس عورت نے اپنے خاوند کو اس عابد کے پاس بھیجا کہ اسے بلا لائے اور ایک گواہی کا بہانہ بنایا۔ وہ عابد اس کے خاوند کیساتھ ہولیا اور جب اس مکار عورت کے مکان میں داخل ہوا تو خاوند نے دروازے بند کر دیئے اور وہ اس مکان میں مقفل ہو گیا اب اس کو گمراہ کرنے کے لئے اس کے سامنے ایک خوبصورت عورت بیٹھی تھی جس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک برتن میں شراب تھی۔ جب اس عورت سے عابد نے بلانے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں نے تمہیں کسی گواہی کے لیے نہیں بلایا میں نے صرف تجھے اپنی محبت کی تسکین کے لئے بلایا ہے کہ میرے ساتھ زنا کرے یا یہ شراب پی لے یا اس لڑکے کو قتل کر دے اگر تو ان کاموں کی تکمیل سے انکار کرے گا تو میں شور کروں گی اور جس مصیبت میں گرفتار ہوگا تجھ پر ظاہر ہے۔ چنانچہ اس عابد نے بہت سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا ان تمام گناہ کے کاموں میں ایک شراب پینا ہی آسان کام ہے جس سے میرے زہد میں فرق نہ آئے گا یہ سوچ کر اس نے شراب کا پیالہ لے کر پی لیا جس سے اس میں مدہوشی ہوگئی اور شہوت غالب آئی اور زنا کا ارتکاب کیا اور پھر زنا کے فعل کو چھپانے کے لیے اسے اس لڑکے کو بھی قتل کرنا پڑا۔

Marfat.com

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ہے انجام شراب نوشی کا کہ عابد نے جس قدر گناہوں اور ظلم سے بچنے کی کوشش کی تھی شراب نے سب گناہ اسی کے ہاتھ سے کروائے۔

مشکوٰۃ شریف میں صفحہ ۳۱۷ پر حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

"اللہ نے وعدہ کیا ہے جو شخص نشہ آور شے پیئے گا میں اس کو طینۃ الحبال پلاؤنگا صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ طینۃ الحبال کیا ہے فرمایا جہنمیوں کا پسینہ اور دوزخیوں کا پیپ"۔ (رواہ المسلم و مشکوٰۃ)

اور بعض روایت میں زانیہ عورتوں کے فرجوں کی پیپ پلائی جائی گی۔

(زواجر صفحہ ۱۲۷)

اور صفحہ ۳۱۸ پر ترمذی کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"لا یدخل الجنة عاق ولا قمار ومنان ولا مومن الخمر"

"کہ والدین کا نافرمان، جوئے باز احسان جتلانے والا اور شرابی جنت میں داخل نہ ہونگے"۔ (ترمذی صفحہ 318)

شرابی کا منہ قبلے سے پھیر دیا جاتا ہے۔

زواجر میں صفحہ ۱۳۲ پر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شرابی مرجائے اس کو قبر میں دفن کر کے مجھے سولی پر چڑھا دو پھر شرابی کی قبر کھودو اگر اس کا چہرہ قبلہ سے پھرا ہوا نہ پاؤ تو مجھے سولی پر لٹکا ہوا چھوڑ دو۔

دیکھو مسلمانو! شرابی کو کس قدر نجس خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا چہرہ بھی قبلہ رخ کرنیکی اجازت نہیں اور قبر میں اس کے لئے جو عذاب ہے اللہ تعالیٰ اس عذاب عظیم سے سب کو بچائے۔

شرابی ہمسایہ:

زواجر میں صفحہ ۱۳۳ پر ایک روایت یوں منقول ہے کہ ایک بزرگ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ میرا لڑکا فوت ہو گیا میں اس کو قبر میں دفن کر آیا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کے سر کے تمام بال سفید ہو چکے ہیں میں نے اپنے بچے سے پوچھا کہ میں نے تو تجھے اس جال میں دفن کیا تھا تو چھوٹا سا تھا لیکن تیرا سر کیونکر سفید ہو گیا تو بچے نے جواب دیا کہ ابا جان مجھے دفن کیا گیا تو اس کے بعد ایک شرابی کو میری قبر کے پاس دفن کیا گیا۔ جب وہ قبر میں لایا گیا تو دوزخ کی آگ بھڑکی جس کے بھڑکنے سے کوئی بچہ ایسا نہ رہا جس کا سر سفید نہ ہوا ہو اللہ اللہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ہے شرابی کا انجام اللہ تعالیٰ اس نجس اور ظالم مشروب سے سب کو بچائے۔ (زواجر صفحہ 133)

کفن چور:

زواجر میں اسی صفحہ پر ایک حکایت یوں بیان کی گئی ہے کہ عبدالمالک بن مروان کے زمانے میں ایک نوجوان روتا ہوا دربار میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المومنین مجھ سے ایک گناہ عظیم سرزد ہوا ہے کیا میرے لیے توبہ ہے خلیفہ نے کہا دربار خدا میں توبہ کر وہ قبول کرے گا کہ وہ تواب الرحیم ہے اور غفور ہے تیرے گناہ معاف کر کے درگزر فرمائے اور وہ کیا جرم ہے جو تجھ سے سرزد ہوا۔

جوان نے کہا اے امیر المومنین میں نے کفن چرانے کے لئے چند قبریں کھودی تو دیکھا کہ میت کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا ہے یہ دیکھ کر ڈر گیا اور قبر سے باہر نکلا اس پر کسی نے کہا کہ اس کے قبلہ سے رخ پھرنے کی وجہ پوچھ جب میں نے پوچھا تو آواز آئی کہ یہ نماز کو ہلکا اور معمولی سمجھتا تھا۔ پھر میں نے ایک قبر کھولی دیکھا کہ مردہ بصورت خنزیر ہے اور اس کی گردن میں طوق و زنجیر ہے میں ڈر کر باہر نکلا تو وہی آواز آئی میرے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ شراب خور تھا اور بلا توبہ کیے مر گیا اور اس لئے اس کو یہ عذاب دیا گیا ہے۔

Marfat.com

اس جوان نے عرض کیا کہ میں نے ایک قبر کھودی تو دیکھا کہ میت آگ کی میخوں سے بندھی ہوئی ہے اور اس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے میں اس کی یہ حالت دیکھ کر خوف زدہ ہوا اور قبر سے باہر نکلا تو وہی آواز آئی کہ اس مردے کی سزا پوچھ تو میں نے کہا کہ یہ میت کیوں اس عذاب میں مبتلا ہے۔ آواز آئی کہ یہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور یہ چغل خور بھی تھا اس لئے یہ سزا دی گئی ہے پھر ایک اور قبر کھودی تو اس میں دیکھا کہ مردے کو آگ لگی ہوئی ہے۔ باہر نکلنا چاہا تو پھر وہی آواز سنائی دی کہ اس مردے کے بارے میں دریافت کرو چنانچہ میں نے اس مردے کا حال پوچھا تو جواب ملا کہ یہ نماز کا تارک تھا۔

اس کے بعد اس جوان نے ایک اور قبر کا حال بیان کیا کہ جب اس قبر کی مٹی ہٹا کر دیکھا تو قبر کو بہت وسیع پایا اتنا کہ تا حد نظر کنارہ نہ تھا وہ قبر نور یزدانی سے روشن و منور تھی۔ میت ایک تخت پر محو خواب تھی۔ عمدہ اور نفیس قسم کا لباس زیب تن تھا اس کے چہرے سے نور ایمان فروزاں تھا مجھ پر اس کی ہیبت اور رعب کا اثر ہوا میں نے حسب سابق اس مرد خدا کے بارے میں بھی دریافت کیا تو آواز آئی کہ یہ وہ شخص ہے جس نے جوانی میں اللہ کی عبادت و اطاعت کی اور برے کاموں سے بچا اور ہمیشہ خدا سے ڈرتا رہا۔ (زواجر صفحہ 133)

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب خور کے لئے بہت سزا رکھی ہے اور وہ کسی صورت اس سے بچ نہیں سکتا جب تک کہ سچے دل سے تائب نہ ہو۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس وقت موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور شراب پینے والے حضرات تہہ دل سے توبہ کریں تا کہ ان کی مغفرت اور نجات کی سبیل پیدا ہو کیونکہ شراب پینے والے کے لئے دردناک عذاب ہے اگر وہ اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا فرمان سنے اور اللہ کے خوف سے ڈر کر توبہ کرے اور شراب پینا چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو جائے گا اور اسے بخش دے گا اور اس

Marfat.com

کے لئے جنت کی نعمتیں خاص کر دیتا ہے ورنہ اللہ کا عذاب تو ٹل نہیں سکتا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے توبہ کرنے والوں کے لئے بشارت دی ہے کہ

"حلف ربی عزوجل لا یشرب عبد من عبیدی جوعة من خمر الا سقیه من الصدید مثلها ولا یترکها من محاینی ال سقیة من جیاض القدس"

"میرے رب نے قسم ارشاد فرمائی کہ مجھے اپنی عزت کی قسم میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیے گا میں اسے اتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اسے چھوڑ دے گا اسے حوض قدسی پلاؤں گا"۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب توبہ کا وقت ہے کیوں نہ ہم توبہ کریں اور خدا اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے کئے ہوئے وعدوں کے مطابق خیر حاصل کریں۔ کیونکہ یہ شراب خانہ خراب دنیا اور آخرت میں انسان کی تباہی اور مصیبت کا باعث بنتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص یہ کہتے ہیں کہ ہم بیمار ہیں بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے کبھی کبھی شراب پیتے ہیں وہ سنیں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں شراب کے بارے میں عرض کیا کہ

"ہم تو اسے دوائی کی غرض سے تیار کرتے ہیں تو فرمایا کہ یہ کوئی دوائی نہیں ہے بلکہ یہ تو خود ایک بیماری ہے"۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھ لو بمطابق فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم شراب خانہ خراب جو اس قدر برائیوں اور خرابیوں کی فائل ہے دوا کیسے ہو سکتی ہے ذرا دوائی کے طور پر پینے والوں کا حال بھی ملاحظہ فرمائے۔

زواجر میں صفحہ ۱۳۳ پر ایک حکایت یوں مرقوم ہے کہ

Marfat.com

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک شاگرد قریب المرگ تھا۔ میں اس کے پاس گیا اور کلمہ شریف پڑھنے کی تلقین کی تو اس کی زبان نہ چلتی تھی میں نے دوبارہ پڑھنے کے لئے کہا تو کہنے لگا میرا دل بیزار ہے اور میں کلمہ نہیں پڑھ سکتا (نعوذ باللہ من ذالک) آپ روتے ہوئے باہر نکل آئے پھر کچھ مدت کے بعد انہوں نے اس شاگرد کو خواب میں دیکھا کہ فرشتے اس کو دوزخ میں گھسیٹ رہے ہیں تو میں نے اس سے پوچھا کہ وہ تیرا ایمان کہاں گیا تو اس نے جواب دیا کہ مجھے ایک بیماری لاحق تھی اور میں ایک طبیب کے پاس گیا اور اس نے مجھے مشورہ دیا کہ سال میں ایک بار ایک پیالہ شراب پی لیا کرو۔ وہ تمہارے لئے کافی ہوگا ورنہ تمہارا یہ مرض ختم نہ ہوگا لہٰذا مجھے اس مشورے پر عمل کرنا پڑا اور یہ میرے عمل کی سزا ہے۔ (زواجر صفحہ 133)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دوائی آخرت کیلئے وبال بن گئی اللہ تعالیٰ اس نجاست سے سب مسلمان بھائیوں کو محفوظ رکھے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم)

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم گناہوں سے محفوظ اور شراب نوشی جیسی حرام چیزوں سے بچتے رہیں تو پھر آپ بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے شراب خور دعوت اسلامی میں آئے تو نمازی بن گئے کتنے چور آئے نیک بن گئے۔ گناہوں سے بچنے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں ہر ماہ تین دن سفر کو اپنا معمول بنالیں اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات والا کارڈ پر کر کے اپنی ذیلی نگران کو جمع کروانے کا معمول بنائیں گے تو انشاء اللہ گناہوں کی بیماری سے جلد ہی نجات مل جائے گی اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہم نے جو سنا اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

Marfat.com

بیان نمبر:7

دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

توجہ کے ساتھ سنیے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نہایت ہی توجہ کے ساتھ درس و بیان سنا کریں کیونکہ لاپرواہی کے ساتھ سننے سے غلط فہمی اور اس کی برکات زائل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض ہے کہ وہ ہمیں توجہ کے ساتھ درس و بیان سننے اس پر عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

نیز پیارے اسلامی بھائیو! جو کوئی خوش نصیب توجہ کے ساتھ سنتا ہے تو اسے یاد بھی رہتا ہے اور اس کو عمل کی توفیق بھی مل جاتی ہے اور جو توجہ کے ساتھ نہیں سنتا تو اس کی مثال اس پیاسے شخص کی سی ہے جو ایک کنویں پر گیا ہو یا نہر پر گیا ہو اور سامنے پانی بہہ رہا ہو اور وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے یا کسی اور سبب سے اپنی

Marfat.com

پیاس بجھانے کی کوشش کرے اور یونہی پیاسا ہی واپس لوٹ آئے ایسے اجتماعات اللہ عزوجل کی رحمت کو لوٹنے کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ جس جگہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا ہے اس جگہ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مثال:

پیارے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھیئے بارش جب برستی ہے تو کھیت پر بھی برستی ہے۔ پہاڑ پر بھی برستی ہے ندی نالے پر بھی برستی ہے خشک بنجر زمین پر بھی برستی ہے اور زرخیز زمین پر بھی برستی ہے کوڑے کے ڈھیر پر بھی برستی ہے لیکن بارش سے فائدہ ہر کوئی اپنی قابلیت کے مطابق ہی اٹھاتا ہے مثلاً بارش ایک پہاڑ پر برسے تو وہ کیا اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ صرف اور صرف یہ کہ اس کی گرد و غبار صاف ہو جاتی ہے مگر اس کے برعکس ہی بارش ایک زرخیز زمین پر برستی ہے تو وہ اپنی قابلیت کے متعلق اس سے بڑا فائدہ اٹھاتی ہے اس سے طرح طرح کے میوہ جات پھل سبزی اناج پیدا ہوتے ہیں بارش وہی ہے مگر فائدے ہر کوئی اپنی صلاحیت کے مطابق اٹھا پاتا ہے اور یہی بارش مٹی کے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر بھی برستی ہے لیکن کوڑے کے ڈھیر سے خوشبو نہیں اٹھے گی پھل پھول نہیں پیدا ہوں گے بلکہ بارش کے برسنے سے مزید بو اٹھے گی تو یہ اپنی صلاحیت پر مبنی ہوتا ہے۔

علماء کرام کا فرمان:

اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ جب بھی بزرگوں کی بارگاہ میں جاؤ تو اپنے آپ کو خالی پیالوں کی مانند سمجھو کہ خالی پیالہ لے کر جاؤ گے تو بہت کچھ پاؤ گے اگر تم نے اپنے آپ کو لبالب پیالے کی مانند یعنی بھرے ہوئے پیالے کی طرح سمجھا

Marfat.com

تو پھر تمہیں بھی حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ بھرے ہوئے برتن میں کبھی بھی کچھ اور نہیں ڈالا جا سکتا اگر کوئی کوشش کرتا ہے تو ضائع ہو جاتا ہے۔ اور یہ اجتماعات بھی اسی کی مثال ہیں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے سے ہمیں توجہ کے ساتھ درس و بیان سننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تمنائے دید:

اگر آنا تیرا اس بزم میں ایک بار ہو جائے
تمہاری اک نظر ٹھہرے ہمیں دیدار ہو جائے

اے کاش کہ ہماری آنکھیں سرکار عالی وقار ﷺ کے دیدار سے مشرف ہو جائیں اگر وہ کرم فرمائیں تو بات بن جائے گی ورنہ ہم میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں۔

کچھ ایسا کر دے میرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

آرزوئے عشاق:

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ یہ صحابی رسول ﷺ ہیں۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ یعنی آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں انہوں نے جب سنا کہ سرکار ﷺ کا وصال ہو گیا ہے تو ان پر گویا قیامت ٹوٹ پڑی کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے محسن و شفیق آقا سے ٹوٹ کر محبت کرتے تھے عشق کرتے تھے۔ جب یہ معلوم ہوا کہ سرکار ﷺ وصال فرما گئے ہیں۔

Marfat.com

تو صحابہ پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے پورا مدینہ آہوں اور سسکیوں سے گونج رہا تھا ہر آنکھ اشک بار تھی بچے اپنی ماں سے لپٹ لپٹ کر رو رہے تھے۔ آہ مدینہ کے انسانوں یا جانوروں کی بات تو آپ چھوڑ یئے ہجر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مدینے کے در و دیوار رو رہے تھے۔

صحابہ اور دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

پیارے اور میٹھے اسلامی بھائیو! سب صحابہ یہی سوچ رہے تھے کہ رخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اب ہم کسے دیکھا کریں گے۔ پہلے مسجد نبوی شریف میں جاتے تھے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر لیا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا صحابہ کو ایسا خمار تھا کہ سارا سارا دن اسی تصور میں ہی گم رہتے تھے اور رات کو جب کام وغیرہ سے تھکے ہارے آتے تھے تو دیدار کر لیا کرتے تھے آپ کی ایک جھلک سے ہمارے مردار جسم میں جان آجایا کرتی تھی۔ رات کو ایک بار رخ انور کا دیدار کر کے اپنے اپنے گھروں میں جا کر آرام سے سو جایا کرتے تھے۔ مگر اب آہ جلوہ پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیسے دیکھ سکیں گے۔ جس طرح زمین و آسمان پر بسنے والی ہر مخلوق خدا رو رہی تھی اسی طرح خبر سنتے ہی زید کے ماہ پارے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی غم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں رونا شروع کر دیا۔ آپ بھی بے قرار ہو گئے اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہوتا چلا جا رہا تھا اسی اضطراب کی حالت میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی۔

زید انصاری اور دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے میرے مولا۔ اے میرے پیارے سن میرے ٹوٹے ہوئے دل کی پکار اگر اب تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ کو دیدار نہیں ہو سکتا کیونکہ جس طرح ہم تھکے ہارے جاتے تھے تو دیدار کے جام پی کر

Marfat.com

ہم اپنی پیاس بجھالیا کرتے تھے۔مگر اب تو وہ بات نہ رہی اب ہماری نگاہوں سے جلوۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دور ہو گیا۔اے اللہ اگر دیدار کی وہ چاشنی نہیں رہی تو پھر میں نے ان آنکھوں کا کیا کرنا ہے۔مولا یہ میری آنکھیں بھی واپس لے لے۔یہ مستجاب الدعوات تھے آپ کی دعا قبول ہوگئی یعنی اسی وقت حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے۔اسی واقعہ کی کسی دیوانے نے کیا خوب منظر کشی کی ہے۔

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں
ان آنکھوں کا ورنہ کوئی مصرف ہی نہیں
سرکار تمہارا رخ زیبا نظر آئے

موت کے وقت دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح کا ایک واقعہ ہمارے پنجاب کے ایک شہر کا ہے کہ ایک شخص جو کہ عام سا آدمی تھا اپنی مسجد میں نماز پڑھا کرتا تھا یعنی اپنے محلے کی مسجد میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا۔لوگوں کو پتا نہیں تھا کہ یہ کون ہے اچانک اس نے ایک دن کہا کہ کل میرا انتقال ہو جائے گا کسی نے کوئی خاص توجہ نہ دی تاہم کچھ لوگ دوسرے دن عشاء کے بعد اس کے گھر پہنچ گئے۔اپنے بستر پر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک لوگوں نے دیکھا کہ وہ اپنے بستر پر کھڑا ہو گیا اور یوں عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیوں تکلیف فرمائی گویا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دیوانے کی خاطر خود تشریف لے آئے ہیں۔

سربالی انہیں رحمت کی ادا لاتی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آتی ہے

اور اسی حالت میں اس دیوانے کا انتقال ہو گیا گویا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کی

Marfat.com

جھلک دیکھتے دیکھتے اس نے جام اجل پیا اے کاش کہ مجھ نکمے پر بھی ایسا کرم ہو جائے۔

نہ کوئی عمل ہے سنانے کے قابل
نہ منہ ہے تمہارے دکھانے کے قابل
لگاتے ہیں اس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

سر کی رکھی لاج سجدے نے مرزا
یہ سر تھا کہاں آستانے کے قابل

حضرت زیاد رضی اللہ عنہ اور دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اسی طرح کا ایک واقعہ احد کے بعد میں پیش آیا۔ حضرت سیدنا زیاد رضی اللہ عنہ آپ نے غزوہ احد میں شرکت کی بعد میں زخموں سے چور چور حضرت زیاد رضی اللہ عنہ پڑے ہوئے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ ایک زخمی کراہ رہا ہے۔ سانسیں اکھڑ رہی ہیں آپ قریب پہنچیں آپ کو محسوس ہوا کہ کچھ کہنا چاہ رہا ہے۔ آپ نے غور سے سنا تو وہ کہہ رہا تھا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں کاش ان تک کوئی یہ پیغام پہنچا دے کہ ان کا غلام زیاد رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو رہا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور زیاد رضی اللہ عنہ کا پیغام پہنچایا۔ شفیق آقا، مہربان آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلام زیاد رضی اللہ عنہ کے سرہانے تشریف لے آئے اس بیمار کی عیادت کے لئے کائنات کے طبیب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت زیاد رضی اللہ عنہ کو دیکھنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے۔

سر بالیں انہیں رحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

Marfat.com

حضرت زیاد رضی اللہ عنہ کے پاس جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی پھول رحمت کے جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے۔ زیاد دیکھو زیاد میں آ گیا ہوں۔ حضرت زیاد رضی اللہ عنہ نے آنکھیں کھول دیں گویا کہ جاتی ہوئی روح دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے واپس لوٹ آئی۔ آہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے جو دیکھا تو وجد آ گیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں میں گم ہو گئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آخری تمنا۔ حضرت زیاد رضی اللہ عنہ بھرائی ہوئی آواز میں صرف اتنا کہہ سکے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک تمنا یہ کہتے ہوئے جان جسم کو بمشکل تمام گھسیٹ کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی قدموں میں رکھ دیا اور ہونٹ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے ہیں اور الفاظ یوں ہیں۔

"رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینہ و نبینا ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم"

یعنی اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے کے طور راور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی حیثیت سے میں راضی ہوں۔

پھر حضرت زیاد رضی اللہ عنہ نے اپنی پوری جنبش اور طاقت سے اپنے سر کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پہ رکھ دیا اور پھر نعرہ مارا "فزت برب الکعبہ" رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا اور یہ کہتے ہوئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں زیاد رضی اللہ عنہ نے دم توڑ دیا اے کاش ہمیں بھی ایسی موت نصیب ہو جائے۔

اے کاش ہمیں قسمت مل جائے زیاد صحابی کی
دم قدموں میں نبی کے نکل جائے تو اچھا ہے

اے کاش ہمیں بھی بار بار سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے نصیب ہو جائیں اور اے کاش ہمارا بھی جب آخری وقت ہو تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ سامنے ہو۔

Marfat.com

نجم کی یا خدا آرزو ہے یہی
عاشق زار کی آبرو ہے یہی
موت کے وقت سران کے قدموں میں ہو
دید ہوتی رہے دم نکلتا رہے

اے کاش کہ دید ہو جائے:

اے کاش دید ہوتی رہے اور ساتھ دم بھی نکلتا رہے میرے پیارے او محترم اسلامی بھائیو! اللہ ہمیں بھی بار بار سرکار ﷺ کا دیدار عطا فرمائے ان کا دیدار بہت بڑی سعادت ہے۔ پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! مصطفیٰ ﷺ کے ایسے ایسے واقعات ہیں کہ جن کو پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور عاشقوں کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں ہمارے آقا مدینے والے ﷺ کے دیدار سے متعلق حدیث پاک سماعت فرمایئے۔

جس نے خواب میں دیکھا:

سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا یعنی مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان حضور ﷺ کی شکل میں نہیں آ سکتا۔ تو جس نے سرکار ﷺ کا دیدار کیا تو اس نے بشکل حضور ﷺ کا ہی دیدار کیا اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے عالم ارواح میں دیکھا یعنی جس نے مجھ خواب کے عالم میں دیکھا ہے وہ عنقریب عالم بیداری میں میری زیارت کرے گا۔ مگر پیارے اسلامی بھائیو! ایسا بہت کم سننے میں آیا ہے کہ کوئی یہ کہے کہ میں نے عالم بیداری میں سرکار ﷺ کی زیارت کی ہے حدیث پاک تو برحق ہے مگر پھر یہ مسئلہ کیا ہے آیئے علماء سے رجوع کرتے ہیں۔

Marfat.com

مسئلہ بیداری میں دیدار اور علماء:

اس مسئلے کے متعلق اہلسنت فرماتے ہیں کچھ نے فرمایا ہے کہ جسے خواب میں حضور ﷺ کا دیدار ہوتا ہے وہ خواب کے بعد بیداری میں بھی دیکھتا ہے مگر پہچان نہیں پاتا۔ کسی عاشق رسول ﷺ عالم دین نے جب یہ سنا تو فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ امتی اپنے نبی کو دیکھے اور پہچان نہ سکے سرکار ﷺ کے جلوے کو دیکھے مگر پہچان نہ سکے پھر ارشاد فرمایا کہ ہاں ہاں جس کو خواب میں دیدار ہوتا ہے اس کو عالم بیداری میں بھی دیدار ہوتا ہے مگر تب ہوتا ہے جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہوتا ہے تو محبوب رسول ﷺ اپنے امتی کے سامنے تشریف لے آتے ہیں تو دیوانہ جلوہ حبیب ﷺ میں ایسا گم ہوتا ہے اور اس کو پتہ بھی نہیں چلتا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔

آتا ہے غلاموں پہ پیار انہیں کچھ ایسا
خود چلے آتے ہیں بیمار کی طرف

پیارے اسلامی بھائیو! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جس خوش نصیب کو موت کے وقت دیدار مصطفیٰ ﷺ ہو جاتا ہے تو اس پر موت میں آسانی کر دی جاتی ہے۔ مگر میں تو کہتا ہوں کہ اس خوش نصیب کی خوش نصیبی پر موت رشک کرتی ہے۔ اے کاش کہ ہمیں بھی سرکار ﷺ کا بار بار خواب میں دیدار ہو عالم بیداری میں بھی دیدار ہو اور مرتے وقت بھی وہ کرم فرما دیں تو بگڑی بن جائے اے کاش کبھی تو وہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی فرما دیں جب ان کا دیدار ہو تو بس پھر میں کبھی بھی اپنی آنکھیں نہ کھولوں اور انہیں جلوؤں کو آنکھوں میں سمائے سمائے اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں اے کاش کہ ایسا ہو جائے مگر کیا کروں میری حالت ان کے سامنے آشکار ہے بس اسی امید پر زندہ ہوں کہ

Marfat.com

تم اس کے مددگار ہو تم اس کے طرف دار
جو تم کو نکے سے نکما نظر آئے

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کسی کو دیدار ہوا اور ہو سکتا ہے کہ وہ چھپانا چاہتا ہو تو وہ اگر یہ کہہ دے کہ مجھے دیدار نہیں ہوا تو یہ جھوٹ ہو جائے گا اس لئے ہمیں کسی سے سوال ہی نہیں کرنا چاہیے کہ تمہیں دیدار ہوا یا نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری وجہ سے جھوٹ جیسی آفت میں مبتلا ہو جائے اور ہاں اگر آپ کسی کے متعلق یہ گمان رکھتے ہیں کہ اس کو ضرور دیدار ہوا ہوگا لیکن اس کو دیدار نہیں ہوا تو یہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم پر مبنی ہے جس پر چاہیں کرم فرما دیں بعض عمر بھر تڑپتے رہتے ہیں مگر ان کو دیدار نہیں ہوتا اور بعض کو کئی کئی مرتبہ ہو جاتا ہے۔

کئیاں نوں روز ہوندے نیں دیدار آپ دے
اور کئیں تڑپدے سوہنے دے دیدار واسطے

یہ ان کے کرم پر ہے وہ اپنے عاشق کو ٹھوک بجا کر بھی دیکھتے ہیں کہ اس کی طلب میں کتنی تڑپ ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ چند دن دعا مانگ کر تھوڑے دن تڑپ کر پھر خود بہ خود ہی خاموش ہو جائے دیدار کے بغیر ہی اس کی تڑپ ٹھنڈی ہو جائے تو پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ہم کسی کے متعلق یہ حسن ظن رکھیں کہ اس کو ضرور دیدار ہوا ہوگا اور اس کو اگر نہیں ہوا یا ہم نے پوچھا اور اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ بھائی مجھے تو دیدار نہیں ہوا تو پھر ہمارے دل میں خیال آئے یار ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ اس کو ضرور دیدار ہوا ہو گا اس کو تو دیدار ہی نہیں ہوا اس طرح ہم بدگمانی کا شکار ہو جائیں گے۔ اس لئے کوئی خود بتائے تو الگ بات ہے کسی کو حکم ہو بتانے کا یہ الگ بات ہے۔ لیکن ہمیں ایک ایک سے یہ پوچھنا نہیں چاہیے اور جب کسی کو دیدار ہو تو اسے بلاوجہ کسی کو بتانا بھی نہیں چاہئے کہ اس میں بعض مرتبہ تو بندہ ریاکاری میں مبتلا ہو جاتا ہے اپنے آپ کو پتہ نہیں کیا سمجھنے لگ

Marfat.com

جاتا ہے بس دعا مانگتے رہنا چاہئے کہ اے کاش سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہو جائے۔ اے کاش بار بار ہو جائے بلکہ ہزار بار ہو جائے کاش کہ

کبھی خواب میں تیری دید ہو
تیری دید ہو میری عید ہو
تجھے دیکھا جس نے ہزار بار
اسے پھر بھی تشنہ لبی ہو

یہودی کا بچہ اور دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و محبت سے لبریز واقعہ سنتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ فیروز مندیوں کی کوئی متعین گھڑی نہیں ہوتی رحمتوں کا دروازہ یکا یک کھلتا ہے اور دل کے ظلمت خانے میں سعادت کا چراغ اچانک روشن ہوتا ہے یہی ماجرا اس یہودی نوجوان کے ساتھ بھی پیش آیا۔ دیکھنے کے لئے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سینکڑوں بار دیکھا تھا۔ آنکھیں کھلیں اور بند ہو گئیں۔ مگر نظر پڑی اور بکھر گئی لیکن آج نجانے کون سی گھڑی تھی کہ نظر پڑتے ہی دل کی دنیا پلٹ گئی دل پر ایسا اثر ہوا بجلی چمکی خرمن دل جلا اور سارا وجود ساکت ہو گیا اب دل پر قابو نہیں تھا قیامت کی بات یہ ہوتی کہ گھر کی چار دیواری میں جس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا سب سے بڑا جرم سمجھا جاتا تھا۔ اب اس کی محبت کا آشیانہ گھر کے باہر نہیں دل کے اندر بن چکا تھا عشق ہو بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جس کی خوشبو سے دو عالم مہک اٹھتے ہیں۔ اس کا چھپانا آسان نہیں تھا امید و بیم کی کشمکش میں جان کے لالے پڑ گئے دل کا تقاضا یہ تھا کہ اسی محفل نوری میں چلتے اور دیدہ بے تاب کا اصرار تھا کہ چلو چلو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں کی ٹھنڈک حاصل کریں۔ ادھر گھر والوں کا خوف سماج کا خطرہ کسی نے ان کی محفل میں دیکھ لیا تو مصیبتوں کا پہاڑ آ جائے گا۔ آہنی

Marfat.com

دیواروں کے حصار میں دل مبتلا محصور ہو کر رہ گیا تھا قدم اٹھانے کی کوئی جگہ صاف نہیں مل رہی تھی آخر دل نہیں مانتا تو شوق میں اٹھے اور مسجد نبوی کے دروازے کے قریب سے گزرتے ہوئے خمیدہ نگاہوں سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھ آتے کبھی کسی جگہ بیٹھ گئے اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا دیدار کر لیا اسی طرح دن گزرتے گئے اور دل کے قرین عشق کی چنگاری سلگتی رہی۔ محبت کی تپش سے آنکھوں کی نیند اڑ گئی چہرے کا رنگ اتر گیا جی کھول کر رو بھی نہیں سکتے تھے۔ دل کی بھڑاس نکلتی اور غم کا بوجھ ہلکا ہوتا نتیجہ یہ ہوا کہ حالات کے جبر اور جاں کی ضبط نے بیمار ڈال دیا باپ نے بہت علاج کروایا وقت کے بڑے بڑے طبیب بلوائے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا جسم و تن کی بیماری ہو تو دوا کام بھی کرے عشق کے آزار کا کیا علاج ہے کسی مسیحا نے محبت کے مریض کو شفاء بخش دے تو وہ شفایاب ہوتا ہزار جتن کے باوجود حالت دن بدن گرتی گئی پھول کی طرح شگفتہ نوجوان سوکھ کر کانٹا ہو گیا۔ ممتا کی ماری ماں بالیں پکڑ کر روتی رہتی باپ پاگلوں کی طرح سر پٹکتا خاندان کے افراد کف افسوس ملتے لیکن بیمار کا حال کوئی نہیں سمجھ پایا اب بیمار عشق حیات کی آخری منزل کی طرف تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ ناتوانی اور ضعف کی شدت سے آواز مدہم پڑ گئی زبان کی گویائی جواب دینے لگی کبھی کبھی ٹھنڈی آہوں کا دھواں فضا میں بکھر جاتا اور بس آج ایک عاشق کی زندگی کی آخری شام تھی آنکھیں پتھرانے لگیں جسم کے انگ انگ سے موت کے آثار ابھرنے لگے۔ ہچکیاں لیتے ہوئے اس بھری نگاہوں سے باپ کی طرف دیکھا فرط محبت سے باپ کا کلیجہ پھٹ گیا منہ کے قریب کان لگا کر کہا میرے لعل کچھ کہنا چاہتے ہو۔ زبان کھلتے ہی آواز حلق میں پھنس گئی بڑی مشکل سے اتنے الفاظ نکل سکے آپ وعدہ کریں کہ میری زندگی کی آخری تمنا پوری کریں گے۔ تو میں کچھ کہوں باپ نے دردناک اضطراب کے ساتھ جواب دیا

Marfat.com

میرے جگر کی ٹھنڈک یہ گھڑی بھی وعدہ لینے کی ہے تمہاری خواہش پر اپنا قیمتی سرمایہ بھی صرف کرنے کے لئے تیار ہوں تم بے خطر اپنی خواہش کا اظہار کرو وعدہ کرتا ہوں کہ اسے بادریغ پوری کروں گا بیٹے نے لڑکھڑائی ہوئی زبان میں کہا بابا جان برا نہ مانیں چند برسوں سے میں محمد عربی ﷺ کی عقیدت ومحبت کا اضطراب میں سلگ رہا ہوں آپ کے خوف سے زندگی کا یہ مخفی راز میں نے بھی فاش نہیں ہونے دیا ان کی من موہنی صورت اُن کا پرنور چہرہ ان کی دل آویز شخصیت نگاہ سے ایک لمحہ کے لئے بھی اوجھل نہیں ہوتی انہی کی یاد میں سوتا ہوں انہی کے خیال میں جاگتا ہوں جس سے بستر علالت پر پڑا ہوں جلوہ اندر کی ایک جھلک کے لئے ترس گیا ہوں اب جبکہ میری زندگی کا چراغ گل ہو رہا ہے دل کی آخری تمنا یہ ہے کہ ایک بار ان کے رخ انور کی زیارت کرلوں اور میرا دم نکلی جائے زحمت نہ ہو تو ذرا انہیں خبر کر دیں کہ آپ کا غلام دنیا سے رخصت ہو رہا ہے اس کے سرہانے کھڑے ہو کر اسے اخروی نجات کی خوشخبری سنا دیں بیٹے کی یہ آرزوئے شوق معلوم کر کے غصے سے باپ کا چہرہ تمتما رہا تھا لیکن جلد ہی اس نے اپنے جذبات پر قابو پالیا اکلوتا بیٹا زندگی کی آخری سانس رہ کسی طرح اس کی آس کا بھی موقع نہیں تھا چاروں چار بیٹے کا ناز اٹھانے کے لئے دل کو راضی کرنا پڑا لرزتی ہوئی آواز میں کہا میرے لخت جگر اگرچہ میرے لئے یہ بات سخت ناگواری کی ہے لیکن یہ خیال کر کے کہ تم دنیا سے حسرت زدہ نہ ہو کر جاؤ میں تمہاری خواہش کی تکمیل کے لئے جا رہا ہوں بادل نخواستہ اٹھا اور کاشانہ نبوت کی طرف چل پڑا قدم اٹھ نہیں رہے تھے اٹھائے جا رہے تھے مسجد قدس کے دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی میں محمد عربی ﷺ سے ملنا چاہتا ہوں کوئی انہیں خبر کر دو چند ہی لمحوں کے بعد سرکار ﷺ اس کے سامنے جلوہ گر تھے ارشاد فرمایا تمہیں کیا کہنا ہے دل کا کشور فتح کر لینے والی یہ میٹھی آواز سن کر

Marfat.com

یہودی کے ذہن وخیال کی بنیاد ہل گئی بھراتی ہوئی آواز میں کہا کہ میرا اکلوتا بیٹا عین شباب کی منزل میں دنیا سے رخصت ہو رہا ہے تمہاری عقیدت ومحبت کا سحر حلال رب اسے موت کی آغوش میں سلانا چاہتا ہے تمہارے جمال کی زیبائش وکشش پر سارا عرب دیوانہ ہے اس نے ہمارے یہودی نژاد بچے کو بھی ایک عرصے سے گھائل کر رکھا ہے اب وہ بستر مرگ پر تڑپ رہا ہے اس کی آخری تمنا ہے کہ تم اس کے پاس کھڑے ہو کر اپنی خوشنودی اور اخروی نجات کا مژدہ سنا دو یہ سنتے ہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا چلو اس فیروز بخت نوجوان کو دیکھ آئیں جس کے خیر مقدم کے لئے آسمانوں میں ہنگامہ برپا ہے انتظار کرتے کرتے بیمار بخت کی آنکھیں بند ہو گئی تھی باپ نے سرہانے کھڑے ہو کر آواز دی نورِ عین آنکھیں کھولو تمہارے مرکز عقیدت آ گئے یہ دیکھ سر بالیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔

سر بالیں انہیں رحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

بے قرار روح:

اس آواز پر جاتی روح پلٹ آئی بیمار نے آنکھیں کھول دیں نظر کے سامنے عرش کی قندیل کا نور چمک رہا تھا نحیف وکمزور آواز میں اظہار تمنا کیا سرکار دل میں عشق وایمان مقدس امانت لئے ہوئے رب عالم جاوید کی طرف جا رہا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ دوزخیوں میں میرا نام بھی درج کر لیا جائے خدائے لاشریک کا ایک سجدہ بھی نامہ زندگی میں نہیں اس تہہ دستی کے باوجود میں اپنی نجات کی امید رکھوں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی آمیز لہجہ میں ارشاد فرمایا زبان سے کلمہ توحید کا اقرار کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو جاؤ تمہاری نجات کا ضامن ہوں نوجوان کا باپ یہ جواب سن کر پھوٹ پڑا جذبات میں بے قابو ہو کر تلقین کی فرزند شدید دشمنی کے باوجود دل کا یہ اعتراف

Marfat.com

رب نہیں چھپا سکتا کہ ایک سچے پیغمبر کی زبان حق ترجمان سے یہ جملہ صادر ہوا ہے فرش گہی پر کسی بندے کو اس سے زیادہ کوئی ارجمند ملا نہیں میرا یقین ہے کہ ایک کبریا کا حبیب اس کی نجات کے لئے اپنی ضمانت پیش کر رہا ہے تم صاف وصریح لفظوں میں وعدہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو جاؤ نوجوان نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا سرکار قبر کی منزل سے لے کر جنت میں داخل ہونے تک آپ کی ضمانت پر میں اسلام قبول کرتا ہوں اشھد ان لا الہ واشھد ان محمد رسول اللہ کے مدہم آواز میں گونجی اودکشور محبت کے ایک فیروز بخت نوجوان نے ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند کر لیں ماتم واندوہ سے سارے گھر میں کہرام مچ گیا نوجوان کے باپ نے کانپتے ہوئے کہا حضور اب یہ جنازہ میرا نہیں ہے اسلام کی مقدس امانت ہے اب یہ میرے گھر کی بجائے آپ کے در رحمت سے اٹھے گا تجہیز وتکفین کی ساری ذمہ داری آپ ہی کے سپرد ہے باپ کی درخواست قبول فرمائی گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا عشق و ایمان کا یہ گنج گرانماں یہ اپنے دوشوں پر اٹھالو عروس نو بہار کی طرح یہ جنازہ مدینے کی گلیوں سے گزرے گا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے۔
محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

مرگ عاشق کی سارے مدینے میں دھوم مچ گئی تھی جنازے میں شرکت کے لئے آس پاس کی ساری آبادیاں سمٹ آئیں آخری دیدار کے لئے چہرے سے جونہی کفن ہٹایا گیا آنکھوں میں بجلی سی کوند گئی عارض تاباں سے نور کی کرن پھوٹ رہی تھی ہونٹوں پر تبسم رقصاں تھا جانے والا خالی تو نہیں تھا کونین کی خلعتیں کفن کے پردوں میں چھپائے ہوئے تھا عاشق کا جنازہ تھا بڑی دھوم سے اٹھا کثرت ازعام مدینے کی گلیوں میں تل رکھنے کی جگہ باقی نہیں تھی پتھروں کے سینے پر کف پا نقش بٹھانے والے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم آج جنازہ کے

Marfat.com

ہمراہ پنجوں کے بل جارہے تھے اس ادائے رحمت کی کہنہ معلوم کرنے کے لئے لوگ تصور شوق بنے ہوئے تھے نہیں رہا گیا تو آخر ایک صحابی نے پوچھ ہی لیا ارشاد فرمایا آج عالم بار اسے رحمت کے فرشتے اتنی کثرت سے جنازے میں شریک ہیں کہ ان کے ہجوم میں بھر پور قدم رکھنے کی کوئی جگہ نہیں مل رہی ہے جنت البقیع میں پہنچ کر جنازہ فرش خاک پر رکھ دیا گیا لحد میں اتارنے کے لئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم خود اندر تشریف لے گئے داخل ہونے سے پہلے ہی عاشق کی قبر رحمت ونور سے لبریز تھی قبر میں اتارنے کی کافی دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم لحد سے جب باہر تشریف لائے تو پسینے میں شرابور تھے چہرے پر خوشی کا انبساط برار ہا تھا تجہیز و تدفین سے فراغت کے بعد حلقہ بگوشوں نے دریافت کیا حضور چہرہ زیبا پر پسینے کے خطرے کے قطرے کیوں چمک رہے ہیں ایسا لگتا ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے جواب رحمت فرمایا اس عاشق جواں سال نے دم واپسیں مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ لحد کی منزل سے لے کر دخول جنت تک میری رحمتوں کی ضمانت اسے حاصل رہے گی میرے اشارہ ابرو کی شہ پا کر جوان خلد کا بہت بڑا ازدھام اس کی لحد کے قریب پہلے ہی جمع ہو گیا تھا۔

لحد کی منزل:

جونہی اسے لحد میں اتارا گیا چہرے کی بلائیں لینے وہ ہر طرف سے آپڑیں ہجوم کا یہ سیلاب میرے ہی قدموں سے ہو کر گزر رہا تھا اسی عالم وارفتہ حال میں مجھے تھوڑی سی مشقت اٹھانی پڑی اور میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور ایسا ہونا بھی رحمت کا یہی تقاضہ تھا کہ پسینے کے چند قطرے کفن کی چادر پر ٹپک گئے اب اس کی خواب گاہ صبح محشر تک مہکتی رہے گی بندہ نوازی کی یہ روداد جان فروز معلوم کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روح اپنے قالب میں جھوم رہی تھی عشق ومحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سرفرازی نے ایک ایسے نوجوان کو اخروی اعزاز کے منصب پر پہنچا دیا تھا میرے نامہ حیات میں ایک سجدہ بندگی کا بھی اندراج نہیں تھا سچ کہا ہے کہنے والوں نے کہ

Marfat.com

پیا جسے چاہیں سہاگن وہ ہے

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز واقعہ آپ نے سنا کاش اس صحابہ رسول رضی اللہ عنہ کے صدقے ہمیں بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے نصیب ہو جاتے اے کاش ہماری ویران راتیں بھی جگمگا اٹھیں ہمارے دل کا ویرانہ بھی جگمگا اٹھے

میری تاریک راتیں بھی جگمگا دو
کبھی سوئے غریباں بھی نظر ہو

مردہ دل:

اللہ کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ وہ ہمارے مردہ دلوں کو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں سے زندہ فرمائے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ایک ہاتھ سے تالی بجائی جائے تو نہیں بجے گی اگر دونوں ہاتھوں سے بجائی جائے تو بج جاتی ہے اس طرح اگر عشق کی آگ یک طرفہ ہو تو نقصان دہ ہوتی ہے اگر دونوں طرف سے ہو تو آرام دہ ہوتی ہے میرا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال دولت مل جائے تو پھر اس کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا کیونکہ دنیا کا دستور ہے کہ کچھ کھو کے ملتا ہے اس لئے آپ کوشش فرما کے کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہوں پھر اس کی برکتیں دیکھیں الحمدللہ دعوت اسلامی سے ہمیں یہی سوچ ملتی ہے اس کے مدنی قافلوں میں یہی سکھایا جاتا ہے اللہ عزوجل اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

بیان نمبر:8

زنا ولواطت کی مذمت

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين اما
بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط
الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله
الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! توجہ کے ساتھ بیان سننے کی عادت ڈالیں کیونکہ جو جس قدر توجہ سے سنتا ہے وہ اس قدر درس و بیان کی برکات سے مستفیض ہوتا ہے ہو سکے تو دوزانوں ہو کر بیٹھ جائیں اگر تھک جائیں تو جس طرح ممکن ہو سنیں شیطان آپ کو یہ بیان سننے سے روکنے کی کوشش کرے گا کیونکہ آپ بیان سنیں گے تو آپ کی اصلاح کا سامان بنے گا تو شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ کوئی مسلمان راہ راست پر نہ آئے اس لیے آپ شیطان کے اس وار کو ناکام کرتے ہوئے پورا بیان سنیے اللہ رب العزت پورا بیان سننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

فیضان درود پاک:

ایک مرتبہ اللہ عزوجل کے چاروں مقرب فرشتے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر جو دس

Marfat.com

بار درود شریف پڑھے گا میں اسے پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزاروں گا۔ سیدنا مکائیل علیہ السلام نے عرض کیا میں اسے حوض کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا۔ سیدنا اسرافیل علیہ السلام نے عرض کیا میں بارگاہ خدا میں اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک اس کی بخشش نہ ہو جائے۔ ملک الموت سیدنا عزرائیل نے عرض کیا میں اس کی روح اس قدر آسانی سے قبض کروں گا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی روح نکالتا ہوں۔

(شفاء القلوب)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے جو زنا اور بدکاری سے بچنے کے لئے حکم دیا وہ اس طرح سے ہے

"وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا"

''کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ یہ بے حیائی اور نہایت بری راہ ہے''۔

(پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل)

اللہ تعالیٰ نے انسانی ضروریات زندگی مہیا کر کے پھر اس کی نسل کو بڑھانے کے لئے ایک اہم قاعدہ اور کلیہ بنا دیا جس کے تحت انسان اپنی نسل کو برقرار رکھ سکتا ہے اور برائیوں سے بچ سکتا ہے پھر انسان کو اختیار دیا کہ دو تین یا چار بیویاں بھی بیک وقت اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے مگر ان میں عدالت و مساوات لازم ہے تا کہ ازدواجی زندگی پورے اطمینان سے بسر ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا:

"فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا"

''نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار

Marfat.com

چار اور پھر اگر ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی کرو یا لونڈیاں جن کے مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو"۔(پارہ۴ سورہ نساء)

جب مالک حقیقی نے انسان کو اس قدر رعایت دی ہے اور اتنے اختیار دیئے ہیں چار بیویوں سے بیک وقت اور اس سے بڑھ کر اپنی لونڈیوں سے بیک وقت اور اس سے بڑھ کر اپنی لونڈیوں سے تعلقات ازدواجی قائم رکھ سکتا ہے تو اس سے زیادہ انسان میں قدرت کہاں تک ہوگی۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل تو انسان میں پانی ملے دودھ یا چائے اور بناسپتی گھی کا اثر ہے کہ جوانی میں ہی گھٹنوں میں درد شروع ہو جاتا ہے اور افیون وشراب کا نشہ کرنے والے عیاش لوگوں کی اولاد یہاں تک طاقت ور ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کی اس حد سے بھی تجاوز کر جائے۔

لطیفہ:

ایک شخص کسی ڈاکٹر کے پاس گیا اسے علیحدگی میں لے جا کر راز داری کی گفتگو شروع کی کہ میں ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور وہ مانتی نہیں کہتی ہے کہ تم بوڑھے اور نااہل ہو اب میں اس پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مجھ میں ابھی بے پناہ طاقت ہے آپ مجھ پر رحم فرمائیں اور مجھے کوئی ایسی دوائی دیں یا انجکشن لگا دیں کہ رات کو اسے مسخر کر سکوں وہ ڈاکٹر عقلمند تھا سوچنے لگا کہ وہ اس اقدام سے اس بے حیائی میں برابر کا شریک ہوگا۔اور اسے گناہ سے بھی باز رکھنا چاہیے تو اس نے اسے ایک مکسچر بنا کر پلائی جس میں ایک ایسی دوائی ڈالدی جو اس کی خواہش کے منافی تھی اس طرح وہ رات کو حرام کاری سے محفوظ رہا اور صبح ڈاکٹر کو جا کر کوسنے لگا تو میرے اسلامی بھائیو آج کل شراب خوری زنا کاری یا بدکاری

Marfat.com

ایک فیشن کے طور پر کی جاتی ہے نہ کہ مجبوری کے تحت جب اللہ تعالیٰ نے اتنی رعائتیں دی ہیں تو پھر کیوں نہ پابندی لگائے کہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ چنانچہ کلام پاک میں ارشاد ہوا

"وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّاعَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ"

''جولوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت نہیں کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا باندیوں سے اُن پر ملامت نہیں اور جو اس کے سوا کچھ اور چلیں تو وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں''۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زنا کرنے والا حد سے گزر جاتا ہے اور بے حیائی پر اتر آتا ہے بے شک بے حیائی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور اللہ اس شخص پر ناراض ہو جاتا ہے اور جو زنا کا ارتکاب کرتا ہے اس کا ایمان ختم ہو جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

"لَا يَزْنِى الزَّانِىْ حِيْنَ يَزْنِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ"

''زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے تو مومن نہیں رہتا''۔ (مشکوٰۃ ص ۱۷)

جب وہ ایماندار نہیں رہا تو خدا سے دور ہوا اور اسلام سے خارج ہوا بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی اور شیطان کی پیروی کی کیونکہ

Marfat.com

شیطان انسان کا ازلی دشمن ہونے کی وجہ سے انسان کو گمراہ کرنے ہی میں خوش رہتا ہے۔

ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمادی کہ شیطان سے بچو چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"یَاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْالَا تَتَّبِعُوْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاْ مُرُبِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ ط"

''اے ایمان والو شیطان کے قدم بقدم نہ چلو اور جس نے شیطان کی پیروی کی (وہ جان لے کہ) وہ تو بے حیائی اور نامعقول باتوں کی ہی ترغیب دے گا''۔(پ18 س نور آیت 21)

لیکن جو لوگ اللہ کے بتلائے ہوئے راستے سے بھٹک جاتے ہیں اور شیطان کی پیروی میں ایسا کام کر کے اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے ناہنجار ظالموں پر ناراض ہو جاتا ہے اور ان کو سخت سزا دینے کا حکم فرماتا ہے۔

چنانچہ ایسے بدکاروں کے لئے اٹھارویں پارے سورہ نور میں ارشاد فرماتا ہے کہ

"اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍمِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ وَلَا تَاْخُذْکُمْ بِھِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْیَشْھَدْ عَذَابَھُمَا طَائِفَۃٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ط"

''زانی اور زانیہ غیر شادی شدہ میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ اور چاہیے کہ ان کی سزا مومنوں کی ایک جماعت کی موجودگی میں دی جائے''۔(سورۃ النور)

لوگوں کے سامنے کھلی کچہری میں ایسی سزا کا حکم اس لئے فرمایا کہ زانی اور زانیہ

Marfat.com

کوشرمساری ہو۔اور دوسرے ناظرین بھی اس سے عبرت حاصل کریں۔کہ آئندہ ایسے جرم وگناہ کاارتکاب نہ ہوشادی شدہ مرداورعورت اگرایسی بے حیائی کاارتکاب کریں تو انہیں سرے سے ختم ہی کرڈالناچاہیے کہ وہ تو قوم کے لیئے باعث ننگ وبے حیائی ہیں ایسے جوڑے کے لئے حکم ہے کہ انہیں رجم یعنی سنگسار کرکے ختم کردیناچاہیے۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

"اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَازَانیاَ فَارْجُمُوْھُمَا"

''شادی شدہ مرد یاعورت جب زنا کریں توانہیں سنگسار کرڈالو''۔

(منسوخ التلاوۃ)

مسلمانو!زنا ایسابدترین اورقبیح فعل ہے کہ زانی کے وجودکونہ دنیامیں پسند کیا جاتا ہے نہ آخرت میں برداشت کیا جائے گایوں تو زنا بہت قبیح فعل ہے لیکن کئی ایسی صورتیں بھی ہیں کہ اس کی قباحت وسزابڑھ جاتی ہے۔مثلاً خاوندوالی عورت سے زنا کرنا نہایت قبیح فعل ہے زنا کی نحوست سے عمرناقص ہوتی ہے۔یعنی گھٹتی ہے زنا نیکیوں کوضائع کردیتا ہے۔یعنی زنا کے مقابلے میں تمام سابقہ نیکیاں ختم ہوجاتی ہیں اورروزحساب زنا کے مقابلے میں تمام نیکیاں کم پڑجائیں گی۔(زواجرصفحہ 111)

حکایت:

زواجرصفحہ 113 پر بنی اسرائیل کے ایک عابدکی حکایت یوں ہے کہ وہ عابد ساٹھ سال تک خدائے رحمٰن کی عبادت میں مشغول رہاایک دن باہرنکل کردیکھا کہ بارش ہوچکی ہےاورزمین کواللہ تعالیٰ نے سرسبزی وشادابی عطاکررکھی ہے۔

وہ اس مسحورکن موسم سے متاثر ہوکرسوچنے لگا کہ اگرمیں اس عبادت خانہ سے باہرنکل کرذکرالٰہی میں مشغول ہوجاؤں تو خوب لطف آئے گا۔چنانچہ وہ باہر نکل پڑااورکسی مقام پر بیٹھ گیا سوئے قسمت وہاں عورت بھی آنکلی جواس عابدکو

Marfat.com

دیکھ کر اس کے پاس آ گئی اور مصروف گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو اس پر شہوت غالب آئی اور ان سے فعل بد یعنی زنا سرزد ہوا۔اس عابد کی موت کے بعد جب اس کی ساٹھ سالہ عبادت کا وزن کیا گیا تو زنا کا وزن اس عابد پر غالب آ گیا۔اور اس کی ساٹھ سالہ عبادت زنا کی نحوست سے ضائع ہوگئی۔

زنا قہر الٰہی کو دعوت دینا ہے چنانچہ جب عوام میں زنا و بدکاری کی برائی پھیل جاتی ہے تو اللہ کا ایسا عذاب نازل ہوتا ہے کہ کسی کا اس عذاب سے بچنا محال ہو جاتا ہے۔

زانی پر اللہ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے اس کے چہرے سے نور ایمان نکل جاتا ہے اور چہرے کی زیب و زینت اور رونق جاتی رہتی ہے زانی کو اپنے اہل وعیال میں سے دنیا ہی میں بدلہ چکانا پڑتا ہے۔

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے:

مجالس سینہ صفحہ 41 پر اور زواجر صفحہ 110 پر ایک روایت یوں ہے کہ کسی بادشاہ نے ایک عالم سے سنا کہ زانی یا بدکاری کا بدلہ اسی دنیا میں اپنے اہل وعیال سے دینا پڑتا ہے چنانچہ اس نے اس بات کی آزمائش کے لئے اپنی ایک خوبصورت بیٹی کو عمدہ لباس و زیوارات پہنا کر ایک لونڈی کے ہمراہ شہر میں بھیجا کہ گلی کوچوں میں بے حجاب پھر کر آئے اگر کوئی نگاہ بد سے اس کی طرف دیکھے یا کوئی بری حرکت کرے تو مزاحمت نہ کرے چنانچہ وہ شہزادی شہر میں گئی تو جو کوئی اسے دیکھتا آنکھیں شرم وحیاء سے نیچی کر لیتا۔

جب وہ شہر کا چکر لگا کر محل کے قریب آئیں تو ایک شخص نے بڑھ کر شہزادی کا بوسہ لے لیا اور انہوں نے گھر جا کر سارا معاملہ بادشاہ سے بیان کیا تب بادشاہ نے کہا کہ ساری عمر میں میں نے صرف ایک بار ایک بیگانی عورت کا بوسہ لیا تھا جس کا بدلہ آج مجھے اپنی بیٹی سے چکانا پڑا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرام کار کو اس دنیا میں اپنے فعل بد کا خود اپنے اہل واولاد

Marfat.com

سے چکانا پڑتا ہے خواہ اس کا یہ فعل کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔ نزہۃ المجالس میں ہے کہ ایک زرگر تھا جو زیورات بنتا تھا اور اس کی ایک نیک شریف النفس بیوی تھی جو کہ نہایت ہی خوبصورت تھی ان کے ہاں ایک شخص 30 سال سے نوکری کرتا تھا لیکن اس نے بھی اس نیک عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا یعنی کبھی اس کو ایسا کرنے کی جرأت ہی نہ ہوئی اچانک ایک دن اس نے گھر میں اس نیک خاتون کے بازو سے پکڑ لیا اس کی ظرف دیکھا اور پھر چھوڑ دیا۔ جب اس نیک خاتون کا شوہر گھر آیا تو اس نے اس سے کہا کہ سچ سچ بتانا آج تم نے کیا گناہ کیا ہے اس نے کہا کہ آج میرے پاس دوکان پر ایک عورت کنگن بنوانے کے لئے آئی تھی جب میں نے اس کے ہاتھ دیکھے تو نہایت ہی گورے تھے وہ مجھے پسند آ گئی میں نے اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا اور پھر اس کی طرف دیکھا تو خدا تعالیٰ کا خوف دل میں آ گیا اور میں نے اس عورت کے ہاتھ کو چھوڑ دیا اس نیک بیوی نے کہا تیرے اس گناہ کا بدلہ مجھے دینا پڑا اور پھر نوکر کے ساتھ آنے والا واقعہ بیان کیا اس زرگر نے اپنی غلطی کی معافی مانگ لی جب صبح نوکر آیا تو اس نے کہا یہ تو میرے خاوند کی غلطی تھی جس کا بدلہ مجھے دینا پڑا ۔(نزہۃ المجالس ص88)

اب مرد کے ساتھ بدفعلی کرنے کا عذاب سنیئے

چنانچہ مشکوٰۃ شریف صفحہ 312 پر ابن ماجہ اور ترمذی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

"اِن وَجَدْ تُمُوہ یَعْمَلُ عَمْلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوالفَاعِلَ والمَفْعُولَ بہ"

''جب کسی کو قوم لوط کا سا عمل کرتے دیکھو تو فاعل اور مفعول (یعنی جو مرد دوسرے مرد کے ساتھ بدفعلی کرے) دونوں کو قتل کرو''۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم فرماتے ہیں کہ فاعل اور مفعول دونوں کو جلا دو۔

Marfat.com

اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ فاعل اور مفعول (یعنی جو مرد دوسرے مرد کے ساتھ بدفعلی کریں) دونوں پر دیوار گرا دو تا کہ وہ ہلاک ہو جائیں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 313)

جن بدکرداروں کے لئے دنیا میں بیزاری کا اظہار کیا گیا ہے آخران کے لئے عذاب کی جلدی ہی کی گئی ہے کہ وہ اپنے کردار کا پھل بہت جلد حاصل کرلیں۔

نزہۃ المجالس صفحہ 8 پر ایک روایت میں درج ہے کہ بیشک جب لوطی توبہ کیے بغیر مرجاتا ہے تو قبر میں خنزیر بنایا جاتا ہے اور ہر روز آگ ستر بار اس کے نتھنوں سے داخل ہوکر دبر یعنی پیچھے سے نکلتی ہے۔

زواجر حصہ دوم صفحہ 118 پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول درج ہے

"اَنَّ للوطی اذا مات من غیر توبۃٍ مسخ فی قبرہ خِنزِیر"

"بیشک جب لوطی بلاتوبہ مرجائے تو قبر میں خنزیر بنایا جاتا ہے"۔

نزہۃ المجالس میں اتنا اور زائد ہے کہ آگ پر روز ستر دفعہ اس کے نتھنوں سے داخل ہوکر اس کی دبر سے نکلتی ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا عذاب الٰہی کا مشاہدہ ہوکر کسی طرح ان لوطیوں کو آگ جلاتی ہے زواجر میں صفحہ 118 پر اور نزہۃ المجالس میں صفحہ 8 پر ایک حکایت یوں مرقوم ہے کہ

لواطت کا عبرت ناک عذاب:

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک جنگل میں دیکھا کہ ایک شخص کو آگ لگی ہوئی ہے۔ جب اس آگ کو بجھانے کے لئے آپ نے اس پر پانی تو ڈالا وہ آگ ایک خوبرو نوجوان لڑکا بن گئی اور وہ مرد آگ بن گیا اور پھر اس نے اس لڑکے کو جلانا شروع کر دیا۔ اس پر آپ علیہ السلام بہت حیران ہوئے اور اللہ کے حضور دعا کی اے اللہ یہ کیا ماجرا ہے

Marfat.com

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ مرد اور لڑکا زندہ ہو گئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے اسی واقعہ کی وجہ دریافت کی چنانچہ مرد نے کہا کہ یا روح اللہ میں اس لڑکے پر عاشق تھا اور مری اس محبت میں شہوت نے غلبہ کیا اور میں لواطت کا مرتکب ہوا۔ اور موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سزا دی ہے کہ کبھی لڑکے کو آگ بنا دیتا ہے کہ مجھے جلاتی ہے اور کبھی مجھے آگ بنا دیتا ہے اور میں لڑکے کو جلانے لگتا ہوں اور یہ عذاب ہم پر تا قیامت رہے گا۔

"نعوذ باللہ من عذابہ"

بدنگاہی کا وبال:

حضرت شیخ ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور جس گناہ کا میں نے اقرار کیا ہے اسے بخش دیا مگر ایک گناہ جس کا اقرار کرنے سے مجھے شرم آتی تھی۔ میں اس کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہو گیا اور میرے چہرے کا تمام گوشت اتر گیا وہ گناہ یہ تھا کہ میں نے لڑکپن میں ایک لڑکے کو شہوت کی نظر سے دیکھا تھا۔ (تذکرہ الاولیاء ص 390)

مسلمانو! یہ تو بدلہ ہے ایک نظر بد سے دیکھنے کا بھلا جو برائی کرتا ہے اس کا حشر کیا ہوگا اس کا اندازہ آپ خود ہی لگائیں۔

زنا و لواطت بہر صورت ایک قبیح فعل ہے اور اس کی دینوی و اخروی سزا ہر صورت میں بے پناہ اور دردناک ہے اللہ تعالیٰ اس فعل بد سے سب کو محفوظ رکھے اور اس سے دور رہنے اور بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ جو لوگ اس فعل قبیح کا آج سے پہلے ارتکاب کر چکے ہیں انہیں صدق دل سے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ بدکاری کا ارتکاب بے پناہ عذاب و قباحت کو دعوت دیتا ہے اور اس سے بچنا اور دور رہنا باعث شرف و دخول جنت ہے کیوں کہ زواجر میں

Marfat.com

صفحہ 110 پر حاکم اور بیہقی سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ

"یا شبابَ قُریشٍ احفظوا فرو جَکم لا تزنوا اِلَّا مَنْ حَفِظَ فَرْجَه فله الجنة"

''اے قریشی جوانو! اپنے فرجوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، خبردار جس نے اپنے فرج کی حفاظت کی اس کے لئے جنت ہے''۔(زواجر ص 115)

پھر بخاری شریف کی ایک حدیث منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت ان مبارک الفاظ میں دی ہے کہ

"من لضمن لی ما بین لحیبه وما بین رجلیه ضمنت له الجنة"

''جو شخص میرے لئے اپنی زبان اور اپنی فرج کا ضامن ہو جائے گا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہونگا''۔

زواجر کے اسی صفحہ پر ایک روایت امام ترمذی ابن، حبان اور حاکم بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث کئی دفعہ بیان فرمائی کہ بنی اسرائیل میں کفل نام ایک شخص تھا جو گناہوں سے نہیں بچتا تھا اس نے ایک عورت کو ساٹھ دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرے گا۔

جب وہ عورت کے ساتھ زنا کرنے کے لئے اس کے قریب ہوا تو وہ کانپنے لگی اور رونے لگی۔ اس پر اس نے کہا عورت تو کیوں روتی ہے میں نے تجھے اس کام کے لئے مجبور تو نہیں کیا تو عورت بولی کہ بات یہ ہے کہ اس سے پہلے میں نے کبھی ایسا فعل نہیں کیا اور اب بھی کسی حاجت کے تحت ایسا کر رہی ہوں لیکن مجھے خوف آ رہا ہے۔

کفل نے کہا کہ تو عورت ہو کر ڈرتی ہے مجھے تو زیادہ لائق ہے کہ خدا سے ڈرو اور اسی عورت سے کہا کہ چلی جاؤ میں نے جو کچھ تجھے دیا معاف کرتا ہوں اور قسم ہے آج کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں گا۔ چنانچہ جب وہ رات کو سویا تو اس کی روح اس

Marfat.com

کے جسم سے پرواز کر گئی اور صبح لوگوں نے دیکھا کہ اس کے دروازے پر لکھا ہے کہ

"اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ وَلِلْکِفَل"

"بے شک اللہ تعالیٰ نے کفل کو بخش دیا"۔ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ 262)

زنا سے بچنے کا انعام:

حضرت یوسف بن الحسنین جو مشائخ کبار میں سے تھے۔ ابھی ابتدائی حالت میں ہی تھے کہ ایک دفعہ ایک قافلہ کے ہمراہ عرب کے ایک قبیلہ میں پہنچے۔ چونکہ شباب میں تھے اور صاحب جمال تھے اس قبیلہ کے سردار کی لڑکی نے آپ کو بہت پسند کیا اور موقعہ پا کر آپ کے سامنے آئی۔ آپ کا شباب جوانی کا وقت ایک امیر خوبصورت دوشیزہ کی خواہش یہ دونوں چیزیں آپ کو گمراہ کرنے کے لئے کافی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف سے آپ کانپ اٹھے اور اس لڑکی سے دور بھاگ گئے اور رات کافی دیر تک جاگتے رہے کہ دل میں خوف خدا تھا کچھ دیر بعد سو گئے تو خواب میں دیکھا کہ ایک باوقار اور بزرگ صورت شخص تخت پر سوار ہو کر فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کون لوگ ہیں تو انہوں نے بتایا کہ ہم فرشتے ہیں اور تخت پر حضرت یوسف علیہ السلام پیغمبر خدا تشریف فرما ہیں۔ ہم سب یوسف بن الحسنین کی زیارت کے لئے بحکم خدا حاضر ہوئے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ میں یہ بات سن کر رو پڑا اور خیال کیا کہ میں کیا چیز ہوں کہ پیغمبر خدا میرے دیکھنے کے لئے تشریف لائے ہیں میں اسی خیال میں تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام تخت سے نیچے تشریف لائے مجھے گلے سے لگایا اور تخت پر اپنے ساتھ بٹھالیا۔ اس پر میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں کیا چیز ہوں اور اتنی عزت و تکریم کس لئے ہو رہی ہے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ جب امیر کی لڑکی خوبصورت اور جوان تھی تیرے پاس اپنی خواہش لے کر آئی تو آپ اس کو چھوڑ کر خوف خدا سے بھاگ گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ حالت مجھے اور تمام فرشتوں پر منکشف فرمائی کہ دیکھو یہ میرا بندہ امیر عرب کی لڑکی

Marfat.com

کی خواہش کو رد کر کے میری طرف بھاگ آیا ہے اس کی زیارت کے لئے جاؤ اور میری طرف سے بشارت دو کہ وہ میرا برگزیدہ بندہ ہے۔ سبحان اللہ یہ ہے زنا سے بچنے کا اجر و فائدہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ سب کو اس کار بد سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ آج کل بے پردگی۔ فحاشی اور بے راہ روی کو دعوت دے رہی ہے۔

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی یہ چاہتے ہے کہ ہم بھی برے کاموں سے بچتے رہیں تو آپ دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیں دعوت اسلامی کے اجتماع میں اصلاحی بیان سنتے رہیں گے تو انشاء اللہ آپ گناہوں سے دور رہیں گے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے بدمعاش دعوت اسلامی کے ماحول میں آئے تو نیک بن گئے چور آئے تو نمازی بن گئے والدین کے نافرمان آئے تو فرمانبردار بن گئے کتنے شرابی زانی آئے نیک بن گئے اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ میں نیک بن جاؤں نعتیں پڑھنے والا بن جاؤں بیانات کرنے والا بن جاؤں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے والا بن جاؤں تو پھر آپ کو ہر ماہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات کا فارم پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول بنائیں گے اور اپنے علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں گے تو انشاء اللہ آپ کا بیڑا پار ہو جائے گا۔

ہم کو مدنی انعامات سے پیار ہے
انشاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

Marfat.com

بیان نمبر:9

بدنصیبی اور خوش نصیبی کی نشانیاں

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله
الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

توجہ سے سنیے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نہایت ہی توجہ کے ساتھ درس و بیان سننے کی عادت ڈالئے کہ لاپرواہی کیساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے سننے سے اس کی برکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ وہ ہمیں توجہ کے ساتھ سننے اور اس پر عمل کر کے دوسروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ (آمین)

درود پاک کی برکت:

حضور تاجدار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان خوشبودار ہے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر 100 بار رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور جو سو بار

Marfat.com

پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یعنی پیشانی پر لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور قیامت کے دن اس کا حساب شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (الترغیب والترہیب)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد

بدنصیبی کی چار نشانیاں:

حضرت سیدنا علامہ ابن الحجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے مشہور امام گزرے ہیں۔ بڑے زبردست عالم دین تھے آپ نے کتاب میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد نقل کیا ہے۔ آیئے اس کا مفہوم پڑھتے ہیں اور کچھ نصیحت حاصل کرتے ہیں ارشاد فرمایا کہ بدنصیبی کی چار نشانیاں ہیں۔

1۔ اپنے پچھلے کرتوتوں کو بھلا دینا حالانکہ وہ سب اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ ہیں۔

2۔ اپنی نام نہاد نیکیوں کو یاد رکھنا اور اُن پر اترانا حالانکہ یہ بھی معلوم ہے کہ نہ جانے وہ قبول ہوئی بھی ہیں یا رد کر دی گئیں۔

3۔ دنیاوی معاملات میں اپنے سے بڑھ کر لوگوں پر نظر گاڑنا۔

4۔ یا یہ دینی معاملات میں اپنے سے کمتر پر نگاہیں ڈالنا ایسے ہی شخص کے بارے میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اسے اپنا بنانا چاہا لیکن اس نے مجھے نہ چاہا لہٰذا میں نے اسے نظر انداز کر دیا۔

خوش نصیبی کی چار نشانیاں:

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ خوش نصیبی کی چار نشانیاں ہیں۔

1۔ اپنی ناکردگیوں پر یعنی جو خطائیں ہوئی ہیں ان پر نگاہ رکھنا۔

2۔ اپنی نیکیوں کو فراموش کر دینا یعنی بھول جانا۔

Marfat.com

3۔ دینی امور میں اپنے سے زیادہ دین دار کو اپنی نگاہوں میں رکھنا۔

4۔ اور خوش نصیبی کی چوتھی نشانی یہ ہے کہ دنیاوی معاملات میں اپنے کمتر پر نگاہیں ڈالنا۔

ایک دوسرے کی مخالفت میں:

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! یہ چاروں نشانیاں ایک دوسرے کی ضد میں ہیں یعنی ایک دوسرے کی (Opposite) ہے ان میں سے جب ایک کی مذمت بیان ہوگی تو دوسری کی فضیلت بیان ہوگی۔ یعنی دوسری کے حق میں بات ہوگی پہلی نشانی بدنصیبی کی یہ ہے کہ اپنے پچھلے کرتوتوں کو بھول جانا حالانکہ وہ اللہ کے ہاں محفوظ ہیں۔ جبکہ خوش نصیب کی علامت یہ ہے کہ بندہ اپنی ناکردگیوں پر یعنی جو گناہ سرزد ہوئے جو نیکیاں اس سے چھوٹ گئیں ان پر نگاہ رکھے۔

ہر شخص خوش نصیبی چاہتا ہے:

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! آج ہر شخص خوش نصیبی کا طالب ہے کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ میں بدنصیب ہو جاؤں یا بدنصیب کہلاؤں۔ آج بھی بد نصیبی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں اور یہاں جو ارشاد فرمایا گیا ہے یہ دنیاوی بد نصیبی بھی ہے اور اخروی بھی۔ آج ہم دنیاوی بدنصیبی سے تو بہت ڈرتے ہیں ڈرنا بھی چاہیے۔ اللہ عزوجل ہم پر کرم فرمائے۔ لیکن آخرت کی بدنصیبی کے بارے میں ہم کبھی غور نہیں کرتے حالانکہ ہم خوش نصیبی کے طالب نہیں اور بدنصیبی ہمیں اچھی نہیں لگتی۔ آج ہمارا کوئی کام بگڑ جائے یا کوئی معاملہ خراب ہو جائے تو ہم بڑے دل برداشتہ ہو جاتے ہیں۔ یا ہمارے تو نصیب ہی ایسے ہیں اپنے نصیبوں میں تو ٹھوکریں ہی لکھی ہیں۔

Marfat.com

خوش نصیب کون؟:

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! حقیقتاً بدنصیب تو وہ شخص ہے جس کی آخرت میں بھلائی نہیں یعنی جس نے اپنی آخرت برباد کر دی اب اس کی پہلی نشانی یہ ہے کہ بندہ اپنے پچھلے کرتوتوں کو بھلا دے یعنی اس سے جو گناہ سرزد ہوئے جو برے اعمال ہوئے نیکیوں کو چھوڑ کر برائیوں کو اس نے اپنا لیا اور پھر ان کو بھلا بھی دیا ایسے کو بدنصیب کیوں فرمایا اس لئے کہ بندہ جب اپنے کیئے ہوئے گناہوں کو بھول جاتا ہے تو اس کے بھولنے کا ایک سبب یہ ہے کہ اس کے دل میں خوف خدا عزوجل نہیں ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو اس فانی دنیا کی مصروفیات میں اس قدر منہمک یعنی مصروف کر لیا ہے کہ اس کو اس بارے میں سوچنے کی بھی فرصت نہیں کہ یار میری جو زندگی گزر چکی ہے اس میں میں نے کیا کیا؟۔

غور کریں:

میرے اعمال کیسے ہیں کبھی اس پر غور نہیں کیا کہ میرا ہر گزرنے والا لمحہ مجھے کس طرف لے جا رہا ہے۔ یہ کیوں ہوا اس لئے کہ خوف خدا عزوجل جاتا رہا میرے پیارے اسلامی بھائیو جس شخص نے اپنی گناہوں بھری سابقہ زندگی کو فراموش کر دیا اس سے جو برے اعمال ہوئے یا اس نے جو رب عزوجل کی نافرمانیاں کیں ہیں ان کو بھلا دیا اور اس پر ابھی تک قائم ہے تو ایسے شخص کے لئے تین بری خبریں ہیں۔ ایسے شخص کو ڈرنا چاہئے کہ کہیں وہ اسی طرح نافرمانیاں کرتے کرتے بغیر توبہ کئے مر ہی نہ جائے۔

توبہ کب نصیب ہوتی ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندہ اسی وقت توبہ کرتا ہے جب اس کو اپنے گناہ کا

Marfat.com

احساس ہو مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری اکثریت میں احساسِ گناہ باقی نہ رہا جی ہاں بالکل واضح اور سامنے مثال ہے کہ ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی ہے لیکن آج نمازیں قضاء کرنے کا گناہ ہم سے ہو رہا ہے کوئی ہمیں فکر نہیں کوئی پریشانی نہیں۔ احساس گناہ ہی باقی نہ رہا نمازیں مسلسل قضاء ہو رہی ہیں مگر ہمارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی فارغ بیٹھے ہیں کھیل رہے ہیں گفتگو ہو رہی ہے۔ فضولیات میں مصروف ہیں بلکہ جو حضرات گناہوں میں مشغول ہیں ان کی نمازوں کا اللہ ہی حافظ ہے۔ مگر پھر بھی کوئی احساس تک نہیں ہوتا۔

آسمانوں پر سفر:

یہ کیسی عظیم الشان عبادت ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ میرے آقا ﷺ معراج پر تشریف لے جا رہے ہیں پہلے آسمان پر گئے دوسرے پر پھر تیسرے پر یہاں تک کہ آپ ﷺ نے مختلف آسمانوں پر مختلف حالتوں میں فرشتوں کو پایا کوئی فرشتہ ہاتھ باندھے کھڑا ہے تو کوئی ہاتھ چھوڑے کھڑا ہے۔ کوئی رکوع میں ہے تو کوئی سجدے میں ہے سرکار ﷺ کو ان کی ادائیں بڑی پیاری لگیں۔ آپ ﷺ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر اللہ میری امت پر کوئی ایسی عبادت ہی فرض کر دے کہ جس میں یہ سارے کے سارے افعال شامل ہو جائیں تو کتنا اچھا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کی پسند اللہ عزوجل کی پسند:

چنانچہ اللہ عزوجل نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کی پسند کو دیکھتے ہوئے نماز ہم پر فرض فرما دی۔ سرکار مدینہ ﷺ نے ان افعال کو ادا کیا تو یہ ہمارا رکوع، ہمارا سجدہ، وغیرہ وغیرہ ان سب اداؤں کو معمولی ادائیں نہ سمجھیں یہ اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

فرشتوں کی ادائیں ہیں اور فرشتوں کی ادائیں بھی بے شک ہیں مگر ہم تو عشق و محبت والی بات ضرور کہیں گے کہ حقیقتاً اگر دیکھا جائے تو یہ سب کی سب ادائیں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں کبھی آپ نے سوچا ہے کہ نماز پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کو کیوں اتنا اچھا لگتا ہے کیونکہ اس پر کرم ہو رہا ہے کیوں اس پر انوار و تجلیات کی بارشیں ہو رہی ہیں۔

سابقہ گناہوں کی معافی:

حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا جب کوئی بندہ صبح وضو کرے طہارت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دو رکعات کی نیت کر کے کھڑا ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ سلام پھیرتا ہے تو اللہ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے وجہ کیا ہے؟ کہ یہ ادائیں پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھی رکوع کیا سجدہ کیا جلسہ کیا اور قومے میں کھڑے ہوتے تو یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیں کتنی پیاری ہیں اور یہ کتنی پیاری عبادت ہے مگر افسوس آج ہمارے مسلمان بھائی اور بہن خواہ بچے ہوں یا نوجوان بوڑھا ہو یا ادھیر عمر آج ہر عمر کے لوگ نماز قضاء کر رہے ہیں۔ لیکن کیسی بے حیائی ہے ہمارے دلوں کو کیا ہو گیا ہے ہماری سمجھ بوجھ کہاں چلی گئی ہے۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک:

آہ نماز ہر نماز قضاء کرتے چلے جا رہے ہیں مگر پھر بھی ہنستے ہیں خوش رہتے ہیں۔ اس پر جناب والا ندامت کا اظہار نہیں ہوتا۔ بلکہ اب تو دماغ کے گوشے سے ہی یہ بات نکل گئی ہے کہ ہماری نماز قضاء ہو رہی ہے۔ آپ بتائیے کیا یہ بدنصیبی نہیں کہ نماز جیسی عظیم عبادت چھوٹ رہی ہے۔ جس کے بارے میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

"جعلت قرة عيني بالصلوة رجع"

''نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے''۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا چین نماز میں ہے اور آج ہم اس کو قضاء کر رہے ہیں ہم اسے چھوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ واقعی یہ بدنصیبی کی علامات ہیں۔ اور قیامت میں سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں سوال ہوگا وہ نماز ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

قیامت کا پہلا سوال:

قیامت کے دن کس کے بارے پہلا سوال ہوگا۔ نماز کے بارے میں اگر یہ صحیح ہوئی تو باقی معاملات بھی صحیح ہوں گے۔ اور اگر یہ ہی خراب پائی گئی تو باقی معاملات بھی خراب ہوں گے پیارے اسلامی بھائیو! پتہ چلا کہ نماز قضاء کرنا دنیا اور آخرت میں بدنصیبی کا مستحق بنتا ہے پھر اگر غور کریں تو نماز ہمیں دنیاوی فائدے بھی عطا کرتی ہے۔ معاشرے میں نمازی کی عزت واحترام کو دیکھ۔ اس کے برعکس لڑائی جھگڑا کرنے والے۔ کبھی کسی کو برا بھلا کہنے والے اور بری حرکتیں کرنے والے کی کوئی عزت نہیں کرتا جس طرح نمازی کی عزت کرتے ہیں۔ یہ معاملہ بلکل بلکل ہمارے سامنے ہے اگر ہم نصیحت پکڑنا چاہیں تو اس سے ہی پکڑ سکتے ہیں۔

ہر جگہ نمازی کی عزت ہوتی ہے:

یہ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نمازی کی عزت اپنے بندوں سے کرواتا ہے تو پھر اسے قیامت میں کس طرح ذلیل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کا سامان بن جائے گا۔ اور پھر جو نمازی ہوتا ہے اکثر اس کے گھر والے افراد بھی نمازی ہوتے

Marfat.com

ہیں۔گھر کے بچے بھی نماز پڑھتے ہیں تو وہ گھر پورے علاقے میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ایسا کیوں ہوتا ہے وہ اس لئے کہ یہ نماز پڑھتا ہے اور گھر والوں کو بھی اس کی تعلیم دیتا ہے۔

نماز کے فائدے:

پھر اس کے مزید فائدے دیکھو کہ اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے۔ جب کہ بے نمازی کو ان میں سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اس لئے پتا چلا کہ نماز قضاء کرنا واقعی بدنصیبی ہے۔ جبکہ خوش نصیبی کیا ہے؟ کہ جو اچھے اعمال ہم سے چھوٹ گئے اور جو برائیاں ہم سے سرزد ہوئیں اگر ان پر ہماری نگاہ رہے گی تو دل و دماغ توبہ کی طرف مائل ہوگا اور پھر انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رو کر گڑگڑائے توبہ کرے جب وہ توبہ کرتا رہے گا اور روئے گا گڑگڑائے گا اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے گا کہ یا اللہ عزوجل یہ گناہ مجھ سے سرزد ہو گئے ہیں تو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور اپنے کرم سے معاف فرما دے۔

گناہوں کی بخشش:

تو اللہ بڑا رؤف و رحیم ہے۔ وہ ضرور ہمارے گناہ بخش دے گا۔ اور چونکہ اس وقت نظر میں گناہوں گے ان پر نظر ہوگی تو پھر ندامت کرتے ہوئے رقت بھی طاری ہوگی جب یہ حالت ہو پھر آئندہ گناہ سرزد نہ ہوگا۔ انشاء اللہ اور یہ بہت بڑی خوش نصیبی ہوگی کہ بندہ اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کرے اور نیک اعمال کرنا شروع کر دے۔

بدنصیبی کی نشانی:

بدنصیبی کی نشانی یہ ہے کہ بندہ اپنی نام نہاد نیکیوں کو یاد رکھے اور ان پر

Marfat.com

اترائے۔حالانکہ اسے کیا پتا کہ وہ قبول بھی ہوئیں یا نہیں۔غور کریں بندے کا اپنی نیکیوں کو بتاتے پھرتا ہے کہ میں نے فلاں کام کیا یہ کیا فلاں غریب کی مدد کی فلاں محلے والے کی تو میں نے اتنی امداد کی اگر کبھی خاندان کے کسی فرد کی مدد کردی تو وہ جب گھر آئے گا تو اس سے مغرور ہوکر غرور سے ملے گا۔اگر کبھی اس بیچارے سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی تو بولنا شروع کردیں گے یہ نیکیوں پر اترانا نہیں تو اور کیا ہے۔یاد رکھو نیکیاں کر کے اپنے آپ کو بڑا عابد اور زاہد سمجھنے لگ جاتا بدنصیبی کی علامت ہے جبکہ خوش نصیبی کیا ہے۔نیکیاں کر دریا میں ڈال یعنی اپنی نیکیوں کو فراموش کردے کیونکہ جو گناہ ہیں وہ تو محفوظ ہیں اور باقی ہیں۔جب کہ نیکیوں کے بارے میں کچھ پتا نہیں قبول ہوئیں بھی یا نہیں۔

اپنی عبادت پر ناز نہ کریں:

کیونکہ آج تمہاری عبادتیں کیا ہیں۔ہمارے اعمال کیا ہیں۔ہمیں تو عبادت کا ڈھنگ بھی نہیں آتا جس طرح ہم عبادت کرتے ہیں کیا یہ ہی عبادت کا حق ہے۔عبادت کا ہم حق ادا نہیں کر رہے تو پھر کیسے اپنی عبادتوں پر ناز کر رہے ہیں۔عبادتیں تو ان لوگوں کی تھیں جن پر عبادت ناز کرتی تھی۔وہ لوگ جب نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے تو لوگ سمجھتے کہ ان کے جسموں سے روح پرواز کرگئی۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ کی نماز:

حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا اس کی ایک بچی تھی۔جب امام اعظم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو اس یہودی کی لڑکی نے اپنے باپ سے پوچھا اباجان روزانہ رات کو ہمارے برابر والے مکان کی چھت پر ستون کھڑا ہوتا تھا۔مگر آج وہ ستون نظر نہیں آرہا وہ یہودی ہونے کے باوجود بول

Marfat.com

پڑا اور کہنے لگا بیٹی وہ ستون نہیں تھا بلکہ مسلمانوں کے امام تھے جو پوری رات کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی اس قدر عبادت گزار تھے۔کہ رمضان شریف میں 61 قرآن روزانہ دن میں ایک رات میں اور پورے رمضان کی تراویح میں ایک ختم کیا کرتے تھے۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نماز:

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت سے کون واقف نہیں آپ نے وہ عبادتیں اور ریاضتیں کیں کہ اللہ اکبر کبیرا۔آپ کی وجہ سے کتنوں کو ولایت ملی لیکن عاجز وانکساری اتنی کہ اپنی عبادت پر ناز نہیں ہے۔بلکہ کعبہ شریف کا غلاف پکڑ کر رو رو کر دعا کر رہے ہیں یا اللہ عزوجل اگر میرے اعمال تیری بارگاہ میں قبول نہیں تو بروز قیامت مجھے اندھا اٹھانا تاکہ مجھے تیری مخلوق کے سامنے شرمندگی نہ ہو۔جب یہ پوچھا گیا کہ حضرت آپ کون ہیں؟۔تو فرمایا میرا نام عبدالقادر جیلانی ہے۔اللہ اکبر اتنے بڑے عابد وزاہد لیکن اپنی عبادت پر ناز نہیں جبکہ ہم لوگ اپنی نام نہاد نیکیوں پر اتراتے ہیں۔

کیا ہمارا بھی کوئی اچھا کام ہے:

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے تو کوئی اچھا کام کیا ہی نہیں اگر کوئی کر بھی لیا تو خود ہی بتاتے پھرتے ہیں۔محسوس یوں ہوتا ہے کہ جب تک لوگوں کو نہ بتائیں چین نہیں پڑتا افسوس کہ اخلاص نہ رہا،نفس وشیطان ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہماری عبادتوں کا اظہار ہو۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے:

Marfat.com

"انماالاعمال بالنیات"

"یعنی عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے"۔

آج کل چاہتے ہیں کہ ہماری عبادتوں کا لوگوں کو پتا چلے ہماری اچھائیوں کا علم ہو جائے تا کہ لوگ ہماری قدر ومنزلت کرنے لگ جائیں۔اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ آج تو اچھے اعمال کر رہے ہیں کہ لوگ تم سے خوش ہوں۔

جس کے لئے نیکی کی اس سے بدلہ لو:

تو پھر کل بروز قیامت تجھ سے کہا جائے گا جن لوگوں کو خوش کرنے کے لئے تم نے اعمال کیے تھے انہی سے اپنے اعمال کا بدلہ لو اگر اعمال ہمیں خوش کرنے کے لئے کئے ہوتے تو ہم تمہیں ان کی جزا دیتے ایک بات یاد رکھو کوئی بھی اس بارے میں نہ بخشا جائے گا۔اگر چہ وہ شہید ہی کیوں نہ ہو بھلے وہ کہے کہ یا اللہ میں نے تو تیرے لئے سر کٹایا۔جہاد کیا تیری راہ میں اپنی جان تک قربان کی۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو تو اس لئے لڑا تھا کہ لوگ تجھے شہید یا بہادر کہیں تو ہو کہہ لیا گیا۔پھر اس کے منہ پر مار دیئے جائیں گے۔اور گھسیٹتے ہوئے فرشتے جہنم میں ڈال دیں گے۔(العیاذ باللہ)

اخلاص کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے غور کیا کہ اخلاص کتنی اہم چیز ہے افسوس کہ ہم میں اخلاص باقی نہیں رہا۔آج ہم نیکیاں کرتے ہیں بڑا اتراتے ہیں۔بلکہ دوسروں کو بتاتے پھرتے ہیں مگر ہمارے اسلاف کی حالت اس کے برعکس تھی ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ چالیس سال تک روزے رکھتے رہے اور گھر والوں کو بھی اس کی خبر نہ ہونے دی اس طرح کہ رات کو سب

Marfat.com

گھر والے سوئے ہوتے تو اٹھ کر چپکے سے سحری کر لیتے صبح گھر والے کام پر جاتے ہوئے کھانا دیتے راستے میں وہ کھانا کسی فقیر کو خیرات کر دیتے اور شام کو آ کر کھانا کھا لیتے۔ گھر والے سمجھتے کہ انہوں نے کھانا کھا لیا ہوگا۔ اسی طرح یہ عمل چالیس سال تک انہوں نے کیا! سبحان اللہ عزوجل۔

شیطانی وسوسہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ شیطان کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ ڈالے اور سوچے کہ اس کا پتا کیسے چلا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر بات کو عقل کے ترازو میں نہیں تولنا چاہئے۔ اور دوسری بات یہ کہ ہوسکتا ہے کہ وہ جس فقیر کو کھانا دیتے تھے وہ کوئی اللہ کی طرف سے اس کا امتحان لینے کے لئے آتا ہو اور تیسری بات یہ کہ جن کے اعمال میں اخلاص ہوتا ہے وہ اگر اپنے اعمال کا چرچہ نہ بھی کریں تو خود خالق کائنات ان کے اعمال کا چرچہ کر دیتا ہے۔ یعنی ان کے اعمال لوگوں پر ظاہر فرما دیتا ہے۔ اللہ ان کے اعمال کیوں مشہور کرتا ہے اس لئے کہ ان کے کردار سے ہم لوگ نصیحت پکڑیں۔ اور نصیحت پکڑ کر ان جیسے ہو جائیں۔

خوش نصیبی کی نشانی:

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اخلاص کی دولت عطا فرمائے اور بدنصیبی کی دوسری نشانی کیا تھی؟ کہ اپنی نام نہاد نیکیوں کو یاد رکھنا اور ان پر اترانا جبکہ اس کے (Oppsite) خوش نصیبی کی دوسری نشانی یہ ہے کہ اپنی نیکیوں کو بھول جانا اور بدنصیبی کی تیسری نشانی دنیاوی معاملات میں اپنے سے بڑے لوگوں پر نظریں گاڑنا اور اسی کے برعکس خوش نصیبی کی نشانی کیا ہے۔ کہ دینی معاملات میں اپنے سے زیادہ دین دار کو دیکھنا۔ اسلامی بھائیو! دنیاوی معاملات میں اپنے سے بڑے کو دیکھنے سے حسد پیدا ہوتا ہے۔

Marfat.com

اور پھر بندے کا دل کرتا ہے کہ جو اس کے پاس ہے وہ میرے پاس آجائے۔اس سے چھن جائے اور میرے پاس آجائے اگر حسن بھی ہو تو کوشش تو ہوگی۔

حلال اور حرام کی تمیز:

کہ میں بھی ایسا کروں اور جب خواہش بڑھے گی تو پھر کوشش بھی شروع ہو جائے گی۔اور جب کوشش ہوگی تو پھر کہاں کا حلال اور کہاں کا حرام؟ کیونکہ جب دنیاوی حرص آجاتی ہے تو دنیا کی محبت دل میں گھر کر جاتی ہے پھر بندہ کہتا ہے کہ اس کے پاس دو پلاٹ ہیں تو میرے پاس ایک کیوں ہے۔میں بھی دو ہی حاصل کروں گا۔فلاں کا مکان ایسا ہے میں بھی ویسا ہی بناؤں گا۔پیارے اسلامی بھائیو! دنیاوی معاملات میں اپنے سے بڑے کو دیکھنا بدنصیبی کی علامت کیوں؟ اس لئے کہ دنیا کی محبت کو تمام گناہوں کی جڑ کہا گیا ہے۔

دنیا کی محبت کیسے پیدا ہوتی ہے:

اور جب بندہ دنیا کے معاملات میں اپنے سے بڑے کو دیکھتا ہے تو دنیا کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور یہ آپ کو پتا ہے کہ ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں۔اس کے دل سے آخرت کی محبت نکلتی چلی جاتی ہے۔اور پھر وہ سب کچھ اس فانی دنیا کو سمجھ لیتا ہے۔کوئی یہاں یہ نہ سوچے کہ کیا اس دنیا میں رہنے والے چھوڑ کر پہاڑوں میں نکل جائیں۔بلکہ اللہ نے جو صلاحیتیں آپ کو عطا فرمائیں ہیں ان کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے اور اپنے اہل خانہ کے لئے رزق حلال کمانے کی کوشش کریں اور مال کی محبت میں ہمیشہ گم رہنے والوں کو اس کی تگ ودو میں مصروف رہنے والوں کو کون خوش نصیب کہے گا۔

آہ گناہ پر گناہ:

کیا آج دنیاوی معاملات میں مشغولیت کی وجہ سے نماز قضاء نہیں کر رہے۔

Marfat.com

بالکل ہورہی ہے۔ ہیرا پھیری نہیں ہورہی بالکل ہورہی ہے۔ کیا جھوٹ نہیں بولا جارہا بالکل بولا جارہا ہے۔ کیا کم نہیں تولا جارہا ہے بالکل تولا جارہا ہے۔ آج طرح طرح کے ناجائز اور حرام ذرائع سے رزق کمایا جارہا ہے۔ بالکل کمایا جارہا ہے۔ میرے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کی محبت کتنی بری ہے یہ آدمی کو کہاں سے کہاں پر لاکر کھڑا کردیتی ہے۔ اس بارے میں ایک حکایت سنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔

تین روٹیاں:

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ کہیں سفر پر جا رہے تھے کہ راستے میں ایک آدمی ملا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی سفر پر اپنے ساتھ لے لیجئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا بھلا کیا ضرورت ہے۔ لیکن وہ کہنے لگا میں آپ علیہ السلام کے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا چلو راستے میں کھانے کا وقت آیا جب آپ علیہ السلام نے اپنا توشہ دان کھولا تو اس میں کل تین روٹیاں تھیں ایک روٹی آپ علیہ السلام نے کھائی اور ایک اس آدمی نے کھائی پھر ہاتھ دھونے کے لئے دریا کی طرف گئے تو اس نے چپکے سے وہ ایک روٹی چھپالی۔ آپ علیہ السلام نے واپس آکر پوچھا وہ تیسری روٹی کہاں گئی اس پر وہ جھوٹ بولنے لگا اور کہنے لگا پتا نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا دیکھ سچ سچ بتادے لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ آپ علیہ السلام نے سفر آگے شروع کردیا راستے میں دریا آیا وہ پریشان ہوا کہ دریا کیسے پار ہوگا۔ اللہ عزوجل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ آپ علیہ السلام پانی پر بھی اسی طرح چلتے تھے جیسے زمین پر چلتے تھے۔ آپ علیہ السلام نے اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر دریا پار کرلیا۔ پھر فرمایا دیکھا تم نے اللہ عزوجل نے مجھے یہ کیسا معجزہ عطا فرمایا ہے چل اب بتادے کہ وہ تیسری روٹی کہاں گئی وہ پھر جھوٹ بولنے لگا۔ آپ علیہ السلام نے پھر سفر شروع

Marfat.com

کر دیا راستے میں پھر کھانے کا وقت آیا آپ علیہ السلام نے ایک پرندے کا شکار کیا اس کو پکا کر کھایا پھر ہڈیاں وغیرہ بچیں تھی ان پر ہاتھ پھیرا اور " کم باذن اللہ" کہا وہ پرندہ زندہ ہو کر اڑ گیا۔ سبحان اللہ

پھر اس کے بعد آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا دیکھ اللہ تعالیٰ نے مجھے کیسا معجزہ عطا فرمایا۔ چل اب تو بتا دے وہ تیسری روٹی کہاں گئی وہ کہنے لگا حضور پتا نہیں۔ آپ علیہ السلام نے پھر سفر شروع کر دیا آگے چل کر ریگستان کا علاقہ آیا۔ آپ نے وہاں پہنچ کر ریت کی تین ڈھیریاں بنائیں پھر ان پر ہاتھ پھیر تو وہ سونے کی ہو گئیں سبحان اللہ۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ ایک تیری اور ایک میری اور تیسری اس کی جس کے پاس تیسری روٹی ہے۔ وہ چونکہ دنیا سے محبت کرنے والا تھا۔ لالچی تھا سونا دیکھ کر فوراً بول اٹھا کہ یہ ڈھیری بھی مجھے ہی دے دیجئے۔

کیونکہ وہ تیسری روٹی میرے ہی پاس ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ سب کچھ تو ہی رکھ لے روٹی بھی اور سونے کی تینوں ڈھیریاں بھی مجھے ان میں سے کچھ بھی نہیں چاہئے میں نے تو تجھے پہلے ہی کہا تھا کہ میرے ساتھ سفر نہ کر۔ آپ علیہ السلام کا وہاں سے دوبارہ گزر ہوا تو دیکھا کہ وہ تینوں سونے کی ڈھیریاں بھی وہاں موجود ہیں اور اس کے قریب تین لاشیں بھی پڑیں ہیں۔ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ عزوجل یہ کیا ماجرا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے چلے جانے کے بعد اس کے پاس دو آدمی اور آئے اور جھگڑا کرنے لگے تو ان لوگوں نے یہ طے کر لیا کہ چلو تینوں ایک ایک لے لیتے ہیں۔ پھر انہوں نے ایک کو کھانا لانے کے لئے بھیجا تو وہ زہر ملا کر لے آیا تا کہ تینوں ڈھیریاں مجھے ملیں اور ان دونوں نے آتے ہی اسے قتل کر دیا اور بعد میں وہ کھانا کھایا اس میں زہر ملا تھا یہ بھی ہلاک ہو گئے۔

Marfat.com

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو بتایئے وہ دولت ان میں سے کس کے کام آئی دنیا کی محبت کو تمام گناہوں کی جڑ کہا گیا ہے۔ یہ دنیا کیا ہے صوفیائے کرام فرماتے ہیں ہر اس چیز میں شامل ہے جو اللہ سے دور کر دے۔ آج ہم شب و روز اس میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ دنیا کے بینک بیلنس مل جائیں۔ بس میرا سٹیٹس ہائی ہو جائے۔ مجھے یہ مقام مل جائے وہ مقام مل جائے لیکن دین میں ہم نے کوئی مقام حاصل کرنے کے لئے کبھی نہیں سوچا۔

آہ دین سے محبت آج کس کو ہے:

کیونکہ بدقسمتی سے دین کی اہمیت آج ہمارے نزدیک نہ رہی ہم نے تو دنیا ہی کو سب کچھ جان لیا آہ جب کوئی بندہ دنیاوی معاملے میں کوشش کرے گا اور زیادہ سے زیادہ مال کے چکر میں لگا رہے گا تو ارشاد فرمایا۔ بندہ کہتا ہے کہ میرا مال اس کا مال تو وہ ہے جو اللہ عزوجل کی راہ میں اس نے خرچ کر دیا جب یہ مرے گا اس کا مال ساتھ نہ جائے گا۔ اس پر تو وارث قبضہ جما لیں گے۔ کمایا اس نے کام ان کے آیا اب اگر اسے حلال طریقے سے بھی کمایا ہو تو کتنا فائدہ حاصل ہوا اور اگر خدانخواستہ حرام طریقے سے کمایا ہو تو کھانے والے تو دنیان میں کھائیں گے۔ اور مزے اڑائیں گے مگر عذاب تو یہ بھگتے گا۔

خوش نصیبی کیا ہے؟:

جبکہ اس کے برعکس خوش نصیبی کیا ہے کہ دینی معاملے میں جو ہم سے برے ہیں۔ ہم سے زیادہ دین دار ہیں ان پر نظریں ڈالیں کہ یار اسے دیکھو نماز پڑھتا ہے۔ میں فجر میں بھی دیر سے اٹھتا ہوں مگر یہ تہجد کے وقت بھی بیدار ہوتا ہے۔ میری تو نماز بھی نکل جاتی ہے۔ مگر میرا پڑوسی کیسا خوش نصیب ہے کہ اس کی

Marfat.com

جماعت بھی فوت نہیں ہوتی یہ کتنا اچھا ہے۔ کاش میں بھی اس کی طرح نماز با جماعت پڑھنے لگ جاؤں وہ یہ سوچ کہ دیکھو فلاں شخص کے ہر وقت ہونٹ ہلتے رہتے ہیں۔ شاید وہ درود پاک پڑھتا رہتا ہے۔ کاش میں بھی درود وسلام پڑھنے والا بن جاؤں فلاں تو اتنا زیادہ سنت پر عمل کرتا ہے۔ وہ تو اجتماع میں شرکت کرتا ہے۔ وہ تو نیکی کی دعوت بھی دیتا ہے کاش میں بھی ایسا بن جاؤں تو اگر یوں ہماری سوچ بنے گی تو دین کی محبت پیدا ہوگی۔ دین کی طرف ہمارا رجحان ہوگا جو کہ عین خوش نصیبی ہے۔ پھر ہم دین کی طرف آئیں گے علم دین سیکھنے کا شوق پیدا ہوگا۔ ہمارے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پیدا ہوگی نیکیوں سے محبت پیدا ہوگی گناہوں سے خود بخود نفرت ہونا شروع ہو جائے گی۔ لیکن کب جب ہم دینی معاملات میں اپنے سے بڑے کو دیکھیں گے۔

بدنصیبی کی ایک اور نشانی:

بدنصیبی کی چوتھی نشانی جو بتائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ دینی پیش قدمی میں اپنے سے کمتر کو دیکھے وہ کس طرح کہ فلاں نے 100 روپے اللہ کی راہ میں دیئے مگر میں نے تو 500 روپے دیے یا دوں گا اس میں آپ عام سی مثال دیکھ لیں کہ اگر مسجد میں سپیکر پر نام لے لے کے اعلان کر دیا جائے کہ فلاں صاحب نے آج 5 روپے دیئے جو ایسا شخص ہوگا وہ 10 روپے دے گا میرا نام آئے اور پھر بھی 5 روپے میری شان کے لائق ہیں اگر نام کی بجائے صرف عمل کی بات آئے تو نفس مشورے دیتا ہے۔ یار فلاں بھی تو ہے اسکو بھی تو دیکھو وہ کہاں اس طرح کے عمل کرتا ہے وہ کہاں اتنی نیکیاں کرتا ہے یار میں کوئی اکیلا تھوڑا بے نمازی ہوں میں اکیلا تھوڑی شراب پیتا ہوں ساری دنیا پیتی ہے۔ اگر وہ جہنم میں گئی تو پھر میں بھی جہنم میں چلا جاؤں گا۔

Marfat.com

نفس کے مشورے:

اگر کسی سے کہا جاتا ہے کہ یار فلاں تاریخ کو دعوت اسلامی کا فلاں اجتماع ہو رہا ہے تم بھی چلو نفس مشورہ دے گا تو تو اتنا مصروف آدمی ہے کیا ضرورت ہے تجھے وقت برباد کرنے کی اور پھر طرح طرح کے کاموں دوستوں کا بھی بڑا حکم چلتا ہے۔ سوچتا ہے فلاں دوست تو جا نہیں رہا ہے یا وہ مجھے منع کر رہا ہے۔ تو میں کیوں جاؤں اس چھوٹی سی بات کی وجہ سے اپنے دوست کو کیوں ناراض کروں حالانکہ ہمارا ذہن تو یہ ہونا چاہئے کہ کوئی نہیں جاتا تو نہ جائے اس نے اپنی قبر میں جانا ہے اور میں نے اپنی قبر میں جانا ہے۔ میں تو جاؤں گا میں کسی کی خاطر کیوں نیکی چھوڑوں مگر ایسا نہیں ہوتا۔

دنیاوی معاملات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو دینی معاملات میں اپنے سے کمتر کو دیکھنا بدنصیبی ہے۔ اور دینی معاملات میں اپنے سے کمتر کو دیکھنا خوش نصیبی کی طرف آنا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ میرے پاس تو اتنا کچھ ہے وہ بھی تو ہے جس کے پاس اتنا بھی نہیں۔ مکان والا سوچے کہ میرا مکان اگرچہ ٹوٹا پھوٹا ہے بہت زیادہ خوبصورت نہیں تو کیا ہوا وہ بھی تو ہے جو کرایہ کے مکان میں رہنے والا یہ سوچے کہ ایسے بھی تو لوگ ہیں جن کے پاس کرایہ کی بھی طاقت نہیں وہ جھونپڑی وغیرہ میں زندگی بسر کرتے ہیں جب ہم اس طرح سوچنا شروع کر دیں گے تو ہمارے اندر دنیاوی حرص کم ہوگا اور دل و زبان شکر کی طرف متوجہ ہوں گے۔

دنیا کے چکر:

ان باتوں کا مقصد یہ نہیں کہ اسلام ان کاموں سے منع کرتا ہے۔ بلکہ انہی

Marfat.com

چکروں میں بندہ پڑ جاتا ہے تو پھر وہ انہی دائروں میں گھومتا رہتا ہے۔ وہ پھر دو سے چار، چار سے آٹھ آٹھ سے بارہ، بارہ سے سولہ، سولہ سے بیس کرنے کے چکروں میں اس کی زندگی گزر جاتی ہے۔ اور جب آخری وقت آتا ہے تو اس کو احساس ہوتا ہے وہ سوچتا ہے کہ میں نے اپنی ساری زندگی اسی طرح گزار دی میں مال کمانے میں ہی مصروف رہا اور زندگی ضائع کر بیٹھا اور جو دیناوی معاملات میں اپنے سے کمتر پر نظر ڈالے اسے اس وقت ندامت نہ ہوگی۔

پاؤں میں کانٹا:

حضرت سیدنا شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ سہروردیہ کے بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جا رہے تھے کہ راستے میں آپ کے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ سے آہ نکلی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کانٹا پاؤں سے نکالا اور جامع مسجد کی طرف چل پڑے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد کے صحن میں پہنچے تو دیکھا کہ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے جس کے دونوں پاؤں ہی نہیں ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ فوراً سجدے میں گر گئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے کہ یا اللہ تیرا شکر ہے مجھے کانٹا چبھا تو میں نے شکر کرنے کی بجائے آہ و بقاء کیا یعنی تیری ناشکری کی تو جس کے پاؤں ہی نہیں تو یہ بیچارا کیا کرتا ہوگا۔ جب ہم لوگ بھی اسی طرح سوچیں گے تو صبر و شکر کی عادت پڑ جائے گی۔

حریص گدھا:

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بڑی ہی پیاری حکایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک کمہار تھا اس کے پاس ایک گدھا تھا وہ تمام دن اس سے مال برداری کا کام لیتا اور رات کو اپنی حیثیت کے مطابق اسے خوراک بھی دیتا تھا پر وہ گدھا

Marfat.com

بندھا تھا بالکل اس کے سامنے بادشاہ کے گھوڑے بھی باندھے جاتے تھے۔ایک دن چپکے سے وہ گدھا وہاں جا پہنچا اس نے دیکھا کہ جناب والا شاہی گھوڑوں کی بڑی خدمت اور تواضع ہو رہی ہے۔نوکر لگے ہوئے ہیں جوان کی جسموں کو رگڑ رہے ہیں مالش کر رہے ہیں۔بھوسہ بھی ان کے کھانے کے لئے وافر مقدار میں ہے اور ان کو کھانے کو بھی اتنا مل رہا ہے کام بھی نہیں کرتے جبکہ میں سارا دن کام کر کے مرجاتا ہوں پھر بھی کھانے کو تھوڑا بہت ملتا ہے وہ اسی طرح اداس رہتا کچھ دنوں کے بعد اس نے دیکھا کہ تمام گھوڑوں پر سامان لادا جا رہا ہے۔یعنی کہیں جانے کی تیاری ہو رہی ہے۔سوار ان کے اوپر بیٹھے ہیں۔اس نے سوچا شاید اس سے بھی اچھی جگہ جا رہے ہیں۔وہ بھی ان کے پیچھے چل پڑا آگے جا کر وہ گھوڑے میدان جنگ میں پہنچے وہاں جنگ جاری تھی۔جب گدھے نے دیکھا کہ کسی طرف سے تیر آ کر کسی کو زخمی کر رہے ہیں کسی گھوڑے کی گردن زخمی ہو رہی ہے کسی کی ٹانگ کٹ رہی ہے۔کسی گھوڑے کی آنکھیں اندھی ہو رہی ہے۔کسی کا کوئی حصہ کٹ رہا ہے۔کسی کا کوئی حصہ کٹ رہا ہے۔اس وقت گدھا یہ منظر دیکھنے کے بعد کہنے لگا یا اللہ عزوجل تیرا شکر ہے کیا ہوا جو مجھے محنت کرنی پڑتی ہے۔اور کھانا کم ملتا ہے عیش وعشرت نہیں ہے تو کم از کم اس طرح میرا جسم تیر اور تلواروں سے زخمی تو نہیں ہوتا۔مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ اس شخص کی مثال ہے جو دنیاوی معاملات میں اپنے سے برتر کو دیکھے۔

کیا ایمان کی دولت کم ہے:

میرے پیارے اسلامی بھائیو آج ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ نہیں۔ آؤٹ آف کنٹری یعنی باہر والوں کو دیکھو ان کے پاس یہ بھی ہے وہ بھی ہے ان کے پاس مال و دولت بھی ہے صحت بھی ہے پہننے کو اچھا لباس بھی ہے۔لیکن ہم یہ سب تو

Marfat.com

سوچتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ہمارے پاس جو ایمان کی دولت ہے وہ تو ان کے پاس ہے ہی نہیں مجھے اتنی بڑی چیز عطا کر دی کہ محبوب ﷺ کی امت میں پیدا فرما دیا ایمان کی دولت مجھے عطا فرما دی۔ یاد رکھو جو زیادہ عیش کرتا ہے جتنی زیادہ اسے سہولیات میسر ہوتی ہے وہ اتنی ہی بڑی آزمائش سے بھی گزرتا ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اُس گدھے نے ناشکری کی تو اسے انجام دکھا دیا گیا اگر بندے نے بھی اسی طرح ناشکری کی تو اسے بھی انجام دکھا دیا جائے گا۔ آج دنیاوی معاملات میں اپنے سے برتر پر نظریں تو ڈالتا ہوں۔ لیکن ان سے پوچھو کہ ان کے معاملات کیسے چل رہے ہیں۔ ان کے پاس روپیہ پیسہ تو ہے کیا ان کے پاس سکون کی دولت بھی ہے۔ اگر سکون روپے پیسے سے آتا تو کوئی مالدار بے سکون نہ ہوتا ان کو تو سکون کی گولیاں کھانے کے باوجود ٹینشن سے نجات نہیں ملتی یہ لوگ ہر وقت ڈرتے ہی رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں حفیظ جالندھری نے بڑا ہی پیارا شعر لکھا ہے۔

کہاں چین ہو بادشاہ کو نصیب
کہ جس بے غمی سے ہوتا ہے غریب

غریب آدمی اپنے ٹوٹے پھوٹے مکان میں بڑی چین کی نیند سوتا ہے اور بادشاہ کبھی سلطنت کے غموں میں مبتلا ہوتا ہے۔ کبھی دوسرے غموں میں اس طرح باقی دنیاداروں کی مثال لے لیں کبھی انہیں کاروباری پریشانی کبھی دشمنوں کی وجہ سے پریشان وہ ہمیشہ پریشان ہی رہتا ہے میں پھر وضاحت کر دوں کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ یہ سب کچھ اسلام منع کرتا ہے نہیں یہ سب بیکار اگر بندہ دنیا میں آ کر اس کا صحیح استعمال کرے اس کے پیچھے نہ بھاگے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو ایسے کو دیکھو ہم کبھی ایسے کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نام سے یاد کرتے ہیں تو کبھی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

Marfat.com

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مدنی سوچ:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس کتنا کچھ تھا لیکن وہ اس نقطے کو سمجھ گئے تھے ہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔اس کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے۔اتنے مالدار ہونے کے باوجود عاجزی وانکساری کے پیکر تھے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بزرگوں کے صدقے حقیقی مدنی سوچ عطا فرمائے۔پیارے اسلامی بھائیو یقیناً خوش نصیبی ہی ہے کہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے رویا جائے۔توبہ کی جائے اور خود نیکیاں جو کی ہیں ان کو فراموش کر دیا جائے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں کہ یا اللہ میرے گناہ معاف فرما اور جو عمل میں نیک کر چکا ہوں ان کو قبول فرما اور آئندہ نیک اعمال کرنے کی سعادت نصیب فرما اور جو آپ سب دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر کو دیکھیں کہ وہ بھی تو گزارہ کر رہے ہیں۔اور دینی معاملات میں اپنے سے زیادہ دین دار کو دیکھیں اور آگے بڑھیں اور ان کے ساتھ مل کر دین کی خدمت کریں۔

دعوت اسلامی کا پیغام:

یہی پیغام الحمد اللہ دعوت اسلامی کا ہے۔دعوت اسلامی یہ ہی چاہتی ہے کہ ہم خوش نصیبی کی طرف آئیں بدنصیبی کی دلدل سے نکل جائیں۔اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کے حضور گڑگڑا کر توبہ کر کے ایک اچھے ماحول کے ساتھ اید جسٹ ہو جائیں۔الحمد للہ عزوجل دعوت اسلامی پر یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ جو کوئی بھی اس مدنی ماحول کے قریب ہوا خواہ مرد ہو یا عورت ہو جوان ہو یا بچہ ہو بوڑھا ہی کیوں نہ ہو اس ماحول کے قریب آنے کی وجہ سے اپنے گناہوں پر نظر ڈالنے کا موقع ملا اور وہ سوچنے لگا کہ میں نے اتنے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں۔وہ روتے یا اللہ عزوجل تو نے فلاں کے گناہوں کو معاف فرما دیا جس کی نشانی یہ ہے

Marfat.com

کہ وہ آج نیکیوں میں مصروف ہے اور اس کے باوجود بھی وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رو رو کر دعا کرتا ہے۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے اور ایسے لوگوں کی تعداد کوئی ایک یا دو نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں پر مشتمل ہے۔

دعوت اسلامی کیا چاہتی ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو دعوت اسلامی کیا چاہتی ہے؟ دعوت اسلامی چاہتی ہے کہ ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چل کر ان کے فرمان پر عمل کر کے دنیا میں بھی سرخرو ہو جائیں اور آخرت میں الحمدللہ اسی پیغام کو دعوت اسلامی کوچہ کوچہ قریہ قریہ گلی گلی عام کر رہی ہے لے کے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ مجھے کچھ نہیں چاہئے اور نہ ہی ہماری کوئی غرض ہے۔ ہم یہاں اپنے باپ دادا کے فضائل بیان نہیں کرتے اور نہ ہمیں اس کی ضرورت ہے ہمیں تو بتا دیا گیا ہے کہ قرآن و حدیث کی باتیں کرو بزرگان دین کی بات کرو اور یہی میں نے آپ کے سامنے پیش کیا۔ اسی غرض سے آرزو ہے کہ ہم بھی کچھ فکر آخرت کرنے لگ جائیں اور یہی خواہش ہے کہ یہ امت جو آج غیروں کے پیچھے چل رہی ہے۔

ہفتہ وار اجتماع:

کاش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر آ جائیں کاش سب کچھ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے لگ جائیں ان کے عشق کو اپنے سینے میں لے لیں ان کی اداؤں کو اپنا کر دوسروں کو بھی درس دیں اور اس کی طرف راغب کریں اس چیز کی میں بھی آپ کو دعوت دے رہا ہوں۔ الحمدللہ کراچی میں دعوت اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع ہر ہفتہ کو بعد از نماز مغرب شروع ہو جاتا ہے۔ جو کہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں شروع ہو جاتا ہے آپ اس میں خود شرکت کریں اور دوسروں کو بھی دعوت دیں۔

Marfat.com

اسلامی بہنوں کا اجتماع:

اور جبکہ دعوت اسلامی کے زیر اہتمام اسلامی بہنوں کا اجتماع ہر اتوار کو ظہر کے بعد فیضان مدینہ میں ہی ہوتا ہے آپ بھی اس میں اپنے گھر والوں کو شرکت کی درخواست کریں اور الحمدللہ ہر سال دعوت اسلامی کا بین الاقوامی سالانہ اجتماع مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں منعقد ہوتا ہے۔ جس میں دنیا کے بیشتر ممالک سے لاکھوں افراد شرکت فرماتے ہیں۔ آپ سے بھی عرض ہے کہ آپ بھی ملتان کے اجتماع کے لئے وقت نکالیئے دیکھیں کوئی پکنک منانے کے لئے آؤٹنگ کے لئے نہ جانے کہاں کہاں کتنے روپے خرچ کرتے ہیں اور جا کر ہلہ گلہ کرتے ہیں اور نہ جانے کیا کیا وہ طوفان بدتمیزی اٹھاتے ہیں اس میں کتنی ہی بچاروں کی جان بھی چلی جاتی ہے لیکن ہم لوگ اس سے عبرت حاصل نہیں کرتے کہ اس کا اچھلتے کودتے ہوئے دم نکلا۔ اس کا کیا حال ہوا ہوگا۔ غور کیجئے کہ رب کو کیا منہ دکھائیں گے۔

اگر گناہ کرتے موت آگئی تو؟:

اگر ہم گانے کی دھن پر ڈانس کر رہے تھے اور انتقال ہو گیا۔ ہم فضول کام کر رہے تھے کہ دم نکل گیا۔ ہم فلاں گناہ کر رہے تھے کہ دم نکل گیا۔ افسوس کہ ہم عبرت حاصل نہیں کرتے کاش کہ ہم سوچیں کہ لوگ ادھر ادھر کے کاموں میں مشغولیت کے لئے تو وقت نکالتے ہیں کاش دین کے لئے بھی وقت نکالیں۔ الحمد للہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں بھی سفر کرتے ہیں ان مدنی قافلوں میں آپ بھی کوشش فرما کر سفر اختیار کریں انشاءاللہ ان مدنی قافلوں میں دین کا درد نصیب ہوگا۔

دعوت اسلامی کے مدنی قافلے:

الحمدللہ عزوجل یہ مدنی قافلے 3 دن کے 12 دن کے 30 دن کے

Marfat.com

92دن کے 12 ماہ کے اور ساری زندگی کے لئے ۔الحمدللہ عزوجل سفر کرتے ہی رہتے ہیں۔آپ بھی کوشش فرمایئے دل ودماغ کو صاف کرنے کا بہترین نسخہ ہے۔ انشاء اللہ آپ ایک مرتبہ قافلے میں سفر فرمائیں گے تو اپنے اندر تبدیلی محسوس فرمائیں گے۔اور دوسروں کو بھی مدنی قافلے کی اور اجتماع کی دعوت دیجئے۔

نیکی کی دعوت دینے کا انعام:

حدیث پاک میں ہے آتا ہے کہ جوکوئی مسلمان بھائی کو نیکی کی دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر کلمے کے بدلے اس کے لئے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے اور ایسے شخص کو عذاب دیتے ہوئے اللہ حیاء فرماتا ہے۔دیکھیں آپ کسی کو دعوت دیں گے چند بول آپ کے ہوں گے۔بتایئے آپ کا کیا بگڑ جائے گا لیکن ثواب آپ کو ملے گا۔

پہاڑ جیسے نیک اعمال:

روایت میں آتا ہے بروز قیامت ایسے بھی لوگ ہوں گے کہ جن کے عمل پہاڑ کی مانند ہوں گے وہ عرض کریں گے۔یاالٰہی یہ نیکیاں تو ہم نے کی ہی نہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا یہ نیکیاں تمہاری ہیں اگرچہ تم نے خود نہیں کیں۔یہ نیکیاں جن لوگوں نے کیں ہیں ان لوگوں کو تم نے دعوت دی تھی بس عمل انہوں نے کیا ثواب تمہیں بھی ملا کیونکہ اس کے سبب تم بھی ثواب مل گیا اور ہمارے رحمت میں کوئی کمی تو نہیں ہے جتنا ثواب انہیں ملا اتنا ہی ثواب تمہیں بھی ملا ہے یہ جو نیکیوں کے پہاڑ ہیں وہ تمہاری ہی نیکی کی دعوت دینے لوگوں کو دین کی طرف بلانے کے ثواب ہیں تو پھر ہمیں نیکی کی دعوت دینے میں سستی نہیں کرنی چاہئے دل کھول کر نیکی کی دعوت دینی چاہئے۔اللہ ہمیں نیکی کی دعوت دینے کی سعادت نصیب فرمائے۔

مدنی قافلے کب سفر کرتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ہمارے ہاں بھی دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع

Marfat.com

سے رات کو یا صبح فجر کی نماز کے بعد مدنی قافلے بھی سفر کرتے ہیں۔آپ شرکت بھی فرمائیں اور دوسروں کو اس کی دعوت بھی دیں اور یہ نہ سمجھیں کہ میں تو گنہگار ہوں بھلا میں یہ کام کیسے اور کیونکر کرسکتا ہوں یاد رکھئے یہ کام صرف داڑھی والے ہی کا نہیں عمامے والے ہی کا نہیں بلکہ آپ سب کا بھی ہے یاد رکھئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے ساتھ والے کو نیکی کی دعوت دے۔

دوسروں کو بھی دعوت دیں:

اگر آپ نماز پڑھتے ہیں تو اپنے ساتھ والے کو نماز کی دعوت دیں اسے مسجد میں ساتھ لے جائیں اسی طرح دن بھر میں آپ لوگ جہاں جہاں کام وغیرہ میں مصروف ہوتے ہیں وہاں کوشش فرمائیں اگر کوئی کسی گناہ میں مشغول ہے تو اسے اچھے انداز سے سمجھایئے پھر کہتا ہوں اچھے انداز میں لٹھ مار کر نہیں جھڑک کر نہیں سختی سے نہیں بلکہ اچھے انداز احسن انداز سے پکی تدبیر سے منع کریں۔

بیجودہ بیٹھکیں:

مثلاً کسی جگہ دو افراد بیٹھے گالیاں نکال رہے ہیں خواہ آفس ہو، سکول ہو، کالج ہو اسی طرح دکانوں اور چوراہوں پر اور ان کے پاس کچھ افراد بھی بیٹھے ہوں گے اگر وہ سن سن کر ہنسیں گے تو ایسا کرنا کیسا؟ ہاں اگر ان بیجودہ گالیاں سن کر بجائے ہنسنے کے خاموش ہو جائیں گے تو ان پر اثر پڑے گا اور وہ سوچیں گے کہ یار ہم نے غلط بات کی ہے ہم نے بیجودہ بات کی ے اگر ان میں تھوڑا بھی احساس پیدا ہو گیا تو وہ آئندہ احتیاط کریں گے۔ اور جب وہ احتیاط کرنا شروع کر دیں گے تو آپ کا کام ہے کہ۔

نیکی کی دعوت دینے کا طریقہ:

انہیں چپکے سے نیکی کی دعوت دے دیں اور انہیں شفقت سے بتائیں کہ یہ

Marfat.com

حرام ہے۔آپ ایسا مت کیا کریں۔کیونکہ اپنی اپنی زبان گندی کرتے ہواس زبان سے اللہ کا نام بھی لیتے ہواور اسی زبان سے گندی گندی گالیاں بھی بکتے ہوزبان اللہ عزوجل نے اس لئے دی ہے۔اسے گندی باتوں میں استعمال کیا جائے۔اگراس نے اپنی نعمت واپس لے لی تو پھر کیا کرو گے۔پھر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔اللہ نے جو ہمیں بولنے کی قوت عطا فرمائی ہے اُس سے استغفار کرو درود پاک پڑھو اللہ عزوجل کا ذکر کرو کلمہ طیبہ پڑھو اچھی بات کرو اچھی بات نہ کرسکو تو کم ازکم چپ ہی رہو لیکن ایسا مت کرو تم بیٹھے رہتے ہو وقت گزر جاتا ہے نماز قضاء ہو جاتی ہے۔ہم لوگ نمازیں پڑھ آتے ہیں آپ ہمارے ساتھ نماز بھی نہیں پڑھنے جاتے آپ ہمارے ساتھ پڑھنے چلا کرو۔

آپ بھی نیت کرلیں:

ہم ہر ہفتے اجتماع میں جاتے ہیں۔آپ بھی ہمارے ساتھ فیضان مدینہ چلا کرو۔ اگراس طرح انفرادی کوشش کی جائے تو وہ آگے بڑھے گا تو دین کا کام اور بڑھے گا۔اور یادرکھیں اگراس طرح ہم لوگ اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے والے کام کریں گے تو انشاءاللہ عزوجل ہم کامیاب ہو جائیں گے۔آپ بھی نیت کریں میں بھی نیت کرتا ہوں کہ جتنا ہوسکا ہم دین کا کام کرتے رہیں گے۔سیکھنے کے لئے دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر فرمائیں گے اللہ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ وہ ہمیں نیک اعمال کرنے اور ان کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

بیان نمبر:10

فضائل ایثار

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین اما
بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ
وعلیٰ آلك و اصحابك یا حبیب اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی اللہ
وعلیٰ آلك و اصحابك یا نوراللہ

فیضان درود پاک:

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

''جو شخص حج سے مشرف ہو اور بعد اس کے ایک غزوہ میں شرکت کرے تو اس کا ثواب چار سو حج کے برابر ہوگا وہاں پر کچھ ایسے لوگ بھی موجود تھے جو حج کی استطاعت اور جہاد کی قوت نہ رکھتے تھے یہ بات سن کر ان کے دل ٹوٹ گئے۔ کیونکہ وہ اس ثواب کو حاصل نہیں کر سکتے تھے اللہ رب العزت کا دریائے رحمت جوش میں آیا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص تم پر درود بھیجے گا اس کو چار سو غزوات کا ثواب ملے گا اور ہر غزوہ چار سو حج کے برابر ہوگا۔ (جذب القلوب)

سبحان اللہ ایک بار درود شریف پڑھنے کا ثواب چار سو غزوات کے برابر اور ہر

Marfat.com

غزوہ چار سو حج کے برابر، چار سو کو چار سو سے ضرب دینے سے حاصل ضرب ایک لاکھ ساٹھ ہزار آیا۔ الحمدللہ درود شریف پڑھنے سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دعا ہے کہ ہمیں تادم آخر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زیادہ سے زیادہ ہدیہ درود شریف پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) اس کی عادت بنانے کے لیے دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں انشاءاللہ تعالیٰ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہونگی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ ایثار کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے

"ویؤثرون علی انفسھم ولوؔ کان بھم خصاصة"

''جو اپنی اشد ضرورت کے باوجود دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں''۔

ایثار کا مطلب:

ایثار کا مطلب یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کو کسی چیز کی اشد ضرورت ہے کہ اس کے بغیر آپ کا کام نہیں چل سکتا۔ لیکن کوئی دوست یا غریب ضرورت مند ہو کر اس چیز کا سوال کر دے تو اگر آپ اپنی ضرورت کو ہیچ سمجھ کر اس ضرورت مند کو وہ چیز عنایت کر دیں تو یہ آپ کا ایثار ہے۔ ہاں! تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ

"ولو کان بھم خصاصه"

Marfat.com

''اگر چہ انہیں خود ضرورت ہو دوسروں کی ضرورت کو مقدوم رکھتے ہیں''۔
اس کا نام ایثار ہے اور اسی کا نام قربانی ہے۔

شان نزول:

جب کفار مکہ کو ایک خدا کی عبادت کرنے کی دعوت بری لگی تو وہ مسلمانوں پر سختیاں کرنے لگے اور خدا کا نام لینے والوں کو مٹانے کی تیاریاں کرنے لگے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمان مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اس مدینۃ النبی یعنی اللہ کے محبوب کے شہر کو مسلمان بھائیوں نے اپنے غریب الوطن بھائیوں سے کیا سلوک کیا کس طرح پیش آئے انہوں نے اپنے مہاجر بھائیوں کو اپنی جائیداد کا آدھا حصہ دے دیا سبحان اللہ کیا ایثار ہے۔
کیا قربانی ہے اور کیسی اپنے غریب الوطن بھائیوں سے محبت ہے۔ جس کے پاس دو مکان تھے اس نے ایک مکان اپنے بھائی کو دیدیا جس کے پاس دو باغ تھے۔ ایک اپنے مہاجر بھائی کو دے دیا اور یہاں تک کہ جس کے پاس دو بیویاں تھیں اس نے ایک بیوی کو طلاق دے کر اپنے مہاجر بھائی کو بخش دی سبحان اللہ یہ ہے ایثار اور قربانی اللہ تعالیٰ نے یہ ایثار اور قربانی دیکھ کر اپنے بندوں کا یوں ذکر کیا:

"ویُؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ"

ابی حمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا یومن احدُ کم حتیٰ یُحِبَّ لاَخِیْہ ما یُحَبُّ لِنَفْسِہٖ"

''تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی کچھ نہ چاہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے''۔ (البخاری و مسلم)

سبحان اللہ کیسا ایثار و قربانی کا حکم ہے لیکن ہم لوگ تو اس فرمان سے کوسوں دور ہیں۔ اگر کوئی حاجت مند ہے تو ہمارے دل میں کبھی اس کی امداد کا خیال تک نہیں آیا اگر کوئی صاحب ثروت ہے تو اس کی مالداری ہمیں ایک آنکھ نہیں بھاتی۔

Marfat.com

دل یہی چاہتا ہوگا۔ ہو نہ ہو یہ مال کسی طرح میرے قبضے میں آجائے یعنی یوں کہیے کہ دوسروں کی امداد کرنے کی بجائے ہم دوسروں کا مال کھانے کی سوچتے ہیں۔ تو بھائی ہم تو اس حدیث کے نافرمان ہوئے ہمارا اسلام کہاں اور ہمارا ایمان کہاں ایماندار تو وہ تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت میں رہے اور انہیں ایثار و ایمان کی سعادت نصیب ہوئی ذرا ان بزرگان دین کا ایثار بھی ملاحظہ ہو۔

بکرے کی سری کا واقعہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بکری کی سری ایک صحابی کے ہاں تحفہ کے طور پر آئی۔ انہوں نے دل میں سوچا کہ میرا فلاں بھائی مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ اس لئے وہ سری انہوں نے اس دوسرے بھائی کے گھر پہنچادی۔ اب اس دوسرے صاحب کے دل میں خیال آیا کہ میرا ہمسایہ زیادہ ضرورت مند ہوگا۔ اس لئے وہ تیسرے گھر میں پہنچ گئی۔

اب اسی خیال کے تحت تیسرے گھر سے چوتھے پھر چوتھے سے پانچویں اور پھر چھٹے گھر میں اور پھر ساتویں میں پہنچی اور ساتوں گھر والے نے یہی بات سوچ کر وہ سری دوبارہ پہلے ہی گھر میں بھیج دی۔ (تفسیر صاوی صفحہ 161)

سبحان اللہ کیا ایثار ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کہ وہ ہی سری دوبارہ پہلے گھر پہنچ گئی اور آٹھ گھروں کا طواف کرنے کے بعد پھر اس صحابی کو مل گئی۔ جس نے پہلے ایثار والی بات سوچی۔

مہمان کی مدارت:

مجالس سنیہ صفحہ 138 کیمیائے سعادت صفحہ 437 میں درج ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا تو آپ نے امہات المؤمنین سے استفسار فرمایا تو معلوم ہوا گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس مجاہدین میں

Marfat.com

اعلان فرمایا کہ

"من اکرم ضیفی ھذہ اللیلۃ خلہ الجنۃ"

"جو آج کی رات میرے مہمان کی میزبانی کرے گا۔ میں اسے جنت کی بشارت دیتا ہوں"۔(مجالس سنیہ صفحہ 139، کیمیائے سعادت صفحہ 437)

سبحان اللہ ایک مہمان کی میزبانی میں جنت مل رہی ہے۔

ایک صحابی نے عرض کیا فداک امی و ابی یا رسول اللہ ﷺ اس مہمان کی میزبانی میں کروں گا۔ صحابی اس مہمان کو گھر لے گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ اس کی مدارت کرو۔ کہ یہ مہمان رسول عربی ﷺ کا ہے۔ گھر میں بچوں کے کھانے کے علاوہ کچھ نہ تھا وہ کھانا مہمان کو پیش کیا اور بچوں کو بھوکا سلا دیا جب مہمان کے ساتھ کھانے بیٹھے تو بیوی نے دیا ٹھیک کرنے کے بہانے بجھا دیا تا کہ اندھیرے میں مہمان کو یہی محسوس ہو کہ میزبان میرے ساتھ تناول کر رہے ہیں اور دیا گل کر دیا کہ کہیں مہمان کو پتہ نہ چل جائے اور کھانے سے ہاتھ نہ کھینچ لے سبحان اللہ کتنا خیال ہے مہمان کا صبح جب صحابی دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس عمل کو بہت پسند فرمایا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایثار:

نزہۃ المجالس میں صفحہ 179 پر درج ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی تو بنت رسول کے شوہر ایک یہودی کے پاس جا کر کچھ سوت لاتے ہیں کہ تین صاع جو کے بدلے میں کات دیں گے۔ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے پہلے دن کچھ سوت کا تا اور ایک صاع جو میسر ہوئے انہیں پیس کر روٹیاں پکائیں اور کھانے بیٹھے تو ایک سائل نے دروازے پر حاضر ہو کر آواز دی السلام علیکم یا اہل بیت نبی میں امت مصطفیٰ ﷺ کا ایک مسکین ہوں مجھے

Marfat.com

بھوک لگی ہے خدا کے لئے مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔آپ نے سارا کھانا اٹھالیا اور اسے دے دیا خود روزہ سے رہے پھر دوسرے روز جب صاع جو سے کھانا تیار کیا اور کھانے بیٹھے تو ایک یتیم نے آواز لگائی اور کہا کہ اے اہل بیت نبوی ﷺ میں ایک یتیم امت مسلمہ ہوں اور مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو دیجئے تو دوسرے روز والا بھی کھانا اٹھا کر اس یتیم کو دے دیا اور اس روز بھی روزہ سے ہی رہے۔یہ کھانا نہ کھایا۔تیسرے دن جب روٹیاں تیار فرمائیں تو ایک سائل نے دروازے پر حاضر ہو کر صدا دی کہ اے اہل بیت السلام علیکم میں ایک قیدی ہوں اور بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دیجئے آپ نے وہ روٹیاں اٹھائیں اور اسی طرح اس قیدی کے حوالے کر دیں اور خود پانی پی کر گزارا کیا۔

حضور ﷺ شاہ دو جہاں کے نواسوں حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہ کو تین دن کی بھوک نے جب بہت نڈھال کیا تو آپ یعنی علی رضی اللہ عنہ انہیں لے کر دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا تو حضور ﷺ نے امہات المؤمنین کے پاس کھانا تلاش کیا اور کچھ نہ کھانے کو ملا اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی بھوک کی شکایت کی اور کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہما کے ہاں کھجوریں ہیں تو جب یہ سب اس کے یہاں تشریف لے گئے تو وہاں بھی کچھ نہ پایا۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ ٹوکرا لے جاؤ اور فلاں کھجور سے کہو کہ حبیب خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمیں کھانے کے لئے کچھ کھجوریں دے دو۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور کھجور کو جا کر نبی کریم ﷺ کا پیغام دیا تو اللہ کے حکم سے اس کھجور سے اتنی تر و تازہ کھجوریں گریں کہ سب نے سیر ہو کر کھائیں اور حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایثار سے خوش ہو کر یہ آیت ناز فرمائی:

Marfat.com

"ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا و یتیما و اسیرا"

''کہ کھانے کی ضرورت ہوتے ہوئے بھی اللہ کی راہ میں مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھلا دیتے ہیں''۔

واقعہ ہجرت:

کیمیائے سعادت میں صفحہ 438 پر اور مجالس سنیہ میں صفحہ 39 پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایثار کا ایک واقعہ یوں درج ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے اس جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہجرت کے وقت اپنے بستر پر لٹا کر چلے گئے کہ لوگوں کی امانتیں واپس کر کے چلے آنا''۔

سبحان اللہ دشمنوں کی امانتیں بھی واپس کرنے کا کتنا خیال ہے اور انہوں نے مکان کو گھیرے میں لے رکھا ہے خیر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ تم کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور ایک کی عمر دوسرے سے بڑی کی تم میں سے ایسا کون ہے جو اپنی عمر دوسرے کو دے دے تو ہر ایک نے اپنی عمر کی درازی کی آرزو کی پھر اللہ نے فرمایا تم نے ایسے کیوں نہ کیا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا ہے میں نے اسے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا اور اس نے اپنی جان اپنے بھائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کر دی کہ آج رات ان خطرات میں اپنے بھائی کی جگہ پہ سو رہا ہے تم دونوں جاؤ اور اسے دشمن سے بچاؤ چنانچہ دونوں فرشتے فوراً آئے حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سرہانے اور حضرت میکائیل علیہ السلام پائنتی کی طرف کھڑے ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایثار سے خوش ہو کر کہنے لگے:

"بخ بخ من مثلك یا ابن ابی طالب"

Marfat.com

''واہ واہ اے ابن ابی طالب تیرے جیسا کون ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تیری ذات پر فخر کرتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے راضی ہو کر یہ آیت نازل فرمائی:

"ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات"

جنگ میں پانی پلانے کا واقعہ:

کیمیائے سعادت صفحہ 438 مجالس سنیہ صفحہ 139 اور نزہۃ المجالس صفحہ 176 پر موقوم ہے کہ جنگ یرموک کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچازاد بھائی کو شہدا میں تلاش کر رہا تھا وہ مجھے اس حالت میں ملا کہ جاں بلب تھا اور پانی مانگ رہا تھا میں نے اسے پانی کا پیالہ دیا وہ لے کر پینے ہی والا تھا کہ ایک اور زخمی نے پکارا کہ ہائے پانی تو میرے چچازاد بھائی نے پانی نہ پیا اور اشارہ کیا کہ پہلے اسے پانی پلاؤ میں حسب الحکم پانی اس کے پاس لے گیا اور پانی کا پیالہ پیش کیا وہ پینے والے تھے کہ دوسری طرف سے آواز آئی ہائے پانی انہوں نے فرمایا کہ پہلے اسے پلاؤ وہ سے زیادہ پیاسا ہوگا جب میں اس کے پاس گیا تو وہ جاں بحق ہو چکا تھا۔ میں واپسی دوسرے صاحب کے پاس آیا تو وہ بھی اپنے خدا سے جا ملے۔ پھر میں اپنے چچازاد بھائی کے پاس لوٹا تو وہ بھی دم توڑ چکے تھے یہ تھا ایثار کہ مرتے وقت بھی اپنی پیاس کی شدت پر دوسرے کی پیاس کو مقدم رکھنا نہ بھولا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا واقعہ:

عباس سنہ صفحہ 35 پر ہے کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیمار تھے جب مدرست ہوئے تو دوستوں سے مچھلی کے گوشت کی خواہش کا اظہار کیا۔ مچھلی بھون کر پیش کی گئی اور جب کھانے لگے تو ایک سائل نے عرض کی کہ میں بھوکا ہوں خدا کے لئے

Marfat.com

کچھ دیجئے آپ نے غلام کو حکم دیا کہ یہ مچھلی سائل کو دے دو غلام نے عرض کیا کہ آپ نے تو بڑی محبت وخواہش سے مچھلی تیار کروائی ہے۔ خود کیوں نہیں کھائی اور سائل کو کیوں دے دی۔ تو آپ نے قرآن پاک کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون"

"اس وقت تک بھلائی حاصل نہیں کر سکتے جب تک وہ چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو جو تمہیں سب سے پیاری ہو"۔

شہد کی عطاء:

نزہۃ المجالس صفحہ 178 حضرت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت نے حضرت سیت رضی اللہ عنہ سے تھوڑا سا شہد طلب کیا تو حضرت سیت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے فلاں وکیل کے پاس جاؤ وہاں سے شہد مل جائے گا۔ وہ عورت اس کے پاس حسب فرمان پہنچی تو اس نے عورت کو ایک سیر بیس رطل شہد کے دیئے جب حضرت سیت رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے اتنا زیادہ شہد کیوں عنایت فرمایا حالانکہ اس عورت کو تھوڑے سے شہد کی ضرورت تھی تو جواب میں فرمایا کہ اس عورت نے اپنے مرتبہ کے لحاظ سے مانگا تھا اور ہم نے اپنے مرتبے کے اعتبار سے اسے شہد دیا ماشاء اللہ کیا تمنا ہے کیا بخشش ہے کیا عطا ہے کیا ایثار ہے۔

چار سو دینار کا واقعہ:

صفحہ 161 پر تفسیر صاوی میں درج ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار کی ایک تھیلی ایک غلام کو دیکر ابو عبیدہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ چار سو دینار آپ کی خدمت میں بھیجے ہیں انہیں اپنے ضروریات میں لائیے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ امیر المؤمنین پر رحمت

Marfat.com

فرمائے اور اپنی لونڈی کو بلا کر فرمایا کہ یہ پانچ دینار فلاں کو دے آؤ اور سات فلاں کو اس طرح سے سارے دینار وہیں بیٹھے بیٹھے تقسیم کر گئے غلام نے یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس غلام کو چار سو دینار کی تھیلی دیکر معاذ بن جبل کی طرف روانہ کیا اور کہا دیکھنا کہ وہ اسے کیسے صرف کرتے ہیں لہٰذا وہ غلام حسب فرمان خلیفہ مسلمانان اسلام حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ خلیفہ نے یہ چار سو دینار آپ کے صرف کے لئے بھیجے ہیں تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین پر رحم کرے اور وہ نقدی لے لی اپنی لونڈی سے کہا اتنے دینار فلاں گھر میں دے آؤ اور اتنے فلاں گھر میں اسی اثنا میں آپ کی زوجہ محترمہ بھی آ گئیں اور بولیں خدا کی قسم ہم بھی محتاج اور مسکین ہیں ہمیں بھی کچھ دیجئے اس وقت ہم آپ کے پاس صرف دو دینار باقی تھے۔ اپنی بیوی کی طرف پھینک دیئے غلام نے یہ واقعہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جا کر بیان کر دیا تو آپ نے خوش ہو کر فرمایا کہ لوگ ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور دوسروں کی ضروریات کو مقدم جانتے ہیں۔

ایک غلام کا ایثار:

کیمیائے سعادت صفحہ 237 پر مرقوم ہے کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سفر کر رہے تھے اور ایک باغ میں پہنچے جس کا چوکیدار ایک حبشی غلام تھا اس کا کھانا آیا جس میں تین روٹیاں تھیں وہ کھانے لگا تو ایک کتا آیا کتے نے دم ہلائی اس نے روٹی بھی کتے کے آگے ڈال دی اور اس طرح کتا تینوں روٹیاں کھا گیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس غلام سے پوچھا کہ تیری روزانہ کی روزی کتنی تو جواب ملا کہ یہی تین روٹیاں تو میں نے پوچھا پھر تینوں کتے کو کیوں ڈال دی اس غلام نے جواب دیا یہ کتا یہاں کا نہیں دور سے آیا ہے میں نے یہ پسند نہ کیا کہ یہ بھوکا واپس

Marfat.com

جائے۔ہم نے پوچھا کہ اب تم کیا کھاؤ گے تو اس نے جواب دیا کہ آج میں صبر سے کام لوں گا یہ سن کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ مجھ کو سخاوت کی وجہ سے پسند کرتے ہیں لیکن یہ حبشی غلام سخاوت میں مجھ سے بھی آگے نکل گیا پھر آپ نے اس غلام کو خرید کر آزاد کر دیا اور ساتھ باغ بھی خرید کر اس کی نذر کر دیا اللہ اکبر یہ ہے ایثار اور یہ ہے غنا۔اس ایثار کی برکت ملاحظہ فرمائے کہ اس غلام کو اس کے بدلے میں کیا ملا وہ باغ جس میں وہ نوکر تھا ایثار کی برکت سے اسی باغ کا مالک بن گیا۔

سوداگر کی تھیلی کا:

نزہۃ المجالس صفحہ 178 پر ایثار کا ایک واقعہ اس طرح درج ہے کہ امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ تاجر کے پاس قرض لینے کے لئے گئے اور اپنی ضرورت کا تذکرہ کیا اس تاجر کے پاس اس وقت صرف ایک تھیلی تھی جس میں ایک ہزار دینار اور ایک سو درہم تھے چنانچہ اس نے پوری کی پوری تھیلی امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کر دی جب آپ تھیلی لے کر گھر واپس آنے لگے تو ایک ہاشمی نوجوان قرض کے طور پر کچھ رقم لینے کے لئے ان کے گھر آتا ہے فرمایا کہ میں نے چاہا کہ کچھ رقم اس میں سے اس ہاشمی نوجوان کو دے دوں تو میری بیوی نے کہا کہ تو ایک بار سوداگر کے پاس گیا تو جو کچھ اس کے پاس تھا اس نے تجھے اٹھا دیا اور اب تیرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والا نوجوان آیا تو اسے ساری رقم کیوں نہیں دے دیتا جو میرے پاس ہے تو فرماتے ہیں کہ میں نے اسے ساری کی ساری تھیلی دے دی ہے اور وہ تھیلی لے کر گھر چلا گیا اور اب وہ سوداگر جس سے میں نے قرضہ لیا تھا اس ہاشمی نوجوان کے پاس گیا اور کچھ رقم بطور قرض مانگی اس ہاشمی نوجوان نے وہ تھیلی اس تاجر کے حوالے کر دی تاجر نے اپنی تھیلی پہچان لی۔

سبحان اللہ کیسا ایثار تھا کہ کسی نے بھی اپنے لئے ایک درہم بھی نہ رکھا اور اس ایثار کی برکت ملاحظہ ہو۔امام برمکی فرماتے ہیں کہ میں یحیٰ برمکی رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

پاس آیا اور سارا واقعہ بیان کیا جب انہوں نے تھیلی کھولی تو اس میں دس ہزار دینار تھے صرف یحیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ اس میں دو ہزار دینار تیرے اور چار ہزار تیری بیوی کے ماشاء اللہ ان دیناروں کو ایثار کی نیت رکھنے والوں کی نیت کے مطابق تقسیم کر دیا۔ یہ ہے پیارے بھائیو ایثار اور اس کا اجر۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کو ان واقعات کے سننے کے بعد ان بزرگوں سے ایثار کا سبق سیکھنا چاہیے۔ اور ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان پر اسی طرح ایثار اور مہربانی کرنی چاہیے جس طرح ہمارے ان بزرگوں نے کی ہے

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے اندر بھی ایثار کا جذبہ پیدا ہو جائے تو آپ دعوت اسلامی کے ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے ڈاکو دعوت اسلامی کے ماحول میں آئے ایثار کرنے والے بن گئے کتنے بے نمازی آئے نمازی بن گئے کتنے نافرمان والدین کے آئے فرمانبردار بن گئے اگر آپ بھی گناہوں سے توبہ اور نیکیوں پر استقامت پانا چاہتے ہیں تو آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیں ہر ماہ 72 مدنی انعامات کا فارم پر کر کیا اپنے نگران کو جمع کروائیں اور اپنے علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں گو تو انشاء اللہ ایثار کا جذبہ اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ سنا اس پر عمل کریں اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

بیان نمبر:11

اتباع رسول صلی اللہ علی وآلہ وسلم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود پاک:

امام سخاوی اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سونے سے پہلے ایک مقررہ تعداد میں درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے ایک رات آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر کو منور فرمایا ہے اور مجھ سے فرمارہے ہیں اپنا منہ قریب کر جس سے تو مجھ پر درود بھیجا کرتا ہے تاکہ میں اس پر بوسہ دوں۔ فرماتے ہیں کہ مجھے بڑی شرم آئی میں اپنا منہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک کے قریب کیسے کروں؟ میں اپنا رخسار آپ کے منہ مبارک کے قریب لے گیا آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ جب میں بیدار ہوا میرا سارا گھر مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور آٹھ یوم تک معطر رہا اور میرے رخسار سے بھی آٹھ یوم تک خوشبو آتی رہی۔ (جذب القلوب)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کو کتنی

Marfat.com

بڑی سعادت ملی اگر آپ بھی سونے سے پہلے کثیر تعداد میں سرکار ﷺ پر درود پاک پڑھیں گے تو انشاء اللہ سرکار ﷺ آپ پر بھی کرم فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر اپنے پیارے حبیب ﷺ پر زیادہ سے زیادہ ہدیہ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ کی کوشش فرمائیں انشاء اللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہونگی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے اتباع رسول ﷺ کی بار بار تاکید فرمائی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ"

"رسول اللہ ﷺ جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں ان سے لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے"۔ (پارہ 28 سورۃ حشر)

اس آیت مبارکہ سے اتباع الرسول ﷺ کی وضاحت ہوتی ہے کہ جس چیز کا حکم دیں اسے تسلیم کرو۔ کیونکہ ان کا حکم فرمان خداوندی سے جدا نہیں ہو سکتا۔ اور جس بات سے روکیں اس سے باز آجاؤ اور اگر رسول ﷺ کی اتباع نہ کرو گے

Marfat.com

تو اللہ کے فرمان سے سرتابی ہوگی اور جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرتابی کرے اسے اللہ تعالیٰ کی سخت گیری کا احساس ہونا چاہیے۔

مسلم اور بخاری سے روایت ہے کہ ام یعقوب بنت حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے کہنے لگیں کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے بال گوندنے اور گوندوانے والی اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے فرمایا میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر قرآن لعنت کرتا ہے ام یعقوب نے کہا میں نے سارا قرآن پڑھا ہے میں نے یہ بات کہیں نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی:

"وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا"

ام یعقوب نے کہا کہ یہ تو میں نے پڑھی ہے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا جن کاموں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان سے بحکم "وَمَا نَھٰکُمْ فَانْتَھُوْا" بچنا ضروری ہے فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرتابی صریح گمراہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے حکم کی اطاعت کی اس قدر سختی سے تاکید فرمائی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں اگر کوئی آپ کے فیصلہ سے سرتابی کرنے کی کوشش کرے تو سمجھ لو کہ وہ صریح گمراہی میں ہے۔

چنانچہ بائیسواں پارے کی سورۃ احزاب میں فرمان ہے:

"وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا"

"اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی معاملہ میں حکم فرما دیں تو کسی مومن مرد یا مومن عورت کو اپنے معاملہ میں اختیار نہیں رہتا اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کرے وہ بے شک صریح

Marfat.com

گمراہی میں ہے"۔(سورۃ احزاب)

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کو تسلیم کرنا مومنوں اور مومنات پر لازم قرار دیا گیا ہے لہٰذا اس سے ثابت ہے کہ رسول ﷺ کا قول و فعل حجت شریعہ ہے۔

ہر رسول کی اطاعت لازم ہے:

اتباع رسول ﷺ کے بارے میں کئی ایک آیات ہیں مثلاً سورۃ النساء میں فرمان الٰہی ہے:

"وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ"

"ہم نے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جس کی اطاعت کا اللہ نے حکم نہ دیا ہو"۔

(پارہ 5 سورہ نساء)

قرآن حکیم کے علوم کے لئے حدیث کا جاننا ضروری ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کلام اللہ تمام سابق انبیاء کرام علیہم السلام کے صحیفوں کا اجمالی خاکہ پیش کرتا ہے اور کتب انبیاء کے تمام علوم نہایت اعجاز کے ساتھ اس میں بھرے ہوئے ہیں ان علوم تک رسائی کے لئے اور اس میں پوشیدہ محلات کی تشریح و تفسیر کے لئے ضروری ہے کہ رسول ربانی کی احادیث سے استفادہ کیا جائے۔ کیونکہ اس وقت کہی ہوئی بات پر عمل کرنا مشکل ہوتا ہے جبتک اسے اچھی طرح سمجھ نہ لیا جائے۔ کیونکہ ہر کس و ناکس کسی راز کی بات کو سمجھ نہیں پاتا جب تک اسے اس کے متعلق کھول کر نہ بتلایا جائے یا اسے عمل کر کے نہ دکھایا جائے۔

چنانچہ فرمان معبود ہے:

"وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ

Marfat.com

يَتَفَكَّرُوْنَ"

"اے رسول ﷺ ہم نے تمہاری طرف ذکر اتارا تا کہ آپ ان لوگوں سے بیان فرمائیں جو ان کی طرف نازل ہوا اور وہ اس پر غور کریں اور سوچیں"۔ (پارہ 14 سورۂ نحل)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآن حکیم کو سمجھنے کے لئے صرف اس کا کلام ہی سن لینا ضروری نہیں بلکہ اس کے سمجھنے کے لئے ایک ماہر علم وفن کی ضرورت ہے جو کلام الٰہی کے اسرار کو جانتا ہو اور اس کے احکام کی اہمیت کو پہنچانتا ہو جس طرح سے انسانی اقوال واشعار کی تشریح کے لئے بڑے بڑے پروفیسر اور عالم طبع آزمائی کرتے ہیں اسی طرح اقوال ربانی وکلام سبحانی کے لئے ضروری تھا کہ اس کی تشریح کی جاتی چونکہ احکام الٰہی ہماری زندگی اور تہذیب وتمدن کے بارے میں ہیں۔ اس لیے ہمیں اس زندگی کے اصول سکھانے کے لئے کوئی مثال پیش کرنے والے کی ضرورت تھی لہٰذا اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو اسوۂ حسنہ قرار دیا۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

"لَوْلَا السُّنَّةُ مَا فَهِمَ اَحَدٌ مِنَّا الْقُرْآن"

"اگر حدیث وسنت نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی بھی قرآن نہ سمجھتا"۔

(مواعظ رضویہ ج2 ص263)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیث نبوی کے بغیر قرآن حکیم کی آیات سمجھنا اور اس پر عمل کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے ذرا نماز کو ہی لے لیجئے جس کی قرآن میں بار بار تاکید آئی ہے لیکن اس کے ادا کرنے کا طریقہ نہیں بتلایا گیا۔ معنوں کے اعتبار سے صلوٰۃ کے مختلف معانی ہیں ایک شاعر نے صلوٰۃ کا مطلب جلے ہوئے گوشت کا لیا ہے۔

Marfat.com

یا اسلمی یا ھند بنی بدر تحیة

من صلی فوادك بالجمر

اے قبیلہ بنی بدر کی ہندا اس شخص کا سلام قبول کر جس نے تیرے دل کو انگارے سے جلایا۔

دوسری جگہ صلوٰۃ کے معنی پیٹھ کی رگ کے ہیں:

"الصلوٰۃ من الصلوٰین العرقین فی الظھرہ"

''صلوٰۃ صلوین کا مغز ہے اور یہ دو رگیں پیٹھ میں ہوتی ہیں''۔

تیسرا مطلب صلوٰۃ کا دعا ہے:

"ان صلوٰتك سکنٌ لّھم"

''بے شک تمہاری دعا ان کے لئے باعث سکون ہے''۔

صلوٰۃ کا چوتھا مطلب عبادت ہے:

"الصلوٰۃُ عِبَادَۃٌ فیھَا رُکُوعٌ سَجُودٌ و ھٰذَا الحَقِیْقَۃُ الشَّرِیعۃُ لا دَلَالَۃَ لِکَلَام العَرَب عَلَیھَا اِلَّا مِن حیثُ اِشتِمَا لھا علی الدُّعاء الذی ھوا صُل معنَاھا"

''یعنی صلوٰۃ وہ عبادت ہے جس میں رکوع و سجود پائے جائیں اور یہ حقیقت شرعیہ ہے اور اس پر کلام عرب دلالت نہیں کرتی مگر ایک حیثیت سے وہ یہ کہ صلوٰۃ کا اصلی معنی دعا ہے اور اس عبادت میں (اور چیزوں کے علاوہ) دعا بھی کی جاتی ہے''۔

اب اس مختصر سی تحقیق کے بعد روز روشن کی طرح یہ بات ثابت ہوگئی کہ صلوٰۃ کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لئے صرف عربی لغت کا جاننا کافی نہیں بلکہ حدیث پاک کی بھی بڑی ضرورت ہے۔

Marfat.com

مسائل حج کے سمجھنے میں حدیث کی ضرورت:

اس طرح حج کے مسائل پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ حدیث پاک کے بغیر مسائل حج پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ دیکھیے قرآن حکیم فقط اتنا فرماتا ہے:

"اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ"

"حج کے مہینے مقرر ہیں"۔

یعنی شوال، ذیقعد اور ذوالحجہ کے دس دن مگر اس میں ذوالحجہ کی تخصیص نہیں ہے بلکہ مطلقاً ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اگر آپ ایام حج کے علاوہ حج کریں تو حکیم کی تعمیل ہو جانی چاہئے مگر ایسا نہیں۔ جب تک آپ حدیث پر عمل نہ کریں گے کسی طرح حج نہیں کر سکتے۔ پھر ارشاد فرمایا:

"اِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ"

"جب تم عرفات سے واپس آؤ"۔

یہاں پر تشریح نہیں فرمائی کہ وہاں کس تاریخ کو جانا ہے اور کب واپس آنا ہے۔ وہاں کیا کرنا ہے۔ کتنی مدت ٹھہرنا ہے پھر ارشاد ہوتا ہے کہ:

"وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ"

"اس پرانے گھر کا طواف کرو"۔

یہاں بھی یہ تشریح نہیں فرمائی کہ کتنے چکر لگانے ہیں کہاں سے ابتداء کرنی ہے کہاں ختم کرنا ہے اور طواف کے دوران کیا کرنا چاہیے اسی طرح احرام کا حکم فرمایا کہ احرام کہاں سے باندھنا ہے اور کب ختم ہوگا۔ اسی طرح اللہ کا ارشاد ہے:

"علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا"

یہاں بھی معلوم نہیں کہ بشرط استطاعت ہر سال حج فرض ہے یا عمر میں ایک مرتبہ۔ بتاؤ کہ اگر آپ حضور ﷺ کے ارشادات عالیہ یعنی حدیث پاک کو حجت شریعہ قرار

Marfat.com

نہ دیں تو یہ فریضہ حج جس میں بڑی بڑی حکمتیں پوشیدہ ہیں اور دنیائے اسلام میں مرکزی حیثیت کا حاصل ہے۔ کسی صورت ادا نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح بہت سے مسائل مثلاً روزہ، طہارت اور نکاح وغیرہ کے مسائل ہیں جو حدیث نبوی ﷺ کے بغیر ناقابل فہم ہیں۔ بعض اختلافات ایسے ہوتے ہیں جو صرف حدیث نبوی کے مطالعہ سے دور ہو سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا بیان سے واضح ہے کہ فہم احکام الٰہی کے لئے حدیث نبوی سے استفادہ ضروری ہے اور حدیث و سنت نبوی سے دور رہ کر ایماندارانہ زندگی بسر نہیں کی جاسکتی بلکہ گمراہی اور کفر اختیار کرنے کے مترادف ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو اتباع رسول ﷺ کے منافی ہوں۔ اسلام سے خارج اور بے ایمان قرار دیا ہے:

"فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا"

"اے محبوب تیرے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے۔ جب تک وہ اپنے جھگڑوں میں تجھے حاکم نہ بنالیں اور پھر جو آپ فیصلہ فرمائیں اس سے اپنے دلوں میں رکاوٹ نہ محسوس کریں بلکہ قلب سلیم سے اسے تسلیم کرلیں"۔ (پارہ 5)

اس آیہ کریمہ میں ہر اختلاف میں رسول ﷺ کے فیصلہ کو ایمان کا موقوف علیہ قرار دیا ہے اور جو ایمان کا موقوف علیہ ہو اس کے حجت شریعہ ہونے میں کوئی شک نہیں جو منکر حدیث حضور ﷺ اور آپ کے فیصلہ کی اتباع نہیں کرتا وہ اس نص قطعی سے ایمان سے خارج ہے۔

چنانچہ ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ"

Marfat.com

''جب ان کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا جاتا ہے کہ ان میں فیصلہ کرے تو ایک فریق ان میں سے اعتراض کرتا ہے''۔

وہ گمراہ فرقہ جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اعراض کرتا ہے وہ فرقہ منافقین کا ہے لہٰذا جو مسلمان ہونے کا دعوٰی کرے اور طاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھاگے وہ منکر حدیث منافق نہ ہوا تو اور کون ہوا۔

جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیشوا تو تسلیم کریں لیکن آپ کے فرمان سے روگردانی کریں وہ اسلام اور حدیث کا گمراہ فرقہ پیدا ہو گیا ہے ان منافقین کے پیشوا کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ملاحظہ ہو۔

ابو دافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے:

''میں ہرگز نہ پاؤں تم میں سے کسی شخص کو کہ وہ اپنی مسند پہ تکیہ لگا کر بیٹھا ہو اور اس کو میرے احکام سے کوئی حکم پہنچے میں نے اس کا حکم دیا ہو یا منع کیا ہو تو (حقارت) آمیز لہجہ میں یہ کہے میں نہیں جانتا کہ کیا حکم ہے جو کچھ ہم کتاب اللہ میں پائینگے اس کی پیروی کریں''۔

(رواہ احمد وابوداؤد، ترمذی وابن ماجہ مشکوٰۃ ص 29)

اللہ کے پیارے نبی نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس سردار منافقین کے بارے میں کتنی صراحت سے پیش گوئی کی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ:

● "ان الحکم الا للہ"

کہ اللہ کے سوا کسی غیر کا حکم ماننا شرک ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ کا پیغام پہنچا دینے کے بعد نبی لوگوں سے کچھ کہنے کا حق نہیں رہ جاتا نبی کی اطاعت صرف اسی کے زمانہ میں امیر جماعت ہونے کی حیثیت سے لازم ہے باقی نبی ہونے کی حیثیت سے نبی کا کوئی قول حجت نہیں اور صرف اللہ کا حکم واجب العمل ہے۔

Marfat.com

ایسے منافق کو اللہ تعالیٰ کے مذکورہ فرمان کے علاوہ اس حدیث مبارکہ پر بھی غور کرنا چاہیے کہ اتباع رسول ﷺ کے بغیر گمراہی ہی گمراہی ہے اور ایسا دعوٰی کرنے والا منافق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی ضروری نہیں۔

چنانچہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تم میں سے کوئی شخص اپنی مسند پر تکیہ لگائے یہ سمجھے بیٹھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز حرام نہیں کی ہے سوان چیزوں کے جو قرآن پاک میں بیان کردی گئیں خبردار خدا کی قسم میں نے جن باتوں کا حکم دیا ہے جو نصیحتیں کی ہیں اور جن کاموں سے منع کیا ہے وہ مقدار میں قرآن کی مثل ہے بلکہ زیادہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ حلال نہیں کیا کہ اہل کتاب کے گھروں میں بلا اجازت جاؤ اور نہ ان کی عورتوں کو مارو اور نہ ان کے پھلوں کو جب کہ وہ اپنے واجبات ادا کر چکے ہوں''۔ (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ شریف)

ایسا ہی حضرت مقدام بن معدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''خبردار مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ویسی ہی چیز یعنی حدیث پاک، خبردار قریب ہے کہ ایک مرد پیٹ بھرا اپنی مسند پر کہنے لگا کہ بس تم قرآن کو لازم پکڑو اور جو کچھ اس میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو اور جو کچھ اس میں حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو حالانکہ بے شک جو اللہ کے رسول ﷺ نے حرام کیا وہ ویسا ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا حرام کیا ہو۔ خبردار تمہارے لئے گھریلو گدھا حلال نہیں اور نہ کوئی کچلیوں والا پرندہ حلال ہے''۔

(رواہ ابوداؤد والدارمی مشکوٰۃ شریف صفحہ 29)

Marfat.com

ان حدیثوں میں غیب داں نبی ﷺ نے چودہ سو سال پہلے تصریح فرمادی کہ ایک آدمی امیر کبیر ہوگا جو اپنے بنگلے میں مسند پر بیٹھے ہوئے میری حدیث کا انکار کرے گا اور صاف کہہ دے گا کہ وہ چیز جو قرآن میں ہے اس کو مانو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی حدیث قابل اعتماد نہیں ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ ایسے گمراہوں کو ہدایت دے ان کے شر سے ہمیں اور تمہیں سب کو بچائے ان آیات قرآنی اور احادیث کی روشنی میں جو کچھ عرض کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہ سمجھا جائے کہ قرآن کریم کی اطاعت میں کوئی فرق آئے یا کلام پاک نامکمل ہے یا اس کے احکام میں ابہام پایا جاتا ہے نعوذ باللہ ایسا ہرگز نہیں۔

قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے اور اس کے ہر لفظ ہر آیت میں علم کا سمندر ہے لیکن اس کو سمجھنے کے لئے اچھے فہم کی ضرورت ہے ہماری ناقص عقلیں قرآن کریم کے علم کی وسعتوں کو پانے سے قاصر ہیں اور ہماری مدد کے لئے رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا تاکہ ہمارے ناقص ذہن جن باتوں کو سمجھ نہیں پاتے وہ ہمیں سمجھائی اور سکھائی جائیں حضور نبی کریم ﷺ نے نہ صرف ہمیں سمجھایا بلکہ خود ان باتوں پر عمل کر کے دکھایا تاکہ ہمارے ذہنوں میں نقش رہے اور ہمیں اپنی زندگی میں مشعل راہ کا کام دے اور ہم گمراہی اور ضلالت سے بچے رہیں۔

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم اتباع رسول ﷺ کرنے والے بن جائیں تو پھر دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیں آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے بے نمازی دعوت اسلامی کے ماحول میں آئے تو نمازی بن گئے کتنے چور ڈاکو آئے نیکیاں کرنے والے بن گئے کتنے والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار بن گئے کتنے گانے والے آئے سرکار ﷺ کی نعتیں پڑھنے والے بن

Marfat.com

گئے۔اگر آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنائیں اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات کا کارڈ پر کر کے ہر ماہ اپنے ذیلی نگران کو جمع کروانے کا معمول اور اپنے علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں گے تو بہت ہی جلد انشاء اللہ آپ اتباع سنت عمل کرنے والے بن جائیں گے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ سنا اس پر عمل اور دوسرے اسلامی بھائیوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ)

Marfat.com

بیان نمبر:12

عذاب قبر

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين اما
بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔
الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله
الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود پاک:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس درود شریف پڑھنے والے کے سانس سے ایک سفید بادل پیدا فرماتا ہے پھر اسے برسنے کا حکم دیتا ہے جب وہ برستا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین پر برسنے والے ہر قطرے سے سونا پیدا فرماتا ہے اور کافر پر گرنے والے ہر قطرے کی برکت سے اس کو ایمان کی دولت نصیب فرماتا ہے''۔ (مکاشفۃ القلوب)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں تادم آخر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زیادہ سے زیادہ ہدیہ درود پاک پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں انشاء اللہ دونوں جہان کی برکتیں نصیب ہوگیں۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قبر ایک ایسا مقام ہے جو دنیاوی زندگی کے اختتام اور اخروی زندگی کے آغاز کے درمیانی وقفہ کو بسر کرنے کا مکان ہے اور اس مکان کی تکلیف یا راحت کا انحصار انسان کے اعمال پر ہے۔ کہ اس کے اعمال اگر برے ہونگے تو قبر اس کے دوزخ کا نمونہ ہوگی اور اگر اعمال اچھے ہونگے تو قبر اس کے لئے جنت کا نمونہ ہوگی کیونکہ نیک اور ایمان دار شخص کو اللہ دنیا و آخرت میں ڈگمگانے نہیں دیتا اس لیے وہ قبر کے امتحان سے بھی راستگاری حاصل کرسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَيُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ"

"اللہ تعالیٰ نیک اور ایماندار یعنی مومن کو دنیا اور آخرت کی زندگی میں حق بات پر ثابت قدم رکھتا ہے"۔ (سورۃ ابراہیم 27)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ تمام مومن اپنے اعمال کو سنواریں اور ایمان کو پختہ کریں تا کہ قبر کی مصیبتوں سے چھٹکارا پالیں ورنہ جو حشر میت کا اس اندھیری اور تنگ کوٹھڑی میں ہوتا ہے وہ قابل برداشت نہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی جگہ اتنی ڈراؤنی نہیں جتنی کہ قبر ہے۔

Marfat.com

ابن ماجہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ایک قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور رونے لگے آپ اتنا روئے کہ زمین تر بتر ہوگئی پھر فرمانے لگے کہ اے بھائیو! اس جگہ کی تیاری کرلو۔ (تذکرۃ الموتی والقبور صفحہ 48)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ان اسباب سے بچیں جو ہماری قبر کو اندھیری اور تنگ بنائیں گے یعنی عذاب قبر کے اسباب سے بچنا چاہیے اور وہ اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

کفر وشرک:

عذاب قبر کا سب سے پہلا سبب کفر وشرک ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

"یُرْسَلُ عَلَی الْکَافِرِ حَیْتَان وَاحِدَۃٌ مِّنْ قِبَلِ رَاسِہٖ وَالْاُخْرٰی مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْہِ یَقْرِضَا قَرْضًا کلما فَرَغَتَا عَادَ قَالَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ"

"قبر میں کافر پر دو سانپ بھیجے جاتے ہیں کہ ان میں سے ایک اس کو سر کی طرف سے کاٹتا ہے اور دوسرا پاؤں کی طرف سے جب کاٹ لیتا ہے تو پھر شروع ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت رہیگا"۔

(شرح الصدور صفحہ 67 تذکرۃ الموتی والقبور صفحہ 35)

سنت نبوی کی مخالفت:

ابن عساکر واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَوْ اَنَّ قَدْ رِیًّا اَوْ مَرَجَنًّا مَاتَ تُبُشَ بَعْدَ ثَلْثٍ لَوَجِدَ اِلٰی غَیْرِ الْقُلْبَۃِ"

Marfat.com

''اگر قدریہ یا مرجیہ (جو خلاف سنت ہیں) مرجائے اور تین روز کے بعد اس کی قبر کھود کر دیکھا جائے تو اس کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا ہوگا''۔

(شرح الصدور 71 تذکرۃ الموتی والقبور 500)

ابن ابی الدنیا نے ابو اسحاق فراری سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اس کے پاس آیا اور اس نے بتلایا کہ وہ کفن چوری کیا کرتا تھا اور اس دوران اس نے بعض میتوں کو دیکھا کہ ان کے چہرے قبلہ سے پھرے ہوئے تھے۔ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ سنت نبوی سے انحراف کرنے والے تھے۔ (شرح الصدور 72)

قبروں کی بے حرمتی کرنے والے:

اس کے لئے بھی عذاب قبر لازم ہے جو مومنین کی قبروں کی بے حرمتی کرے۔

ابن عساکر نے اعمش سے بیان کیا ہے کہ ایک گستاخ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی قبر انور پر پاخانہ کر دیا۔ وہ پاگل ہو گیا اور کتوں کی طرح بھونکنے لگا مرنے کے بعد اس کی قبر سے چیخنے اور بھوکنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ (شرح الصدور ص 76)

صحابہ کی شان میں گستاخی:

ابن ابی الدنیا نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

''مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنیا شَاتِمًا لاحَدٍ مِنْ أصْحَابِی سلط الله علیه دَابَةً تَقْرضُ لَحْمَهٗ یجد المه الٰی یَوْم القِیٰمة''

''جو شخص میرے اصحاب میں سے کسی کو برا کہتا ہوا دنیا سے مر گیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک جانور کو مسلط کریگا۔ اور وہ اس کا گوشت قطع کرتا رہے گا۔ جس کی تکلیف اس کو قیامت تک رہے گی''۔

(شرح الصدور 67 تذکرۃ الموتی والقبور 104)

Marfat.com

چوری، زنا اور شرب خوری:

عذاب قبر کا سبب چوری اور بدکاری بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے جس کو ابن ابی الدینا نے حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

"مَامِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ وهو يَسْرِقُ او يَزْنِي او يَشْرَبُ او يَأْتِيْ شَيْئًا مِن هٰذِهٖ اِلَّا جعل معه شُجَاعَانِ يَنْهَشَانِهٖ فِي قَبْرِهٖ"

"چوری کرنے والیاں زنا کرنے والے یا شراب پینے والے یا ان میں سے کوئی بھی کام کرنے والے میت کے ساتھ جب وہ مرتا ہے تو دو گنجے سانپ اس کے ہمراہ بنائے جاتے ہیں جو اس کی قبر میں اس کو ڈنگ مارتے ہیں"۔

(شرح الصدور صفحہ 71)

والدین کو برا بھلا کہنا:

والدین کے نافرمان اور ان کو برا کہنے والے یعنی ان کے ساتھ بدکلامی کرنے والے شخص کو بھی عذاب قبر ہوگا کہ اصبہانی نے عوام بن جوئب سے بیان کیا ہے کہ وہ ایک دفعہ ایک قبیلہ میں گئے وہاں ایک قبرستان میں عصر کی نماز کے قریب ایک قبر پھٹی جس سے گدھے کے سر والا ایک آدمی برآمد ہوا۔ جو تین مرتبہ گدھے کی طرح ہینگا اور واپس قبر میں چلا گیا پھر قبر بند ہوگئی جب لوگوں سے دریافت کیا تو پتہ چلا کہ وہ شخص شراب پیا کرتا تھا۔ اور جب اس کی ماں اسے نصیحت کرتی تو اسے کہتا کہ تو گدھے کی طرح کیوں ہینگتی ہے پھر وہ شخص ایک روز عصر کے بعد مر گیا اس لئے اس کی قبر عصر کے بعد پھٹتی ہے اور تین دفعہ ہینگتا ہے اور قبر پھر بند ہو جاتی ہے۔ (شرح الصدور صفحہ 71)

چغل خوری:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ:

Marfat.com

"مَرّالنبیُ صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمْ بِقَبْرِیْن فقال انهما لَیُعَذَّبَانِ ومَا یُعَذَّبَانِ فِی کَبِیْرٍ أمَّا احدُ هما فکَان لا یَستِتَرُ مِنَ البَوْلَ وفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا یَسْتَنْزِهُ مِنَ البَوْل وأما الآخَرُ فکانَ یَمْشِی بالنَّعِیَّةِ ثُمّ اَخَذَ جَرِیْدَةً رُطَبَةً فَسَقَاہْ بنَصْفَیْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْر وَاحِدَةٍ قَالُوا یارسُولَ اللّٰہ ﷺ لَمَ صَنَعْتَ هٰذا فَقَالَ لَعَلہ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ یَشَاء"

"نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان میتوں کو عذاب ہو رہا ہے ان کو کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں ہو رہا بلکہ ان میں سے ایک پیشاب کرنے میں پردہ نہیں کرتا تھا مسلم کی روایت ہے کہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور چغلخوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک ٹہنی لی اس کے دو حصے کیے دونوں قبروں پر گاڑ دیے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس میں کیا حکمت ہے آپ نے فرمایا جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہونگی عذاب میں تخفیف رہے گی"۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ صفحہ 46)

پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا:

مذکورہ بالا حدیث سے ظاہر ہے کہ پیشاب کے معاملے میں پرہیز کرنا اور پردہ کرنا ضروری ہے ورنہ بے پردگی عذاب کا سبب ہے علاوہ ازیں ابن ابی شیبہ اور ابن ابی الدنیا سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"اِشتَنْزِ هوا من البَوْل فانَّ عَامةَ عَذَابِ القَبْر مِنْه"

"پیشاب سے بچو! کیونکہ اکثر عذاب قبر اس سے ہوتا ہے"۔

(شرح الصدور صفحہ 67)

Marfat.com

مظلوم کی مدد نہ کرنا:

بخاری اور ابو شیخ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"ایک بندہ کے لئے حکم کیا گیا کہ اس کو سو کوڑے مارے جائیں تو اس نے تخفیف کے لئے دعا مانگی یہاں تک کہ ایک درہ رہ گیا۔ اور اس کی قبر آگ سے بھڑک گئی۔ جب عذاب اس سے اٹھایا گیا اور وہ ہوش میں آیا تو پوچھا کہ مجھے درے کس وجہ سے مارے گئے تو فرشتوں نے جواب دیا:

"قالو اِنَّكَ صَلَّيتَ صَلوٰةً بِغَيْرِ لِطُهُوْرٍ وَمَرَرْتَ عَلٰى مَظْلُوْمٍ فَلَمْ تَنْصُرْهُ"

انہوں نے کہا کہ تو نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اور تو ایک مظلوم کے پاس سے گزرا۔ اور اس کی مدد نہیں کی"۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ چند ایک ایسی باتیں تھی جو عذاب قبر کا سبب بنتی ہیں اور ہمیں ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے اب چند ایسی باتیں بھی سن لیجئے جو عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہیں اور قبر کے اندھیرے کو اجالے میں تبدیل کرتی ہیں۔

صالح آدمی کی قربت:

میت کی قبر کسی نیک اور صالح مومن کی قبر کے قریب بنانی چاہیے تا کہ وہ اس کی برکت سے فیض حاصل کر سکے کیونکہ جس طرح زندگی میں نیک لوگ فائدہ پہنچاتے ہیں یا برے کی برائی سے نقصان پہنچتا ہے اسی طرح میت کی نیکی یا بدی بھی دوسری میت پر اثر ڈال سکتی ہے۔

چنانچہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:

Marfat.com

"اُدفِنُوا أمواتَكُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِيْن فانّ المَيّتَ يُنَادِی مِنْ جَارِه السوء کما يَتَاذّی الحیُّ"

''اپنے میتوں کو صالح لوگوں میں دفن کرو کیونکہ میت اپنے ہمسائے سے اس طرح ایذا پاتی ہے جس طرح زندگی میں ایذا پاتی ہے''۔

(شرح الصدور 46)

ابن عساکر حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

''جب تم میں سے کوئی مرے اسے اچھا کفن دو۔ اس کی وصیت پوری کرو۔ اس کی قبر گہری کھودو اور برے ہمسایہ سے دور رکھو''۔

لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میت کو ہمسایہ سے نفع ملتا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں۔ (تذکرۃ المولیٰ والقبور صفحہ 38)

ہمسایہ کی شفاعت:

ابن ابی الدنیا نے حضرت عبداللہ بن نافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مدینہ منورہ میں مر گیا۔ اور وہیں دفن ہوا کسی نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے۔ اسے بڑا دکھ ہوا پھر چند روز کے بعد اسے اہل جنت میں پایا تو اس کا سبب پوچھا اس نے جواب دیا کہ میرے ساتھ صالح آدمی دفن ہوا جس نے اپنے چالیس ہمسایوں کی شفاعت کی اور میں بھی اسی شفاعت کے تحت جنت میں داخل کیا گیا ہوں۔

(تذکرۃ المولیٰ صفحہ 38۔ شرح الصدور 42)

مریض ہو کر مرنا:

جو شخص مریض ہو کر مرے اسے قبر کا عذاب نہیں ہوتا۔ ابن ماجہ اور بیہقی

Marfat.com

نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَّوُقِىَ فِتْنَةَ القَبْرِ وغُدِّىَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بَرْزَقَةَ من جنة"

"جو مریض ہو کر مرے وہ شہید ہوگا فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا اور جنت سے رزق دیا جائے گا علمائے نے اس مرض کو مرضِ استسقاء بتلایا ہے"۔

(شرح الصدور صفحہ 61)

سورۃ ملک کی تلاوت:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"من قراء سورة الملك كل ليلة عصم من فتنة القبر"

"جو شخص ہر رات سورۃ ملک پڑھتا ہے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا"۔

(مواعظ رضویہ ج2 ص83)

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم قبر و حشر کی تیاری کرنے والے بن جائے تو آپ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے بے عمل دعوت اسلامی کے ماحول میں آئے وہ سنتوں کے عامل ہو گئے کتنے گانے سننے والے آئے وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں پڑھنے والے بن گئے کتنے والدین کے نافرمان آئے والدین کی فرمانبرداری کرنے والے بن گئے کتنے بے نمازی آئے وہ نمازی بن گئے کتنے بدمعاش آئے وہ عاجز بن گئے اگر آپ دعوت اسلامی کے ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات والا کارڈ پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروائیں تو انشاء اللہ عزوجل آپ بھی نیک اعمال پر استقامت حاصل کرنے میں کامیاب

Marfat.com

ہوجائیں گے ابھی بیان کے آخر میں آپ نے سورۃ ملک تلاوت کرنے کا واقعہ سنا کہ جو شخص روزانہ رات کو سورۃ ملک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا تو میرے شیخ طریقت امیر اہلسنت مدنی انعامات والے کارڈ میں فرماتے ہیں کیا آج آپ نے سورۃ ملک کی تلاوت کی یا نہیں جو اس پر عمل کرتا ہے تو وہ انشاءاللہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا تو آپ بھی مدنی انعامات پر عمل کریں گے اور اپنے علاقے میں ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں گے تو انشاءاللہ آپ قبر وحشر کی تیاری کرنے والے بن جائیں گے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

Marfat.com

بیان نمبر:13

انعامات خداوندی

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین اما بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم ط

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله

وعلیٰ آلك و اصحابك یا حبیب الله

الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی الله

وعلیٰ آلك و اصحابك یا نورالله

فیضان درود پاک:

حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا کہ:

''میرے پروردگار نے مجھ سے سوال کیا، تو منصور بن عمار ہے میں نے عرض کی جی ہاں یارب العالمین''

''پھر فرمایا تو وہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا کی طرف راغب تھا''

''میں نے عرض کیا یا اللہ واقعی بات تو یہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی اجتماع میں بیان شروع کیا تو پہلے تیری حمد وثناء کی اس کے بعد تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا پھر اس کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کی''

Marfat.com

میری اس عرض کے بعد اللہ کی رحمت جوش میں آئی اور ارشاد ہوا:

''اے فرشتو! اس کے لئے آسمانوں میں منبر رکھو تا کہ جیسے یہ دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں یہ فرشتوں کے سامنے میری عظمت بیان کرے''۔(سعادۃ الدارین)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت منصور ابن عمار رحمۃ اللہ علیہ کو درود پاک کی برکت سے کتنا بڑا انعام ملا آپ بھی ہر وقت اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتے رہیں گے تو انشاء اللہ بیڑا پار ہو جائے گا اللہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زیادہ سے زیادہ درود پاک کا ہدیہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باقاعدہ مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہونگی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میدان محشر:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مخلوق گھٹنے ٹیکے بیٹھی ہوگی اور دوزخ مست اونٹ کی طرح بے تاب ہوگی تو بلند آواز سے ایک منادی پکارے گا انبیاء صدیق وشہداء اور نیک لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے پھر پیشی ہوگی جس میں آپس کے حقوق لوٹائے جائیں گے پھر روحوں اور بدنوں کا جھگڑا ہو

Marfat.com

گا اور بدن روحوں پر غالب آ جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ہو گی اور اعمال نامے ان لوگوں کے ہاتھوں میں آ جائیں گے کسی کے دائیں ہاتھ میں اور کسی کے بائیں ہاتھ میں اور کسی کو اعمال نامہ پشت کے پیچھے سے دیا جائے گا جن کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور رحمت ہو گا فرشتے اس عزت پر ان کو مبارکباد دیں گے اور وہ اللہ کی رحمت سے پل صراط سے پار ہو کر جنت میں پہنچ جائیں گے جن کے دربان ان کو پوشاکیں سواریاں اور زیور جوان کے لئے مناسب ہو گا پیش کریں گے اور سب لوگ متفرق ہو کر اپنے اپنے مخصوص مکانوں کی طرف جائیں گے اور خوش خوش اپنے محلات کی طرف لوٹیں گے وہ اپنی ازواج کی طرف جائیں گے اور ایسی نعمتیں دیکھیں گے کہ زبان ان کو بیان نہیں کر سکتی اور نہ ان کی آنکھوں کبھی دیکھیں ہوں گی نہ دل میں کبھی تصور کیا ہو گا غرض اندازہ مقرر کے موافق کھائیں گے پیئے گے پوشاکیں پہنیں گے اور اپنی بیویوں کو گلے لگائیں گے پھر اپنے خالق کی حمد کریں گے جس نے ان کا غم دور کر دیا گھبراہٹ سے امن دی اور حساب کو آسان کیا پھر اللہ کی دی ہوئی نعمت کا شکر کریں گے اور کہیں گے کہ الحمد للہ جس نے ہمیں یہ راہ دکھائی اگر ہمیں یہ راہ نہ دکھاتا تو ہم خود یہ راہ نہ پاتے۔ دنیا سے جو کچھ توشہ لائے ہونگے اس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی دنیا میں وہ یقین و ایمان رکھتے تھے احکام الٰہی کی تصدیق کرتے تھے عذاب خداوندی سے ڈرتے تھے اور رحمت کے امیدوار تھے اس لئے نیک اعمال کر کے ثواب کی رغبت رکھتے تھے اور ان کے نیک اعمال کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت نعیم عطا فرمائی اور وعدہ پورا کیا چنانچہ فرمان الٰہی ہے

"اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ
خَالِدِیْنَ فِیْھَا وَعْدَاللّٰہِ حَقًّا"

Marfat.com

"بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغ ہیں اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے"۔(پارہ 21)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جہنم کے پل صراط کے ساتھ پل ہوں گے ایک پل کا دوسرے سے ستر سال کی راہ کا فاصلہ ہوگا اور پل صراط کی چوڑائی تلوار کی دھار کی طرح ہوگی اس پر سے پہلا گروہ پلک جھپکتے میں گزر جائے گا دوسرا گروہ اچکنے والی بجلی کی طرح تیزی سے گزرے گا تیسرا گروہ تیز ہوا کی طرح چوتھا گروہ پرندوں کی طرح پانچواں گروہ پیدل چلتا ہوا گزرے گا اور آخر میں ایک آدمی گزرنے کے لئے رہ جائے گا اس کو حکم دیا جائے گا گزر وہ جونہی دونوں قدم پل پر رکھے گا تو فوراً ایک پاؤں پھسل جائے گا وہ گھٹنوں کے بل چلے گا تو آگ اس کے بال اور کھال پر کچھ اثر کی کرے گی تو وہ پیٹ کے بل گھسٹتا ہوا جائے گا دوسرا پاؤں بھی قابو نہ رہے گا تو ایک ہاتھ سے پکڑ کر چلے گا اور دوسرا ہاتھ لٹکتا رہے گا آگ اس کو دکھ پہنچاتی رہے گی اور وہ گمان کرے گا کہ بچ نہیں سکتا مگر پیٹ کے بل سرکتا رہے گا یہاں تک کہ پار نکل جائے گا اور پل کی طرف دیکھ کر کہے گا بابرکت ہے وہ خدا جس نے مجھے تجھ سے خلاصی دی میرا خیال ہے کہ میرے رب نے جو عنایت مجھ پر کی کسی اور پر اگلوں اور پچھلوں میں سے نہیں کی جو کچھ میں نے دیکھا اور پایا اس کے بعد اللہ نے مجھے تجھ سے بچا لیا اتنے میں ایک فرشتہ آئے گا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت کے دروازے کے سامنے ایک حوض پر لے جائے گا اور کہے گا کہ اس میں غسل کرے اور پانی پی لے جب وہ ایسا کرے گا تو اسے جنت والوں کی خوشبو اور رنگ محسوس ہوگا پھر فرشتہ اس کو لے جا کر جنت کے دروازے پہ کھڑا کر دے گا اور کہے گا جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت نہ

Marfat.com

آئے یہیں کھڑا رہ وہ شخص دوزخیوں کی طرف دیکھے گا تو اسے دوزخیوں کے رونے کی ایسی آواز سنائی دے گی کہ وہ کہے گا اے پروردگار میرا منہ دوزخیوں کی طرف سے پھیر دے وہی فرشتہ اس کا منہ دوزخیوں کی طرف سے جنت کی طرف پھیرے گا اور اس کی قیام گاہ سے جنت کے دروازے تک ایک پرندے کی مسافت ہوگی وہ شخص جنت کے دروازے اور اس کی وسعت کو دیکھے گا کہ جنت کے دروازے کے دونوں بازوؤں کی درمیانی وسعت تیز پرندے کی چالیس سال کی اڑان کے برابر ہوگی۔

بندہ عرض کرے گا پروردگار تو نے مجھ پر پورا احسان کیا ہے مجھے دوزخ سے خلاصی دی اور میرا منہ دوزخیوں سے جنت کی طرف پھیر دیا اب میرے اور جنت کے درمیان صرف ایک پرندے کا فاصلہ ہے میرے رب میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی عزت کے طفیل مجھے جنت کے دروازے میں داخل کر دے اس کے علاوہ میں تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا اور دروازے کو میرے اور دوزخیوں کے درمیان آڑ بنا دے تا کہ میں دوزخ کی آہٹ بھی نہ پا سکوں چنانچہ وہی فرشتہ آ کے اسے جنت کے دروازے میں داخل کرے گا وہ شخص اپنے دائیں بائیں اور سامنے بقدر مسافت یک سالہ جنت میں اِدھر اُدھر نظر کرے گا لیکن سوائے درختوں اور پھلوں کے کوئی اور دکھائی نہ دیگا اور قریب ترین درخت اس سے ایک پرندے کے فاصلے پر ہوگا وہ محسوس کرے گا کہ جڑیں درخت کی سونے کی شاخیں سفید چاندی کے پتے حسین ترین کپڑوں کی طرح اور پھل مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شریں ہوں گے اور مشک سے زیادہ خوشبودار یہ حیرت آفریں منظر دیکھ کر وہ عرض کرے گا اے پروردگار تو نے مجھے دوزخ سے نجات دی اور جنت میں داخل کیا اور مجھ پر پورا احسان کیا اب اس درخت کا مجھ سے ایک پرندے کا فاصلہ ہے

Marfat.com

اس کے علاوہ تجھ سے کوئی اور درخواست نہیں کروں گا وہی فرشتہ آئے گا اور کہے گا کیا تو نے زیادہ نہ مانگنے کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ اب کیوں سوال کر رہا ہے تیری قسم کہاں گئی آخر اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت کے قریب ترین مکان تک لے جائے گا اچانک ایک سال کی راہ کی مسافت پر اسے ایک موتی کا محل نظر آئے گا وہ اس محل کو دیکھ کر عرض کرے گا خدایا میں تجھ سے یہ مکان مانگتا ہوں اور اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہ مانگوں گا پھر ایک فرشتہ آئے گا اور کہے گا کہ اے انسان تو نے اپنے رب کی قسم نہیں کھائی تھی کہ تو اور کچھ نہیں مانگے گا؟ تو کس قدر جھوٹا ہے اور کہے گا جا یہ مکان تجھے دے دیا پھر جب اس مکان پر پہنچے گا تو آگے کا سماں دیکھ کر کہے گا کہ یہ مکان اس کے مقابلہ میں ایک خواب ہے اور عرض کرے گا کہ پروردگار میں اس مکان کی درخواست کرتا ہوں فوراً وہی فرشتہ آئے گا اور کہے گا اے آدم زاد تو اپنا وعدہ پورا کیوں نہیں کرتا تو نے سوال نہ کرنے کا وعدہ کیا تھا فرشتہ اس کو ملامت کرے گا اور سمجھے گا کہ یہ حیران کن چیزیں دیکھ کر اس کی انتہا بڑھتی جا رہی ہے اس لئے کہے گا جا یہ تیرا ہے اس کو پھر سامنے ایک مکان نظر آئیگا جس کے مقابلہ میں پچھلے تمام مکان ہیچ نظر آئیں گے اور وہ اس قدر حیران ہوگا کہ اب بات بھی نہ کر سکے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قاصد اس سے کہے گا کہ کیا وجہ ہے کہ اب سوال نہیں کرتا تو وہ بندہ عرض کرے گا آپ پر اللہ کی رحمت ہو میں نے رب العزت کی قسم کھائی ہے اب مجھے اس سے ڈر لگتا ہے اور اس سے شرم آتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بندے! کیا تو اس بات پر راضی ہو جائے گا کہ قیامت کے روز پیدائش سے لے کر یوم فنا تک کل دنیا جمع کر کے اور اس کا دس گنا کر کے تجھے دے دوں، وہ شخص عرض کرے گا پروردگار تو رب العالمین ہے کیا مجھ سے مذاق کرتا ہے اللہ فرمائے گا میں ایسا کر سکتا ہوں تو جو کچھ چاہے سوال کر تو بندہ عرض کریگا مجھے آدمیوں سے ملا دے

Marfat.com

فوراً ایک فرشتہ آئے گا اور پیدل اسے جنت میں لے جائے گا یہاں تک کہ اس کے سامنے چیز آئے گی اور ایسی ہوگی کہ اس کے مقابلے کی چیز اس نے پہلے کبھی نہ دیکھی ہوگی بندہ فوراً سجدے میں جانو کرے گا میرے پروردگار نے مجھے جلوہ فرمائی کی ہے فرشتہ کہے گا سر اٹھا یہ تیرا گھر ہے اور تیرے دوسرے مکانوں میں کم درجہ کا ہے بندہ کہے گا اگر خدا میری نظر کی حفاظت نہ کرتا تو وہ اس قصر کے نور سے خیرہ ہو جاتی غرض وہ اس قصر میں اترے گا سامنے سے ایک آدمی آئے گا اس کے چہرے اور کپڑوں کو دیکھ کر یہ شخص حیران رہ جائے گا اور سمجھے گا کوئی فرشتہ ہے وہ آدمی آ کر کہے گا اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اب آپ کے آنے کا وقت آیا یہ شخص سلام کا جواب دینے کے بعد کہے گا بندہ خدا تم کون ہو وہ کہے گا میں آپ کا محافظ ہوں اور اس مکان کی نگرانی میرے سپرد ہے اور میری طرح آپ کے ایک ہزار محافظ ہیں اور ہر محافظ کے ذمے آپ کے ایک ایک محل کی نگرانی ہے آپ کے ہزار محل ہیں ہر محل میں ہزار خادم ایک بیوی اور حور آپ کے لئے ہے یہ شخص محل میں داخل ہوگا اور دیکھے گا کہ محل ایک سفید موتی کا گنبد ہے جس کے ستر کمرے ہیں ہر کمرے پر ستر بالا خانے ہیں ہر بالا خانے کے ستر دروازے ہیں اور ہر دروزے کا موتی ایک قبہ ہے یہ شخص قبوں میں داخل ہو کر کھولے گا اس سے پہلے وہ قبے کسی نے نہ کھولے ہونگے وسط قبہ میں اس کو سرخ موتی کا ایک گنبد نظر آئے گا جس کا طول ستر گز ہوگا اور ستر دروازے ہوں گے اور ہر دروازے سرخ موتی کے ایک گنبد میں پہنچتا ہوگا یہ گنبد بھی طول میں ستر گز ہوں گے اور ایک کے ستر دروازے ہوں گے کوئی موتی دوسرے کا ہم رنگ نہ ہوگا ہر موتی کے گنبد میں بیویاں ہوں گی سجی ہوئی جلوہ گاہیں ہوں گی اور تخت ہوں گے۔

ایسے بالا خانے جنتیوں کے لئے ہوں گے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Marfat.com

"وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِیْنَ فِیْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ"

"بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ضرور ہم انہیں جنت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے اچھے عمل کرنیوالوں کے لئے کیا ہی اچھا اجر ہوگا"۔

(سورۃ عنکبوت)

حورین:

چنانچہ جب وہ شخص قصر کے اندر داخل ہوگا تو ایک حور ملے گی جو اس کو سلام کرے گی یہ شخص سلام کا جواب دے گا پھر متعجب ہو کر کھڑا ہو جائے گا حور کہے گی ہماری ملاقات کے لئے اب آپ کو وقت ملا ہے؟ میں آپ کی بیوی ہوں یہ شخص اس کے چہرے کو دیکھے گا تو اپنے چہرے کا عکس حور کے چہرے میں نظر آئے گا جیسے آئینے میں نظر آتا ہے حور ستر جوڑے پہنے ہوگی ہر جوڑا ستر رنگ کا ہوگا ہر رنگ دوسرے رنگ سے جدا ہوگا انتہائی شفاف ہونے کی وجہ سے لباس کے باہر سے پنڈلی کی ہڈی کی مغیگ بھی نظر آئے گی جب اس کی طرف سے ذرا بھی منہ پھیرے گا اور پھر دوبارہ دیکھے گا تو اس کی آنکھ میں حور کا حسن ستر گنا زیادہ نظر آئے گا حور اس کے لئے آئینہ ہوگی اور وہ حور کے لئے آئینہ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرَاى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا"

"ان میں سے ہر مرد کو دو ایسی عورتیں ملیں گی کہ ہر عورت کے ستر جوڑے ہوں گے اس کی پنڈلی کا مغز ان سے باہر نظر آئے گا"۔

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ صفحہ 497)

Marfat.com

حوروں کا حسن:

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر اہل جنت کی ایک عورت زمین کی طرف جھانکے تو ایسا روشن کر دے اس چیز کو جو مشرق و مغرب کے درمیان ہے اور بھر دے وہ اسے خوشبو سے البتہ اوڑھنی اس کے سر کی بہتر ہے دنیا و مافیہا سے۔ (مشکوٰۃ شریف ص 495)

حوروں کا گانا:

جنت میں حوریں اپنے خاوند کو خوش کرنے کے لئے خوش الحانی سے گانے سنائیں گی اور وہ ایسی خوش گلو ہوں گی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی مگر ان کا گانا یہ شیطانی گانا نہ ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہوگی اور یہ بھی گائیں گی۔

"نحن الخالدات فلا نبید نحن النا عمات فلا نباس نحن الرافیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا و کناله"

''ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی ہم ہلاک نہ ہوں گی ہم چین کرنے والی ہیں پس ہم محتاج نہ ہونگی ہم راضی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی خوش ہو اس کے لئے جو ہمارے لئے ہو اور ہم اس کے لیے''۔ (رواۃ الترمذی مشکوٰۃ صفحہ 500)

ہاں میں اس جنتی کے محل کے بارے میں عرض کر رہا تھا کہ سنیے:

ہر قصر کے تین سو ساٹھ دروازے ہوں گے ہر دروازے پر موتی یاقوت اور جواہر کے تین سو ساٹھ قبے ہوں گے ہر قبے ایک دوسرے سے جدا ہوگا جب قصر سے سر نکال کر جھانکے گا تو بقدر مسافت زمین اس کو اپنا ملک نظر آئیگا جب اس کی سیر کریگا تو سو برس تک اپنے ہی ملک میں چلتا رہے گا ملک کے اندر جس جگہ پر پہنچے گا اس میں سب کچھ نظر آئے گا۔

Marfat.com

سلام وتحائف:

تمام محلات میں فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام اور تحفے لائیں گے ہر فرشتے کے پاس وہ ہدیہ ہوگا جو دوسرے کے پاس نہ ہوگا فرشتے روزانہ آکر دن کو سلام کیا کریں گے اور اس کے ساتھ تحائف ہوں گے اس قول کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے:

"وَالْمَلٰئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ"

نیز اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے:

"وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا"

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت والے اس شخص کو مسکین کہیں گے کیونکہ اس کے مکان سے ان کے مکان کہیں اعلیٰ ہوں گے۔

خدام جنت:

اس مسکین کے اسی 80 ہزار رکاب دار ہوں گے جبکہ اونچے درجے والے جنتیوں کے خدام کی تعداد آٹھ لاکھ ہوگی چنانچہ کلام مجید میں ہے:

"وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ"

یعنی ان کی خدمت میں ایسے خدام ہوں گے جو نابالغ ہوں گے اور کبھی بوڑھے نہ ہوں گے ولدان کا مطلب ہے "غلمان" جو کبھی بوڑھے نہ ہوں گے مخلدون کا مطلب ہے کہ کبھی بڑے نہ ہوں گے یعنی نابالغ ہی رہیں گے۔

"اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا"

یعنی حسن میں تم ان کو موتی خیال کرو گے منثور بکھرے ہوئے موتی یعنی

Marfat.com

کثرت میں بکھرے ہوئے جن کی تعداد نہ معلوم ہو سکے۔

جنتیوں کے محل:

ہاں تو عرض کر رہا تھا کہ جنتیوں کے محل نہایت خوبصورت اور وسیع ہوں گے اتنے وسیع کہ پورے ملک کا گمان ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْکًا کَبِیْرًا"

''جب وہاں جنت میں دیکھوں گے تو عالی شان نعمت والا اور بڑا ملک تم کو دکھائی دے گا''۔

کیونکہ ایک جنتی کو ایک ایسا محل ملے گا جس میں ستر محل ہوں گے پھر ہر ہر محل میں ستر گھر ہوں گے ہر گھر ایک کھوکھلے موتی کا ہوگا اور ہر موتی کی بلندی ایک فرسخ لمبائی اور چوڑائی ایک فرسخ ہوگی ہر موتی میں سونے کے چار ہزار کیواڑ ہوں گے ہر گھر میں موتی اور یاقوت کی شاخوں سے بنا ہوا ایک تخت ہوگا تخت کے دائیں بائیں چار ہزار سونے کی کرسیاں ہوگی کرسیوں کے پائے سرخ یاقوت کے ہوں گے تخت پر بستر پر تکیہ ہوں گے ہر بستر اپنے رنگ پر ہوگا جنتی ستر خلعت دریائی کے پہنے بائیں ہاتھ پر سہارا دیئے تکیہ لگائے تخت پر بیٹھا ہوگا سب سے اندر بدن سے متصل سفید ریشم کا لباس ہوگا پیشانی پر زرد یاقوت اور رنگ برنگ کے جواہر کی پٹی ہوگی ہر جواہر کا رنگ جدا ہوگا سر پر سونے کا تاج ہوگا جس کے ستر کونے ہوں گے ہر کونے پر موتی ہوگا جس کی قیمت مشرق و مغرب کے تمام مال کے برابر ہوگی۔

زیورات:

ہاتھ میں کنگن ہوں گے ایک سونے کا ایک چاندی کا اور ایک موتیوں کا اور پاؤں کی انگلیوں میں سونے چاندی کی انگوٹھیاں ہوں گی جن میں رنگا رنگ کے نگینے ہوں گے چنانچہ کلام پاک میں ہے:

Marfat.com

"وَ حُلُّوا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ"

''ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے''۔

دوسری آیت میں ہے:

"یَحَلَّوْنَ فِیْهَا اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا"

''ان کو سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے یعنی کنگن تین طرح کے ہوں گے سونے کے، چاندی کے اور موتیوں کے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کو خدا تعالیٰ سونے کی انگوٹھیاں عطا فرمائے گا جن کو وہ پہنیں گے پھر یاقوت اور لؤلو کی انگوٹھیاں ہوں گی یہ دارالسلام میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت ملیں گے۔

جنتی لباس:

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ہر شخص تہبند، چادر اور بلا تراشے اور بغیر سلے کپڑے پہنے گا ہر شخص موتیوں کا تاج پہنے گا تاج کے گرداگرد موتی یاقوت اور زمرد ہوں گے اور سونے کی دو زنجیریں لٹکتی ہوں گی گردن میں سونے کا گلوبند ہوگا تاج کے نیچے موتی اور یاقوت کے سر بند ہوں گے جوڑوں کے اوپر باریک ریشم کا لباس ہوگا اور باریک ریشم کے اوپر موٹا ریشمی لباس اور سبز حریری لباس ہر شخص پہنے ہوئے ہوگا سب تکیہ لگائے ایسے بستر پر بیٹھے ہوں گے جن کا ستر ریشمی دریائی اور برہ خوبصورت ہوگا سرخ نفیس کپڑے میں سرخ یاقوت کی دھاریں ہوں گی تخت کے پائے موتی کے ہوں گے تخت پر ایک ہزار بستر ہوں گے ہر تخت کے سامنے ہزار مسندیں ہوں گی اور دائیں بائیں ستر ہزار کرسیاں ہوں گی جو ایک دوسری سے مختلف ہوں گی۔

پھر فرمایا جنت میں جنتی اپنے تخت پر بیٹھا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجے گا جس کے پاس ستر جوڑے کپڑوں کے ہوں گے ہر جوڑے کا رنگ الگ ہوگا سب

Marfat.com

جوڑے فرشتے کی دو انگلیوں میں چھپے ہوں گے فرشتہ اگر دروازے پر کھڑا ہوگا اور دربان سے کہے گا کہ میں رب العالمین کا قاصد ہوں اللہ کے دوست سے میرے لئے اجازت طلب کرو چنانچہ دربان کہے گا کہ میں خود اس سے کلام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہاں اپنے برابر والے دربان سے کہتا ہوں اس طرح ستر دربانوں کو اطلاع ہوگی اور اس طرح جنتی کو اطلاع پہنچ جائے گی کہ اللہ کا قاصد آنا چاہتا ہے جنتی اجازت دے دے گا فرشتہ اندر آجائے گا اور کہے گا اسلام علیکم یا ولی اللہ رب العزت آپ سے راضی ہے اور آپ کو سلام کہتا ہے اس سے وہ بہت خوش ہوگا۔

"وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذَالِكَ هُوَ الْفَوزُ الْعَظِيْم"

کا یہی مطلب ہے اور آیت

"اِذَا رَاَيْتَ ثُمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا"

سے بھی یہی جنتی کی شان کا ظہار ہوتا ہے کہ جنتی کو اتنی بڑی حکومت حاصل ہوگی کہ فرشتے بھی بغیر اجازت اندر داخل نہ ہوسکیں گے فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

"عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُس خُضْرٌ وَّ اسْتَبْرَقْ"

''ان کا بالائی لباس سبز ریشم کا باریک اور سرد بیز ہوگا''۔

استبرق دبیز دریائی لباس کہنے کا مطلب یہ ہے کہ بدن سے متصل اندرونی لباس سفید ریشم کا ہوگا ہاں میں عرض کر رہا تھا کہ اس مسکین کے اسی ہزار تابعدار ہوں گے جب وہ کھانا کھانا چاہے گا تو بہشت کو خوان لاکر رکھیں گے جو سرخ یاقوت کا ہوگا اور یاقوت زرد اس میں جڑا ہوگا اس کے کنارے موتی یا فوزا اور زمرد کے ہوں گے اور پائے موتیوں کے اور ایک کنارہ بیس میل کا ہوگا ستر قسم کے کھانے اس پر چنے جائیں گے سامنے اسی خادم کھڑے ہوں گے ہر خادم کے پاس ایک پیالہ ہوگا جس میں کھانا ہو گا اور ایک گلاس میں پانی ہوگا ہر پیالے اور گلاس میں اسی (80) قسم کا کھانا ہوگا اور

Marfat.com

پانی ہوگا جو دوسرے میں نہیں ہوگا ایک کھانا دوسرے کھانے سے اور ایک شربت دوسرے شربت سے مشابہ نہ ہوگا اول کا مزہ اور لذت آخر کے مزہ اور لذت جیسا ہوگا ہر رنگ کے کھانے اور شربت کا کچھ حصہ جنتی ضرور کھائے گا خوان سامنے سے اٹھایا جائے گا تو ہر خادم کو اس پس خوردہ کھانے اور شربت میں حصہ ضرور ملے گا۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچے درجوں والے اس کی زیارت کریں گے اور یہ ان کی زیارت نہیں کر سکے گا اونچے درجے والے کی خدمت میں آٹھ لاکھ خدمتگار ہوں گے ہر خدمت گار کے ہاتھ میں ایک پیالہ ہوگا جس میں کھانا ہوگا جو ایک دوسرے سے مختلف ہوگا اور ہر رنگ کا کھانا بہشتی کھائے گا اور پھر خوردہ میں سے ہر خدمت گار کو حصہ ملے گا ہر جنتی کی بہتر 72 بیویاں حوریں اور دو بیویاں آدمی ہونگی ہر بیوی کا قصر سبز یاقوت کا ہوگا ہر بیوی ستر جوڑے پہنے گی اور جوڑے میں ستر رنگ ہوں گے کوئی جوڑا دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا ہر بیوی کی پیش خدمت ہزار لونڈیاں کھڑی ہوں گی اور ستر ہوزار لونڈیاں اس کی مصاحب ہوں گی ہر لونڈی کے ہاتھ میں ایک پیالہ ہوگا اور شربت سے بھرا ہوا ایک گلاس ہوگا ہر پیالے کا کھانا اور ہر گلاس کا شربت دوسرے سے مختلف ہوگا۔

جنتی کا کھانا:

ایک روایت میں ہے کہ جنتی اپنے مرصع تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوگا اس کے سامنے دس ہزار خادم لڑکے ہوں گے جو نہ بڑے ہوں گے اور نہ کبھی بوڑھے ہوں گے سامنے یاقوت سرخ کا ایک خوان رکھا جائے گا جو ایک میل لمبا اور ایک میل چوڑا ہوگا اس میں ستر ہزار سونے چاندی کے برتن ہوں گے ہر برتن میں ستر رنگ کا کھانا ہوگا۔

جنتی اگر کوئی لقمہ کسی کھانے کا ہاتھ سے اٹھائے گا اور اسی اثنا میں کسی

Marfat.com

دوسرے رنگ کے کھانے کی خواہش کرے گا تو فوراً لقمہ پلٹ کہ خواہش کے مطابق کی حالت پر آجائے گا سامنے غلمان کھڑے ہوں گے جن کے ہاتھوں میں چاندی کے کوزے ہوں گے ان کے پاس شراب اور پانی ہوگا جنتی چالیس آدمیوں کے برابر کھانا کھائے گا پھر غلمان اسے اس کی پسند کا شربت پلائیں گے جب ڈکار آئیگا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے خواہش طعام کے دروازے کھول دے گا اور پانی پی کر جب اسے پسینہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ کھانے پینے کی اشیاء کے ہزاروں دروازے کھول دے گا یعنی پسینے اور ڈکار سے کھانا تحلیل ہو کر ہضم ہو جائے گا۔

بڑی بختی اونٹنیوں کے برابر پرندے دروازوں سے داخل ہوں گے اور جنتی کے سامنے آکر کھڑے ہو جائیں گے ہر پرندہ کے ہر کھانے والے سے زیادہ لذت آئے گی خوش آوازی کے ساتھ اپنی صفت بیان کرے گا اور کہے گا اے اللہ کے دوست میں اتنی مدت جنت کے باغوں میں چرتا ہوں تمام پرندے خوبی کے ساتھ جنتی کے سامنے اپنی آوازیں نکالیں گے جنتی ان کی طرف نگاہ اٹھائے گا تو سب سے زیادہ بلند آواز اور خوش بیان پرندے کو پسند کرے گا اللہ ہی واقف ہے کہ کتنی دیر اس میں یہ خواہش رہے گی یکا یک وہ پرندہ خوان پر گر جائے گا کچھ نمکین خشک کیا ہوا کچھ بھنا ہوا برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں جنتی اس میں سے کھائے گا جب سیر ہو جائے گا اور بس کرے گا تو وہ ویسا ہی پرندہ بن کر اسی دروازے سے نکل جائیگا جس سے داخل ہوا تھا۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کے پرندوں کے ستر ہزار پر ہوں گے اور اگر مومن اس میں سے کسی کی خواہش کرے گا تو اس پرندے کو لا کر پیالے کے اندر رکھ دیا جائے گا تو پرندہ پھڑ پھڑا کر اڑا جائے گا اور اس کا ایک پر بھی کم نہ ہوگا۔

Marfat.com

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جنت کی نعمتوں کا بیان سنا اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم مرنے کے بعد جنت میں داخل ہوں تو پھر آپ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں دعوت اسلامی کا مدنی ماحول بہت پیارا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے بے نمازی دعوت اسلامی میں آئے اور نمازی بن گئے کتنے چور آئے نیکی کی دعوت دینے والے بن گئے کتنے والدین کے نافرمان آئے والدین کے فرمانبردار بن گئے کتنے گالیاں بولنے والے آئے بیان کرنے والے بن گئے اگر آپ ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں اپنا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات کا فارم پر کرنے کا معمول اور اپنے علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے کا معمول بنائیں گے تو انشاء اللہ مرنے کے بعد ہم جنت میں داخل ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

بیان نمبر:14

زندگی کا مقصد

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

پیارے اسلامی بھائیو! جس نے ابھی تک اعتکاف کی نیت نہیں کی، وہ بھی مل کر اعتکاف کی نیت کرلیں۔

"نويت سنت الاعتكاف"

درود پاک کی فضیلت:

پیارے اسلامی بھائیو! ارشاد فرمایا گیا ہے:

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے''۔

صلوا على الحبيب صلى الله على محمد صلى الله عليه و سلم

پیارے اسلامی بھائیو! توجہ کے ساتھ بیان درس و بیان سننے کی عادت بنائیے کہ لاپرواہی کے ساتھ سننے سے اس کی برکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے

Marfat.com

جب بھی سنا کریں تو توجہ کے ساتھ سنا کریں۔ الحمد اللہ عزوجل کا کرم ہے کہ اس وقت ہم اس کے گھر میں بیٹھ کر اس کا اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کر رہے ہیں۔ پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ نفس و شیطان آپ کو یہاں سے اٹھنے پر مجبور کرے لیکن آپ یہاں سے اٹھیے گا نہیں کیونکہ کچھ دیر اگر یہاں پر تشریف رکھیں گے تو بہت سارا علم دین اور بے شمار عبرت کے مدنی پھول اپنے دامن میں لے کر اٹھیں گے جس کی مہک سے ہم بھی مہکیں گے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس سے فائدہ حاصل ہوگا۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! وقت تو گزر ہی جائے گا دیکھیے ابھی آپ کتنی دیر سے تشریف فرما ہیں ابھی تلاوت قرآن ہوئی پھر حمد باری تعالیٰ پڑھی گئی نعت شریف کے چند اشعار بھی پڑھے گئے وقت تو اب بھی گزر رہا ہے اور اس دوران جہاں جہاں جو جو شخص تھا ان سب کا وقت کٹ گیا لیکن اللہ رب العزت کا ہم پر کرم ہے کہ ہمارا وقت اس کی اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں گزر رہا ہے۔

ہمیں اپنے رب کی رحمت سے امید ہے کہ ہمارا یہ گزرا ہوا وقت ہماری مغفرت کا باعث بنے گا۔ جب کہ سینکڑوں نہیں ہزاروں اسلامی بھائی اس وقت کیسے کیسے کاموں میں مصروف ہوں گے۔ کوئی بے چارہ گناہوں میں وقت گزار رہا ہوگا کوئی فضول وقت گزار رہا ہوگا۔ کوئی اپنا کام کاج کر رہا ہوگا لیکن اللہ کا کتنا کرم ہے کہ ہم اس کے گھر میں بیٹھ کر اس کا اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر رہے ہیں۔ تو آپ کو شیطان لاکھ سستی دلائے آپ توجہ سے سنیے گا ان شاء اللہ عزوجل عمل کرنے کی توفیق مل ہی جائے گی۔ ہم جب بھی درس و بیان سنیں اللہ تعالیٰ ہمیں توجہ کے ساتھ درس و بیان سننے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

علم دین کی مجلس کا ادب:

پیارے اسلامی بھائیو! جہاں علم دینی کی محفل ہورہی ہو درس وقرآن ہورہا ہو، احادیث شریفہ کا درس و بیان ہورہا ہو، کوئی اجتماع ہوتو اس کا ادب واحترام ہمارے بزرگان دین رحمہم اللہ کتنا کیا کرتے تھے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ حضرت سیدنا یا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ آپ ایک مرتبہ جارہے تھے راستے میں آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ کھڑے ہوئے ہیں اور ایک محدث صاحب درس حدیث دے رہے ہیں۔ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، بیٹھنے کی جگہ کم تھی اس لئے کچھ لوگ کھڑے ہوکر سن رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں ٹھہرے نہیں گزرتے چلے گئے۔ کسی نے عرض کی حضرت خیریت؟ آج وہاں رکے نہیں حالانکہ وہاں حدیث شریف کا بیان ہورہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف بیان کی جارہی ہو اور میں یہ گوارا نہیں کرتا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کا بیان ہورہا ہو اور میں کھڑے ہوکر سنوں یعنی جیسے عام لوگ بے توجہی سے سنتے ہیں بلکہ میرے نزدیک تو یہ سب ادب والا طریقہ ہے کہ میں باوضو ہوکر ادب واحترام سے بیٹھوں اور توجہ کے ساتھ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو سنوں۔ دیکھیں کیسی پیاری ان کی سوچ تھی اس کا یہ مطلب نہیں کہ کھڑے ہوکر نہیں سننا چاہیئے بلکہ کبھی ایسا موقع ہوتو آدمی سن لے لیکن وہ ہمیں سوچ دے رہے ہیں۔ ہمارا یہ حال کہ ہم درس و بیان میں بالوں کو سیٹ کرتے رہتے ہیں۔ آگے پیچھے دیکھتے رہتے ہیں۔ دھاگے نوچتے رہتے ہیں چٹائی دری وغیرہ کے تنکے دھاگے نکالتے رہتے ہیں۔ کبھی یہاں خارش کبھی وہاں خارش کبھی ادھر دیکھا، کبھی اُدھر دیکھا، کبھی کسی کو کسی طرف سے آواز آگئی تو اس طرف دیکھنے لگ گئے پیچھے سے کوئی آیا اس نے چپل رکھے تو اکثریت اسے مڑکر دیکھتی ہے موٹر سائیکل پر کوئی گزرا تو فوراً اس کی طرف

Marfat.com

دیکھنے لگ جاتے ہیں۔اصل بات کیا ہے کہ توجہ نہیں ہے توجہ کیوں نہیں ہے کہ علم دین حاصل کرنے کا شوق نہیں ہے۔علم دین کو سننے کا جذبہ نہیں ہے۔آج ہمارے بہت سے مسلمان بھائی اور بہنیں فضول کاموں میں اپنا وقت برباد کردیتے ہیں۔ فضول گفتگو میں کلام میں یہاں تک کہ گناہوں بھرے ماحول میں جا کر اپنا وقت گزار دیتے ہیں اور ایسوں صد افسوس اللہ تعالیٰ کے گھر میں ان کا دل نہیں لگتا قرآن حکیم فرقان حمید کی تلاوت میں ان کا دل نہیں لگتا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی میں ان پر درود پاک پڑھنے میں ان کا دل نہیں لگتا۔اللہ کے ذکر میں ان کا دل نہیں لگتا اور زندگی ہے کہ گزرتی چلی جاتی ہے۔دن بدن ہم موت سے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ہر آنے والا دن ہمیں موت سے قریب کر رہا ہے۔اور جو دن گزر چکا جو آنے والا ہے اسکا کچھ بھروسہ نہیں اور وہ جو وقت ہمارے پاس ہے اسی سے فائدہ اٹھا کر ہمیں اللہ کے احکامات میں لگ جانا چاہیے اپنے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے پیارے احکامات پر عمل شروع کردینا چاہئے۔

مسلمان اور زندگی کا مقصد:

پیارے اسلامی بھائیو! یہی ایک زندگی کا مقصد ہے۔اور مسلمان کو ایسی ہی اطاعت وفرمانبرداری والی زندگی گزارنی چاہیے زندگی کا کوئی طریقہ کار کوئی لائحہ عمل ہو۔یہ کیا کہ جیسے نافرمانوں کی زندگی گزرتی ہے یا جیسے یوں کہہ لیں کہ صرف کھانا، پینا، سونا، جاگنا، اور بچے پیدا کرنا یہ کام تو جانور بھی کرتا ہے انسان اشرف المخلوقات ہے اس کی پیدائش کا کچھ مقصد ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے جنوں اور انسانوں کو (مفہوم عرض کر رہا ہوں) اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔(پارہ 29 سورہ ملک)

Marfat.com

نیک اور اچھے اچھے عمل کریں۔ پتہ چلا کہ انسان کو جو پیدا کیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

"و ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"

"ہم نے ایسے ہی انسانوں اور جنوں کو پیدا نہیں کیا بلکہ اپنی بلکہ اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے"۔

آج انسان اپنی عبادت کے مقصد کو بھول گیا ہے وہ اللہ جس نے عبادت کا حکم دیا، نبی پاک صاحب لولاک جو کہ سید العابدین ﷺ جو سارے سجدہ گزاروں سے بڑھ کر سجدہ کرنے والے اور سب عبادت گزاروں سے بڑھ کر عبادت کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوری اپنی حیات مبارکہ کا ایک ایک لمحہ عبادت میں گزارا مگر آج افسوس کہ ہم عبادات سے دور ہیں۔ خرافات کے قریب ہیں۔ اطاعت و فرماں برداری سے دور ہیں اور نافرمانی کی طرف مٹھیاں بند کئے سر جھکائے، آنکھیں بند کئے بغیر سوچے سمجھے دوڑے چلے جارہے ہیں۔ اور یہ احساس نہیں ہے کہ جو چند روزہ زندگی مجھے ملی ہے وہ پلک جھپکنے میں گزر جائے گی۔ پانی کے بلبلے کی طرح ہماری زندگی اسی بلبلے کی طرح ہے ہم دیکھیں کہ ہمارے اتنے سال گزر چکے ہیں۔ اتنی عمر ہو چکی ہے اتنے سال کا ہو گیا اور اب مزید میں اتنے سال جیوں گا۔ ہم یہ بھول گئے ہیں کہ ہماری زندگی جو ہے وہ پانی کے بلبلے کی مانند ہے اور یہ کہ ہمارا کچھ پتہ نہیں، وقت کا کچھ پتہ نہیں جب اس زندگی کا جام لبریز ہو گا اور اس جہان سے ہم کوچ کر جائیں گے کسی کو خبر نہیں کہ کتنی میری زندگی ہے۔ لوگ نہ جانے کیا کچھ کرتے ہیں کیسے کیسے ارمان پالتے ہیں اور موت آجاتی ہے۔

بولٹن مارکیٹ کراچی کا واقعہ:

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ہمارے کراچی کی بولٹن مارکیٹ کی مسجد

Marfat.com

واقعہ ہے۔اس میں لوگوں کے نکاح ہوئے بڑا سبق آموز واقعہ ہے کہ وہاں پر ایک دولہا اس کا نکاح ہوا۔وہ خوشی خوشی سیڑھیوں سے نیچے آرہا تھا بڑے ارمان ہوں گے اس کے دل میں اب وہ سیڑھیوں سے اترنے لگا کہ اس کا پاؤں پھسل گیا اور پاؤں ایسا پھسلا کہ سیڑھیوں سے مسلسل گرتا ہوا وہ زمین پر آگرا۔پکڑو دوڑو کی صدائیں بلند ہوئیں اس کو اٹھایا گیا لیکن یہ کیا چند ہی لمحوں میں وہ نوجوان دم توڑ چکا تھا اب اندازہ لگائیں کہ وہ چاول جو اس کے ولیمے پر پکنے تھے۔وہ چاول اس کے چالیسویں کی فاتحہ میں پکائے گئے۔

کورنگی میں بس کا حادثہ:

کیسی عجیب موت ہے کسی کو پتہ ہے کہ کب موت آجائے؟ابھی دو تین دن کا واقعہ ہے کہ کورنگی میں ایک بس بے قابو ہو کر ایک نالے میں گر گئی اور تقریباً 19 افراد کا انتقال ہو گیا۔اسی میں دولہا اور دلہن بھی تھے۔اللہ تعالیٰ اس دولہے اور دلہن کی بھی اور سارے افراد کی مغفرت فرمائے۔ناگہانی موت ہے اللہ تعالیٰ رتبہ عطا فرمائے۔ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے جو زخمی ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے ہم بھی سفر کرتے ہیں گاڑیوں میں اپنی کار پر، موٹر سائیکل پر کیا ہم سفر نہیں کرتے؟ یہ واقعہ ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے یہ سوچیے کہ اس کی جگہ ہم ہوتے تو اگر ہم اپنے طرز عمل کا جائزہ لیں کہ ہمارا طرز عمل کیا ہے؟ آج ہم بس میں سوار ہوں ویگن میں سوار ہوں یا کسی اور اس قسم کی چیز پر سوار ہوں بہت کم لوگ ہیں جو بسم اللہ پڑھ کر سواری کی دعا پڑھ کر سوار ہوتے ہیں بلکہ بدقسمتی سے یہ کہہ لیں ہماری گاڑیوں میں بلند آواز سے گانے بج رہے ہوتے ہیں کیا شارٹ روٹ کیا لانگ روٹ کیا کراچی کے اندر کیا کراچی کے باہر حیدر آباد، پنجاب اور سرحد ہر جگہ یہی حال ہے۔گانوں کی کیسٹیں بجتی ہیں اور لوگ باقاعدہ فرمائشیں

Marfat.com

کرتے ہیں۔اوراگرکوئی دل جلا یہ کہے کہ بھائی اس کو بند کردوتو سب لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔سفر کا کیسے پتہ چلے۔ارے سفر نہیں کٹے گا، سفر کٹ جائے گالیکن یہ سفر کٹ رہاہے کہ کانوں میں مسلسل گانوں کی آواز آرہی ہے۔گانوں کی آواز آئے گی پھراس کے جو بول ہوں گے اس کے جو الفاظ ہوں گے پھران کی طرف توجہ بھی ہو جائے گی۔جب توجہ جائے گی پھر پتہ نہیں ذہن کہاں سے کہاں پہنچ جائے گااورانہی گانے باجوں کی تباہ کاریاں اس قدر ہیں کہ۔

گانے باجے کی تباہ کاریاں:

حدیث پاک میں ارشادفرمایا گیا ہمارے آقاصلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالیشان کا مفہوم ہے کہ گانا نفاق کودل میں اس طرح اگاتا ہے جیسے پانی گھاس کواگاتا ہے۔ اوراندازہ لگائیں کہ گھروں میں دکانوں میں، بسوں میں، چھوٹی سی دکان ہوگی لیکن بڑے بڑے ڈیک ہوں گے،شادی بیاہ کے موقع پرتو لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید اس کے بغیر شادی نہیں ہوگی۔آج لوگ پتہ نہیں کیا کیا کرنا چاہتے ہیں کہ۔

لباس راہبر میں بہت سے راہزن پھرتے ہیں
اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

شیطان اورعبادت گزار برسیسا:

تو میرے پیارے اورمحترم اسلامی بھائیو!ایک عابداورزاہدشخص تھااس کا نام برسیسا تھا۔ایک دن شیطان اس کے پاس آیااورکہاتم یہاں بیٹھ کرعبادت کر رہے ہواس سے کہیں بہتر ہے کہ تو خلق خدا کی خدمت کرے وہ بھی عبادت ہے۔ میں تمہیں ایک منتر یعنی ایک چیز سکھا دیتا ہوں ہوسکتا ہے کہ دور دور سے لوگ تمہارے پاس آئیں تم اتنے بڑے عابدوزاہد ہواتنے پارسا ہوتمہارے دم میں

Marfat.com

اتنی تاثیر ہو کہ تم جسے دم کرو وہ ٹھیک ہو جائے جسے ہاتھ لگا دو وہ بھلا چنگا ہو جائے۔ لو اب غور کرلہ میں جا رہا ہوں۔اب یہ بات اس کے دل میں بیٹھا کر چلا گیا اب وہ شخص اس بات کو سوچ رہا ہے۔ادھر شیطان گیا اور ایک وہاں کا جو بادشاہ تھا اس کی رعایا میں ایک لڑکی تھی جو بہت خوبصورت تھی اس میں حلول کر گیا اور اس کی طبیعت عجیب سے عجیب ہونے لگی، دورے پڑنے لگے کیونکہ وہ جن تھا اور پھر خود ہی ایک آدمی کے بھیس میں آیا اور کہنے لگا کہ میں اس کا علاج کروں۔پھر کہنے لگا کہ ہاں ایک بہت بڑا عابد و زاہد ہے اُس کا نام ہے برسیسا اس کے پاس لے چلتے ہیں۔اب وہ بھاگے اس کے پاس آئے لوگوں نے کہا کہ وہ تو دیکھے گا بھی نہیں وہ تو اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرے گا۔آپ کو پتہ ہے وہ کتنا بڑا پرہیز گار ہے۔تو اس نے کہا کہ تم لے کے جاؤ کیونکہ عبادت گزار جو ہوتے ہیں وہ رحم دل بھی ہوتے ہیں۔تو وہ اس بچی کی حالت اس طرح دیکھے گا تو اسے رحم آجائے گا۔ چنانچہ رحم کے تحت وہ کچھ نہ کچھ کرے گا اب لڑکی کے بھائی اس کو لے کر جب گئے اب اس نے اپنا دروازہ ہی نہ کھولا۔انہوں نے کیا کیا اس کے گھر کے سامنے ایک مکان تھا اس میں بچی کو چھوڑ کر چلے گئے اور یہ کہہ کر چلے گئے کہ ہم اس کو آپ کے حوالے کر کے جا رہے ہیں۔اب آپ جانیں آپ نے کس طرح اس بچی کو ٹھیک کرنا ہے۔اب وہ بیٹھا ہوا ہے اس کے دل میں شیطان کی وہی باتیں طرح طرح کی آ رہی ہیں۔ پھر شیطان اس کے دل میں آ گیا اور مزید اس کے وسواس کو تقویت پہنچائی اور کہا جا کر دم کر دو، کیا حرج ہے؟ چنانچہ جب وہ اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلا اس عورت کے پاس پہنچا جب دم کرنے کی غرض سے دیکھا تو کچھ ہو گیا جو نہیں ہونا چاہئے تھا۔اس نے اس کے ساتھ منہ کالا کر لیا اور یہاں تک کہ اس لڑکی کو حمل ٹھہر گیا اب تو وہ ڈرے کیا کروں یہاں تک کہ اس کے ذہن

Marfat.com

میں پھر وہی شیطان آیا کہنے لگا کہ اسے قتل کر کے اسی مکان میں اسے دفن کر دو، اس کے بھائی تو گئے ہوئے ہیں جب پلٹ کر آئیں تو کہنا کہ اس پر کوئی جن بھوت آیا ہوا تھا وہ بھاگ گئی۔ مجھے عبادت سے فرصت نہیں میں کہاں جاؤں؟ میں اسے کہاں ڈھونڈوں چنانچہ اس نے وہاں اسے قتل کیا۔ گڑھا کھودا اور دفن کر دیا اب لڑکی کے بھائیوں کی خواب میں شیطان آیا اور تینوں کو ایک ہی خواب دکھایا۔ شیطان نے اس کے بھائیوں سے کہا کہ اس عابد نے تمہاری بہن کو قتل کر کے اس گڑھے میں دفن کر دیا ہے۔ صبح جب اٹھے تو ان تینوں نے آپس میں ایک دوسرے کو خواب سنایا چنانچہ وہ اس مکان میں گئے اور گڑھا کھودا تو واقعی ان کی بہن اس میں دفن تھی اب ان تینوں نے اسے مارا پیٹا، بادشاہ کے پاس لے گئے آخر کار اس کو سزائے موت ہوگئی۔ سولی کی سزا ہوئی اب جب وہ سولی کے تختے پر پہنچا، شیطان اس کے پاس آیا اور کہا اے برسیسا تو کتنا بڑا عابد و زاہد تھا۔ تجھے اس مقام پر پہنچانے والا میں ہی ہوں اور سن تجھے اس سے چھٹکارا میں ہی دلا سکتا ہوں۔ اس نے کہا وہ کیسے؟ اس نے کہا مجھے خدا مان لو، کلمہ کفر کہہ دو، مجھے سجدہ کرو۔ اس نے کہا کہ میں سولی پر لٹکا ہوا ہوں سجدہ کیسے کروں؟ شیطان نے کہا سجدہ کی نیت سے سر کو ہی ہلا دو تمہارا چھٹکارا ہو جائے گا اس نے سر کو سجدہ کی نیت سے ہلایا شیطان نے کہا کہ جا میں تجھ سے بیزار ہوں۔ تیرے پاس ایک ایمان کی دولت تھی میں نے وہ بھی تجھ سے چھین لی۔

معاذ اللہ عزوجل پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیں کیسے اس نے عابد سے ایمان کی دولت چھین لی اسی طرح شیطان ہمارے ساتھ بھی ایمان سے کھیلنا چاہتا ہے۔ کیا آج مسلمانوں کے گھروں میں ایسے گانے نہیں بج رہے کہ

حسینوں کو آتے ہیں کیسے بہانے

Marfat.com

خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! بتایئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے علم کا انکار نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ وہ تو علام الغیوب والشہادۃ ہے اللہ تعالیٰ کا علم سب سے بلند ہے اس کا علم قدیم اور اس نے کسی سے علم نہیں کیا اور وہی حقیقت میں علام ہے۔ سب سے بڑا عالم وہی ہے اگر کوئی نئی چیز پیدا ہوتی ہے تو وہ پیدا ہونے پر رب کے علم میں نہیں آتی بلکہ اس کے علم میں قدرت میں پہلے سے موجود ہے تو بتایئے کہ اللہ کے علم پر ہمارا ایمان ہے لیکن گانے کی نحوست دیکھئے کہ اس میں تو کہا جا رہا ہے کہ خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں۔ معاذ اللہ اور ہمارے مسلمان اس کو بجا رہے ہیں۔ اس کو سنا رہے ہیں اس کو بیچ رہے ہیں۔ کیسی تباہی ہے ایک اور شعر کہ

ہم نے تو اے جان جہاں تیری عبادت کی

پتہ نہیں دوسرا شعر کیا ہے۔

میرے پیارے اور محترم اسلامی! بھائیو میں یہ بتا اس لئے رہا ہوں کہ عبادت تو ایک خدا کی ہے اس طرف ہماری توجہ جائے۔ عبادت تو جناب والا جس ہستی کو سزاوار ہے۔ وہ رب العزت ہے۔ عبادت کے لائق صرف خدا کی ہی ذات ہے وہی معبود ہے۔ لا معبود الا اللہ یعنی اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں لیکن یہاں اپنے دنیاوی محبوب سے کہا جا رہا ہے کہ ہم نے تیری عبادت کی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یہ بات تو اپنے مسلمانوں کی عقلوں پر رونے کی بات ہے۔ ہماری عقلوں کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے مسلمان بھائی اپنے ایمان کے بارے میں اتنے لا پرواہ ہو گئے ہیں کہ آج یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور اس طرف توجہ بھی نہیں جاتی سمجھانے پر بھی بعض لوگ طرح طرح کی اڑی بازی کرتے ہیں۔ آگے سے بولتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بحث نہ کریں۔

Marfat.com

یادرکھئے میرے پیارے اورمحترم بھائیو! کہ یہاں سے میں نے برسیسا کا واقعہ شروع کیا تھا کہ خوش نصیب ہے وہ جو اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے گیا تو ہمیں اپنے ایمان کو بچانا ہے۔ ایمان کے لوٹنے والے انسان کی شکل میں بھی موجود ہیں۔شیطان یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح انسان کے ایمان کو برباد کردوں اس کو بدعملی میں مبتلا کردوں اس کو جناب والا گناہوں کی دلدل میں پھنسادو، اس کو غصے میں الٹی سیدھی نکلوا کراس کو جوسب سے قیمتی متاع ہے سب سے قیمتی چیز جو ہے وہ بھی اس سے چھین لوں۔ اللہ رب العزت ہمیں شیطان کے مکروفریب سے بچائے۔ نفس امارہ کے شر سے بچائے اور ہمیں ایمان کی سلامتی عطا فرمائے ۔آمین ثم آمین

ایمان کی سلامتی کی دعا مانگتے رہنا چاہئے کم ازکم ایک مرتبہ روز تو ضرور مانگا کریں ایمان کی سلامتی کی دعا اور ایک دوسرے کو بھی ایمان کی سلامتی کی دعا مغفرت کی دعا دیا کریں۔ یہاں اگر کسی کو کہو کہ اللہ آپ کی مغفرت فرمائے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے یعنی یہ مطلب نہیں کہ مغفرت کی دعا ہے کہ تم مرجاؤ سب سے بہتر دعا ہی مغفرت کی ہے۔

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته.....وعلیکم السلام و رحمه الله و برکاته

پھر کیا کہتے ہیں۔"یغفرالله لنا و لکم" کہ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

اصل میں بات یہ ہے کہ علم کی کمی اور اچھے ماحول کی دوری اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ ان باتوں کا ہمارے اندر حقیقی شعور پیدا ہو جائے حقیقی احساس پیدا ہو جائے اور ایمان جو ہماری سب سے بڑی دولت ہے اور اس پر دنیا کی ہر قیمتی چیز کو قربان کیا جا سکتا

Marfat.com

ہے۔اس کی قدر کریں ایسے ماحول میں رہیں کہ جس میں اس کی قدر سکھائی جاتی ہو جس میں یہ بتایا جائے کہ ہمارے پاس کتنی اہم دولت ہے اور اس کی حفاظت کیسے کرنے چاہئے اور کس طرح اس کو ہم بچا سکتے ہیں۔چنانچہ پیارے اور محترم اسلامی بھائیو۔

دعوت اسلامی اور ایمان کی حفاظت:

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو دعوت اسلامی کا یہ پیارا اور مہکا مہکا مدنی ماحول کہ جس نے لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب پیدا کر دیا ہے اور کتنوں کے ایمانوں کو بچایا ہے۔ یہ شعور الحمدللہ دعوت اسلامی نے عطا فرمایا ہے۔ورنہ آج پتہ نہیں کتنے لوگ غصے میں آ کر یا پریشانی مصیبت میں ایسے ایسے جملے بول دیتے ہیں کہ ان کا ایمان ہی ضائع ہو جاتا ہے۔اللہ نے میرے بیٹے کو ہی مارنا تھا۔دوسروں کا کیوں نہیں مرا؟ ہم پر ہی ساری مصیبتیں آنی تھیں۔جب سے نماز شروع کی ہے تب سے پریشانی ہے وہ دیکھو وہ تو نماز بھی نہیں پڑھتا پھر بھی کتنی ترقی پر ہے۔معاذ اللہ

مگر دعوت اسلامی نے یہ سوچ فراہم کی ہے کہ ہم نے اپنی زبانوں کو دیکھ بھال کے استعمال کرنا ہے۔

امیر اہل سنت اور زبان کی حفاظت:

امیر اہل سنت زبان کی بہت زیادہ حفاظت فرماتے ہیں آپ کی ذات وہ ذات ہے کہ جس نے الحمدللہ یہ شعور پیدا کر دیا ہے یہ تو گناہوں بھری باتیں ہیں۔ حضرت صاحب تو یہاں تک ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنی زبان سے فضول باتیں بھی نہ کرو اور جو گفتگو ضروری سے ضروری ہو اس میں بھی یہ احتیاط کرو کہ اس میں کم سے کم الفاظ استعمال کرو۔کتنی پیاری ان کی سوچ ہے یہی بزرگوں نے ہمیں عطا

Marfat.com

فرمایا ہے۔ایک بات جوایک ہی جملے میں ادا کی جاسکتی ہے اسے دو جملوں میں کیوں بولیں؟ کیونکہ زبان وہ چیز ہے کہ جس کی بے شمار تباہ کاریاں ہیں کہ جس کی وجہ سے سینکڑوں لوگ جنتمیں بھی جائیں گے اور جہنم میں بھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جنت میں سرکار ﷺ کا پڑوس عطا فرمائے۔جہنم سے بچائے دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستگی عطا فرمائے۔آپ بھی تھوڑا سا ٹائم نکالیں اور فیضان مدینہ اجتماع میں شرکت فرمائیں۔ بلا شبہ وہ جگہ جہاں سے ہزاروں کو ہدایت ملی وہ فیضان مدینہ (کراچی) ہے جہاں پر آکر دعوت اسلامی کے اجتماع میں شرکت کر کے لاکھوں کی اصلاح ہوئی۔آپ سے بھی گذارش ہے کہ آپ بھی اپنے وقت میں سے کچھ وقت نکال کر آپ کا یہ گناہ گار بھائی حاضر ہے اور عرض کر رہا ہے کہ ہر ہفتے فیضان مدینہ میں شرکت فرمایا کریں انشاءاللہ

اجتماع کے علاوہ قافلوں میں سفر کیا کریں۔تین دن، چار دن، آٹھ دن، بارہ دن، تیس دن کے قافلے میں سفر کیا کریں۔ بے شمار ملک سے باہر بھی جاتے ہیں جب گھر سے سفر کے لئے چلیں گے، یکسوئی حاصل ہوگی تو بہت ساری چیزیں سیکھ لیں گے بہت سارے مسائل سیکھ لیں گے۔پھر نہ گھر کی فکر، نہ دکان کی فکر، نہ کام کاج کی فکر بس صرف علم دین ہی تین دن سیکھیں گے۔ضرور بہ ضرور نام لکھوائیں اور قافلوں میں سفر کریں

وما علینا الا البلاغ المبین

Marfat.com

بیان نمبر:15

دیدار خداوندی

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ

وعلیٰ آلك و اصحابك یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی اللہ

وعلیٰ آلك و اصحابك یا نوراللہ

فیضان درود پاک:

حضرت عارف بن عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں سفر میں تھا ایک رات ایسی جگہ پہنچا جہاں خوفناک درندے بکثرت تھے درندے میرے ذرنئے آزاد تھے میں ایک اونچے ٹیلے پر بیٹھ گیا اور کہا خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھوں گا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار درود (یعنی رحمت) بھیجتا ہے جب اللہ مجھ پر رحمت بھیجے گا تو میں رات کو رحمت میں گزاروں گا ۔فرمایا کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میں رات کو کسی سے نہ ڈرا۔ (افضل الصلوٰۃ علی سید السادات)

سبحان اللہ: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ حضرت عارف بن عبار رحمۃ اللہ علیہ رات کو درندوں نے ان کو کچھ بھی نہ کہا جب بھی کوئی مشکل آپ پر آ

Marfat.com

جائے تو فوراً سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھیں گے تو انشاء اللہ وہ حل ہو جائے گی اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس پر زیادہ سے زیادہ درود پاک کا ہدیہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کا معمول اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں گے تو انشاء اللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہوگی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تـو بـوا الـی الـلـــه استـغـفـروا الـلـــه

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میدان عمل:

لاکھوں اور کروڑوں درود و سلام اس ذات بابرکات پر کہ جس نے ہمیں غیب کی باتوں سے آگاہ کر کے ہمارے ایمان کو پختہ بنایا تا کہ ہم راہ راست پر بلا تردد چل سکیں اور انہی کے طفیل اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن شدت حساب اور جہنم کے ماحول سے محفوظ رکھے گا کہ اس روز میدان قیامت میں جہنم کو موکل فرشتے کھینچ کر لائیں گے دوزخ کی پھنکاریں اور دھاڑیں دھنساؤ تاریکی کڑک اور شدت غضب کو دیکھ کر بڑے بڑوں کے دل ہل جائیں گے فرشتے اسے لا کر جنت اور قیامت گاہ خلائق کے درمیان کھڑا کر دیں گے جہنم منہ زوری سے خلائق کو کھانے کے لئے بھاگے گی مگر موکل زنجیروں سے اسے روک دیں گے لیکن اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو یہ مومن اور کافر کو چٹ کر جائے جب وہ شدت غضب میں

Marfat.com

اندر کو سانس کھینچے گی تو اس کے دانت بجنے کی آواز آئے گی جو سب مخلوق سنے گی اس وقت دل دہل جائیں گے اڑنے اور باہر نکلنے لگے آنکھیں پتھرا جائیں گی اور دل اچھل کر حلق میں آجائیں گے مقرب فرشتے یا نبی مرسل سب کے سب دو زانوں ہو کر میدان حشر میں بیٹھ جائیں گے پھر دوزخ باہر کو سانس لے گی تو نیک ترین لوگ جن کے اعمال انبیاء کی طرح اچھے ہوں گے وہ بھی خیال کریں گے کہ میں اس میں ضرور گروں گا چوتھی دفعہ سانس لے گی تو تمام مقرب فرشتے اور انبیاء وغیرہ سب نفسی نفسی پکاریں گے۔

اس وقت اللہ اپنے کرم سے اہلِ ایمان اہلِ توحید اور اہلِ سنت لوگوں کو مومنوں کو جو نذروں کو پورا کرنے اور عذاب الٰہی سے ڈرتے ہیں اس جہنم کے شر سے محفوظ رکھے گا آسمان کے ستاروں کی طرح لوگوں پر چنگاریاں پھینک رہی ہے ایسے لوگوں کے لئے ہی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ"۔

"کہ کچھ چہرے اس روز تر و تازہ ہوں گے اور اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے"۔ (سورۃ قیامت)

لیکن جو کافر مشرک یا منافق اور بے ایمان ہوں گے وہ اس عذاب سے بچ نہ سکیں گے اور ان کے لئے خرابی ہوگی چنانچہ ان کے لئے ارشاد ہے:

"وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ"

"کچھ چہرے اس روز بگڑے ہوں گے جو خیال کریں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ ہونے والا ہے"۔ (سورۃ قیامت پارہ 29)

مومنین کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا"

Marfat.com

''یعنی ان کے چہروں پر تروتازگی اوران کے دلوں میں سرور ہوگا''۔

اس کی صورت یوں ہوگی کہ قیامت کے روز جب مومنین قبروں سے باہر آئیں گے تو ان کے سامنے ایک شخص خنداں وفرحاں ہوگا جس کا چہرہ آفتاب کی طرح ہوگا آئے گا اس کے کپڑے سفید اہوں گے سر پر تاج ہوگا وہ مومن کے قریب آئے گا اور کہے گا اللہ کی طرف سے تجھ پر سلامتی ہو مومن کہے گا کہ آپ پر بھی ہو بندہ خدا آپ کون ہیں؟ کیا کوئی فرشتہ ہیں وہ کہے گا نہیں تو کیا آپ کوئی پیغمبر ہیں وہ کہے گا نہیں تو مومن کہے گا کیا آپ کوئی اہل قبر میں سے ہیں وہ کہے گا نہیں پھر مومن کہے گا کہ آپ کون ہیں تو وہ جواب دے گا کہ میں آپ کا عمل صالحہ ہوں میں دوزخ سے نجات اور جنت ملنے کی خوشخبری دینے آیا ہوں مومن کہے گا کہ اے بندہ خدا آپ ان باتوں سے واقف ہیں جن کی بشارت دے رہے ہیں وہ کہے گا جی ہاں تو مومن کہے گا کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ وہ کہے گا مجھ پر سوار ہو جایئے مومن کہے گا واللہ آپ جیسے پر سوار ہونا مناسب نہیں وہ کہے گا کیوں نہیں میں دنیا میں ایک مدت آپ پر سوار رہا ہوں اب آپ خدا کے لئے مجھ پر سوار ہو جائیں چنانچہ مومن اس پر سوار ہو جائے گا اور وہ جنت کی طرف اس کی رہبری کرے گا مومن اس بات سے بہت خوش ہوگا اور اس کا چہرہ جگمگا اٹھے گا چنانچہ آیت

''وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ''

کی تصدیق ہو جائے گی۔

''وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا''

''اور پھر ان کو اللہ تعالیٰ شراب طہور پلائے گا''۔

اس کی صورت یہ ہوگی کہ جنت کے دروازے پر ایک درخت کی جڑ سے دو چشمے پھوٹ کر نکلیں گے آدمی جب پل صراط سے گزر کر ان چشموں تک پہنچے گا تو

Marfat.com

ایک چشمہ میں جا کر نہائے گا جس کی خوشبو مشک سے بھی پاکیزہ ہوگی اس کا گہراؤ تقریباً ستر گز آدم کے برابر ہوگا۔

جنتی کا قد:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام اہل جنت اعلیٰ اولیٰ حضرت آدم علیہ السلام کے قد پر جوان ہوں گے بے بال بے ریش اور بروت گہری سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے حضرت آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ گز تھا اہلِ جنت اور ان کی عورتیں سب ایک مقدار کے ہوں گے۔ (مواعظ رضویہ ج 2 ص 284)

جنتی کی عمر:

اہل جنت مرد ہوں یا عورتیں سب کے سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کے یعنی ۳۳ سال کے ہوں گے بچہ بڑا ہو جائے گا اور بوڑھے کا عمر گھٹ کر ۳۳ سال ہو جائے گی۔ (غنیۃ الطالبین)

جنتی کا حسن:

اہل جنت مرد ہوں یا عورتیں سب کے سب حضرت یوسف علیہ السلام کے برابر حسن والے ہوں گے۔ (غنیۃ الطالبین)

جنتی کا دل:

جنتی ایک چشمہ میں نہا کر دوسرے چشمہ کا پانی پیئے گا جو اس کے دل کو پاک کر دیگا اور اس کا دل حضرت ایوب علیہ السلام کے دل کی طرح پاک ہوگا۔

(مواعظ رضویہ ج 2 ص 284)

Marfat.com

جنتی کی زبان:

تمام اہل جنت کی زبان حضور نبی کریم ﷺ کی زبان پر عربی ہوگی اس کے بعد تمام جنتی چل کر جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو دربان کہیں گے آپ کا مزاج ٹھیک ہے جنتی کہیں گے جی ہاں تو دربان کہیں گے ہمیشہ کے لئے اندر آجایئے دربان کو پہلے ہی بشارت دے دیں گے کہ وہ داخل ہونے کے بعد پھر کبھی جنت سے نہ نکلیں گے۔

سب سے پہلے جب آدمی جنت میں داخل ہوگا تو کراماً کاتبین اعمال لکھنے والے ساتھ ہوں گے سامنے سے ایک فرشتہ آئے گا۔

جنتی کی سواری:

جس کے ساتھ سبز یاقوت کی ایک عمدہ اونٹنی ہوگیا اس کی مہار سرخ یاقوت کی ہوگی پالان کا اگلا اور پچھلا حصہ موتی اور یاقوت کا ہوگا پالان کے دونوں پہلو سونے اور چاندی کے ہوں گے فرشتہ کے ساتھ لباس کے ستر جوڑے بھی ہوں گے جنتی جوڑے پہن لے گا تو فرشتہ اس کے سر پر تاج رکھے گا جنتی کے جلو میں درمکنوں سیب میں چھپے ہوئے صاف اور شفاف موتی جیسے دس ہزار غلمان ہوں گے فرشتہ کہے گا اے اللہ کے دوست سوار ہو جایئے یہ آپ کا ہے اور اسی طرح کے آپ کے لئے اور بھی ہیں چنانچہ جنتی اپنے مکان پر پہنچ جائے گا اور محلات کے پاس اترے گا۔

چنانچہ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا"

''یعنی تمہارے نیک اعمال کی کوششوں کی قدر کی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ اس کے ثواب میں جنت عطا فرمائے گا''۔

Marfat.com

جنت کی کیفیت:

عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی زمین کیسی ہے فرمایا:
چاندی کے چکنے مرمریں پتھروں کی ، اس کی مٹی مشک کی ہوگی ٹیلے زعفران کے ہوں گے جوطرفہ احاطہ کی دیواریں موتی یاقوت اور سونے چاندی کی ہوں گی اندر سے باہر کی چیز اور باہر سے اندر کی چیز نظر آئے گی جنت میں کوئی محل ایسا نہ ہوگا جس کا اندرو باہر سے اور بیرون اندر سے نظر نہ آئے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین جنتیں ہیں:

ایک الجنۃ دوسری عدن اور تیسری دارُالسَّلاَمُ۔ اَلْجَنَّۃُ عدن سے ستر کروڑ حصے چھوٹی ہے الجنۃ کے محل باہر سے سونے کے اور اندر سے زمرد کے ہوں گے اس کے برج یاقوت سرخ کے اور جھروکے موتیوں کی لڑیوں کے ہوں گے۔ فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہوں گے ہر درجوں کے درمیان ایک امیر ہوگا جس کی بزرگی اور برتری کا سب اقرار کریں گے جنت کے پہاڑ سفید مشک اور زرد زعفران کے ہوں گے۔

نہریں اور چشمے:

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں محل ہیں اور ہر محل میں چار نہریں ہیں ایک صاف پانی کی دوسری صاف دودھ کی تیسری صاف شراب کی اور چوتھی صاف شہد کی اگر جنتی کسی نہر کا پانی پیے گا تو آخر میں مشک کی خوشبو محسوس کریگا۔ جنت کے چشموں کا پانی ملائے بغیر نہروں کا پانی جنتی نہیں پیئں گے ایک چشمے کا نام زنجبیل دوسرے کا نام تسنیم اور تیسرے کا نام کافور ہے چشمہ کافور سے صرف اہل قربت ہی پیئیں گے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ نہ کر چکا ہوتا کہ اگر اہل جنت کاسہ لینے میں جھپٹا جھپٹی کریں گے تو اہل جنت کبھی انہیں منہ سے علیحدہ نہ کرتے:

Marfat.com

"وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَأْسًا"

سے مراد وہ شراب جو برتن میں ہو یعنی جو شراب برتنوں میں دی جائے گی اسے کاس کہتے ہیں نور خمر وہ ہوتی ہے جو برتن میں ہو.

"كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا"

اس کا ذائقہ زنجبیل جیسا ہوگا یعنی سب میں چشمہ زنجبیل کا پانی ہوگا

"عَيْنًا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا"

یعنی وہ چشمہ جو جنت عدن سے نکل کر ہر جنت سے ہو کر پھر جنت عدن میں لوٹ آئے گا اس طرح تمام جنتیوں میں اس کا بہاؤ ہوگا۔

جنت کے برتن:

چونکہ شراب کے ساتھ برتن کا ذکر آتا ہے اس لئے برتن کا ذکر بھی کر دینا چاہیے کہ جنت میں برتن کس قسم کے ہوں گے:

"وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ"

''ان پر چاندی کے حروف اور کوزوں کا دور ہوگا''۔

اکواب وہ کوزے ہوتے ہیں جن کے سر گول ہوں اور قبضے نہ ہوں قوارر کا مطلب ہے مینا لیکن چاندی کے یعنی پانی پینے کے برتن سونے چاندی کے ہونگے دسترخوان یاقوت سرخ اور زمرد کے ہوں گے۔

جنت کا موسم:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِيْرًا"

''نہ ان کو وہاں دھوپ کی گرمی محسوس ہوگی نہ سردی''۔

Marfat.com

اس کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں موسم معتدل رہے گا نہ گرمی کی شدت محسوس ہوگی نہ شدت سردی۔

جنت کے درخت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ذَانِيَةً عَلَيْهِمْ اِظْلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً"

"یعنی پھل اس قدر جھک جائیں گے کہ چاہیں کھڑے ہو کر کھائیں چاہیں بیٹھ کر اور چاہیں لیٹ کر کھائیں"۔ (سورۃ دھر)

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت میں بعض درختوں کے تنے سونے کے بعض کے چاندی کے بعض کے یاقوت کے اور بعض کے زمرد کے ہوں گے اور شاخیں بھی تنوں کی طرح ہوں گی اور پتے حسین ترین کپڑوں کی طرح ہوں گے پھل مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں ہوں گے ہر درخت کی لمبائی پانچ سو برس کی مسافت کے برابر اور جڑ کی موٹائی ستر سال کے راستے کے برابر ہوگی جب آدمی نگاہ اٹھا کر درخت کی چوٹی کی طرف دیکھے گا تو اس کو چوٹی کی شاخیں و پھل نظر آئیں گے اور درخت کے پھل ستر ہزار قسم کے ہوں گے کسی پھل کا رنگ اور مزہ دوسرے پھل جیسا نہ ہوگا جس قسم کی خواہش ہوگی وہ شاخ جس میں وہ پھل ہوگا پانچ سو یا پچاس برس یا اس سے کم کی راہ میں نیچے جھک جائے گی یہاں تک کہ خواہش کرنے والا چاہے گا تو اسے ہاتھ سے لے لے گا اور نہ لے سکے تو اپنا منہ کھول دے گا تو پھل منہ میں آجائے گا جس پھل کو توڑے گا فوراً اس کی جگہ دوسرا اس سے خوبصورت اور عمدہ پھل پیدا ہو جائے گا جب آدمی اپنی غرض پوری کر چکے گا اور بس کرے گا تو شاخ واپس لوٹ جائے گی بعض درخت پھل دار نہ ہوں گے بلکہ

Marfat.com

ان میں شکوفے ہوں گے جن میں مشک اور کافور ہوگا بعض درختوں کے شکوفوں میں باریک ریشمی کپڑے اور خوب صورت نفیس سرخ لباس ہوگا۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اگر سات سو برس گھوڑے کا سوار چلے تو طے نہ کر سکے گا اس کے نیچے دریا بہتے ہیں اس کی ہر شاخ پر شہر تعمیر ہے ہر شہر کی لمبائی دس ہزار میل ہے ایک شہر کا فاصلہ اتنا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔

سلسبیل کے چشمے ان محلات سے نکل کر ان شہروں تک جاتے ہیں اس درخت کے ایک پتے کے سائے میں ایک عظیم الشان گروہ آ سکتا ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جنتی کا ایک درخت ہوگا جس کا نام طوبیٰ ہوگا کوئی اعلیٰ لباس پہننا چاہے گا تو وہ طوبیٰ کے پاس جائے گا طوبیٰ کے شکوفے کھل جائیں گے اور وہ چھ رنگ کے ہوں گے ہر شگوفہ میں ستر رنگ کے کپڑے ہوں گے کوئی کپڑا دوسرے کے رنگ کا نہیں ہوگا نہ اس کے نقوش دوسرے کے نقوش کی طرح ہوں گے جنتی جس میں سے چاہے گا لالہ کی پتی سے لطیف کپڑا اس میں سے لے لے گا۔

سامان جنت کی فراوانی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

ادنیٰ بخشش والا وہ جنتی ہوگا کہ اگر اس کے تمام جن و انس مہمان ہو کر آ جائیں تو اس کے پاس کرسیاں بستر غالیچے اور مسندیں اتنی ہوں گی کہ سب بیٹھ جائیں سب تکیہ لگائیں ان کی ضرورت سے زائد خوان پیالے خدمت گار اور کھانا پینا سب کچھ ہوگا اور اس میزبان کو صرف اتنی تکلیف ہوگی جتنی ایک مہمان کے آنے سے ہوتی ہے۔

Marfat.com

بوجہ اللہ محبت رکھنے والے:

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

بوجہ اللہ محبت رکھنے والے کو اللہ جنت عدن کے اندر سرخ یاقوت کے ایک ستون پر فروکش کرے گا جس کی موٹائی ستر ہزار برس کی راہ کے برابر ہوگی اس ستون پر ستر ہزار کمرے ہوں گے اور ہر کمرے کا ایک قصر ہوگا بوجہ اللہ باہم محبت کرنے والے کو اوپر سے تمام اہل جنت دیکھیں گے ان کی پیشانیوں پر نور ہوگا اور اس نور سے یہ لکھا ہوگا۔ یہ بوجہ اللہ باہم محبت رکھنے والے ہیں جب ان میں سے کوئی اپنے عمل سے جنت میں جھانکے گا تو اس کے چہرے کے نور سے جنت والوں کے قصر بھر جائیں گے جیسے آفتاب کی روشنی سے زمین والوں کے گھر بھر جاتے ہیں ایک جنتی دوسرے سے کہے گا یہ روشنی بوجہ اللہ باہم دوستی کرنے والوں کی ہے یہ کہتے ہی اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح ہو جائے گا۔

دیدار الٰہی:

جب سارے کام مکمل ہو جائینگے تو جنت کے اندر ایک منادی ندا کرے گا اس کی آواز اوپر نیچے اور دور نزدیک والے سب سنیں گے ہاں خدا کی قسم ہمارے رب نے ہمیں عزت کی جگہ اتارا ہم یہاں سے منتقل ہونا چاہتے ہیں نہ اس کے عوض دوسرے گھر کے درخواست گزار ہیں ہم اپنے رب کے جوار کو پسند کرتے ہیں اے اللہ اے ہمارے رب! ہم نے تیرے منادی کی ندا سنی اور اس کو سچا جواب دیا اے اللہ! ہمارے رب ہم تیرے چہرے کی طرف دیکھنے کی خواہش کرتے ہیں کہ تیرا دیدار سب سے بڑا ثواب ہے اس وقت اللہ تعالیٰ جنت کو جس کا نام دار اسلام ہے اور اسی جنت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت گاہ اور مجلس ہوگی حکم ہوگا کہ اپنی سجاوٹ

Marfat.com

کر لے آراستہ اور تیار ہو جا کہ میں اپنے بندوں کو اپنی زیارت کراؤں۔

جنت رب کا حکم سنے گی اور بات ختم ہونے سے پہلے حکم کی تعمیل کرے گی اور تیار ہو جائے گی پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیں گے کہ میری ملاقات کے لئے میرے بندوں کو بلاؤ فرشتہ بارگاہ الٰہی سے نکل کر لذت آگین لمبی اور اونچی آواز میں پکارے گا۔

اے اہل جنت اے اللہ کے دوستو! اے اللہ کے دوستو اپنے رب کی زیارت کرو اس کی آواز سن کر سب جنتی اونٹنیوں اور تجیروں پر سوار ہو کر سایہ میں سفید مشک اور زرد زعفران کے ٹیلوں کی طرف چل دیں گے اور دروازے کے پاس سلام کریں گے کہیں گے:

"سلام علینا من ربنا"

پھر داخلہ کی اجازت طلب کریں گے اجازت ملنے پر اندر داخل ہونے کا ارادہ کریں گے جونہی دروازے سے داخل ہوں گے عرش معلیٰ سے ایک ہوا چلے گی جس کا نام مثیرہ ہوگا اور مشک اور زعفران کے ٹیلوں کا غبار اڑا کر ان کے گریبان تک سروں اور کپڑوں پر ڈال دے گی اندر داخل ہوں گے تو اپنے رب کے تخت اور کرسی کی طرف نظر اٹھائیں گے تو ایک نور جگمگاتا دکھائی دے گا مگر رب جلوہ انداز نہ ہوگا جنتی کہیں گے اے ہمارے رب تو ہر عیب سے پاک ہے تو قدوس ہے تو ملائکہ اور روح کا رب ہے تو برکت والا اور عالی مرتبہ ہے ہمیں اپنا چہرہ دکھا اللہ تعالیٰ نور کے پردوں کو حکم دے گا کہ ہٹ جاؤ فوراً یکے بعد دیگرے ستر حجاب ہٹ جائیں گے اور ہر حجاب اپنے متصل حجاب سے ستر گنا نورانیت میں زیادہ ہوگا جب اللہ تعالیٰ جلوہ آرائی فرمائیں گے تو سب فوراً سجدہ میں گر جائیں گے اور جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا پڑے رہیں گے اور سجدہ میں کہیں گے ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں تیرے ہی لئے ہر حمد اور ہر پاکی سزاوار ہے تو نے

Marfat.com

ہمیں دوزخ سے بچایا اور جنت میں داخل فرمایا جنت بڑا اجاگر ہے ہم تجھ سے مکمل طور پر راضی ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں بھی تم سے مکمل طور پر راضی ہوں یہ بندگی اور حمد وثناء کا وقت نہیں خوش عینی اور راحت کا وقت ہے مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا آرزو کرو میں اس سے زیادہ دوں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

جنتی بغیر کچھ کہے دل میں آرزو کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو جو کچھ عطا فرمایا ہے ہمیشہ قائم رہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو کچھ میں نے تم کو دیا ہے وہ اور اسی کی مثل جو میں تم کو اور دوں گا ہمیشہ قائم رہے گا اہل جنت اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھائیں گے اور رب العزت کے نور کی شدت کی وجہ سے اس کی طرف آنکھ نہ اٹھا سکیں گے اس مجلس کا نام ہوگا قبۂ عرش رب العالمین سے قریب والی مجلس۔ (غنیۃ الطالبین)

اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندو، اے میرے جوار رحمت کے ساکنو! اے وہ لوگو جن کو میں نے چن لیا ہے اے مجھ سے محبت کرنے والو! اے وہ لوگو جن کو میں نے اپنی مخلوق اور اطاعت گزاروں میں سے چن لیا ہے تمہارے لئے مرحبا ہو۔

اس کے بعد عرش رب العالمین کے سامنے نور کے کچھ منبر نظر آئیں گے منبروں سے نیچے نور کی کچھ کرسیاں ہوں گی کرسیوں کے نیچے فرش ہوں گے جن پر غالیچے ہوں گے اور ان کے نیچے مسندیں ہوں گی رب العزت فرمائے گا اپنی عزت سے بیٹھو، سب سے آگے بڑھ کر رسول منبروں پر پھر انبیاء کرسیوں پر اور صالحین مسندوں پر بیٹھ جائیں گے اس کے بعد نور کے خوان بچھائے جائیں گے۔

دعوت خوان:

ہر خوان پر ستر رنگ ہوں گے اور ان کی آرائش مردو یاقوت سے کی گئی ہو

Marfat.com

گی رب العزت خدمتگاروں کوفرمائیں گے کہ ان کو کھانا کھلاؤ ہر خوان پر موتی اور یاقوت کے ستر پیالے رکھ دیئے جائیں گے اور ہر پیالے میں ستر رنگ کا کھانا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندو! کھاؤ بندے حسب منشائے ربانی کھانا کھائیں گے اور ایک دوسرے سے کہیں گے اس کھانے کے مقابلہ میں وہ ہیچ ہے جو ہمارے گھروں میں ہے پھر رب العزت فرمائے گا میرے بندوں کو پلاؤ تو خدمت گار مشروب لا کر پلائیں گے اہل جنت باہم کہیں گے ہمارے مشروبات اس مشروب کے مقابلے میں ہیچ ہیں۔

پھر فرمایا جائے گا کہ ان کو پھل دو تو خادم پھل لا کر پیش کریں گے جنتی ان کو کھا کر کہیں گے ہمارے پھل ان کے سامنے بے حقیقت ہیں۔

پھر لباس اور زیور پہنانے کا حکم ہوگا تو جنتی ان لباسوں کو دیکھ کر کہیں گے کہ اس خلعت کے سامنے ہمارا لباس بالکل ہیچ ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ زیر عرش سے ایک ہوا بھیجے گا خوان پر مشک اور کافور کا برف جیسا سفید غبار ان کے سروں کپڑوں اور گریبانوں پر ڈال کر ان کو معطر کر دے گا پھر خوان اٹھا لئے جائیں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندو! اب مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا تمنا کرو میں پوری کروں گا سب یک زبان ہو کر کہیں گے اے اللہ! ہم تیری خوشنودی کے طلب گار ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندو میں تم سے راضی ہوں سب سجدہ میں گر پڑیں گے اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہیں گے اللہ فرمائے گا میرے بندو سر اٹھاؤ یہ عبادت کا وقت نہیں خوشی اور راحت کا وقت ہے بندے سر اٹھائیں گے اور پروردگار کے نور کی وجہ سے ان کے چہرے درخشاں ہوں گے پھر رب العزت

Marfat.com

اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت فرمائیں گے جب سب لوگ بارگاہ ایزدی سے باہر نکلیں گے تو غلمان سواریاں لیکر کھڑے ہوں گے اور وہ اپنی سورایوں پر اپنے محلات کی طرف روانہ ہوں گے جہاں ان کی بیویاں ان کا استقبال کریں گی اور کھڑی ہوکر مرحبا کہیں گی اور کہیں گی میرے محبوب آپ تو بڑے حسن نور جمال لباس زیور اور خوشبو کے ساتھ آئے مگر میں آپ سے جدا نہیں تھی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اونچی آواز میں پکارے گا کہ اے اہل جنت یونہی تو نعمتیں تم کو ملتی رہیں گی۔

بازار جنت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

اہل جنت جب دیدار الٰہی سے واپس ہوں گے تو ان کو ایک ایک انار دیا جائے گا جس کا رنگ سبز ہوگا اس میں ستر دانے ہوں گے اور دانے کے سو رنگ ہوں گے اور کوئی دانہ دوسرے کے رنگ پر نہیں ہوگا پھر واپسی میں جنت کے بازاروں سے گزریں گے جہاں خرید و فروخت نہ ہوگی لیکن وہاں زیور، ریشم کا باریک کپڑا اور منقش ریشم خوبصورت موتی اور یاقوت اور معلق چیز کہ جس قدر چاہیں گے لے لیں گے لیکن وہاں کوئی کمی نہ ہوگی وہاں حسین ترین تصویریں ہوں گی جسے آدمیوں کی تصویر کے سینے پر لکھا ہوگا، جو شخص آرزو مند ہو کہ اس کا حسن میری طرح ہو جائے تو اس کا حسن میری طرح ہو جائے گا۔

چنانچہ جو شخص آرزو کرے گا اس کا حسین اور پیارے چہرے کے خدوخال اس جیسے ہو جائیں تو وہ اُس جیسے ہو جائیں گے جب یہ لوگ اپنے گھر لوٹ کر آئیں گے تو غلمان صف بستہ کھڑے ہوں گے مرحبا سلام کہتے ہوئے آئیں گے

Marfat.com

ہر ایک اپنے برابر والے کو بشارت دے گا یہاں تک کہ یہ خوشخبری اس کی بیوی کو پہنچ جائے گی بیوی خوشی کو ضبط نہ کر سکے گی فوراً کھڑی ہو جائے گی اور دروازے پر آ کر مرحبا اور سلام کہے گی پھر دونوں باہم ملیں گے اور معانقہ کرتے ہوئے اندر چلے جائیں گے۔ (غنیۃ الطالبین)

اہل جنت جب ڈکار لیں گے تو ان کی ڈکار مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگی جب پانی پئیں گے تو ان کے بدن کی جلد سے پھوٹ کر نکلے گا پاخانہ پیشاب کی ان کو ضرورت نہ ہوگی نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے اور نہ انہیں دردسر ہوگا۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالائی طبقہ والے اور نچلے طبقے والے سب اہل جنت دو ساعت تک صبح کا کھانا کھائیں گے چار ساعت تک خالق کی بزرگی بیان کریں گے اور دو ساعت باہم ملاقاتیں کریں گے جنت میں رات بھی ہوگی اور دن بھی وہاں کی رات کی تاریکی دنیا کی دن کی سفیدی سے ستر گنا روشن ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین)

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جنت کی عظیم نعمتوں کے بارے میں سنا ہم سب کا یہ دل چاہتا ہے کہ مرنے کے بعد جنت میں جائیں ہم نیک اعمال کریں گے تو انشاء اللہ جنت ملے گی اور جتنی اللہ تعالیٰ کی عبادت زیادہ کریں گے تو اتنے ہی جنت کے اعلیٰ درجے میں داخل ہوں گے اگر آپ بھی نیک اعمال کرنا چاہتے ہیں تو آپ دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیں دعوت اسلامی کا ماحول کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے آپ کے سامنے ہے کہ کتنے ڈاکو چور دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوئے تو نمازی بن گئے کتنے والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار بن گئے کتنے گانے سننے سنانے والے آئے وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی نعمتیں سننے والے بن گئے اگر آپ ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں اپنا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات کا فارم پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول اور اپنے علاقہ میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں گے تو انشاء اللہ مرنے کے بعد جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے کی اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ)

Marfat.com

بیان نمبر:16

عذاب جہنم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود پاک:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا کا بندہ جب مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ (تحفہ) میرے بندہ خاص (سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر انور پر لے جاؤ تا کہ وہ پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کریں اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ (مسند الفردوس)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زیادہ سے زیادہ ہدیہ درود پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں

Marfat.com

سفر کو اپنا معمول اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں گے تو انشاء اللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو رحمان بھی ہے رحیم بھی ستار بھی ہے غفار بھی ہے اور جبار و قہار بھی، اگر وہ اپنے اطاعت گزاروں کے لیے ستار العیوب اور غفار الذنوب ہے تو اپنے نافرمانوں کے لئے شدید العقاب ہے بے شک اس نے اپنے نافرمانوں کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ اشد العذاب ہے عذاب النار کہ دوزخ کی آگ سے کفار کا نکلنا محال ہوگا اس سے پہلے کہ میں عرض کروں کہ دوزخ کیا چیز ہے یہ بھی عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ دوزخ کفار کا ٹھکانا ہے کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

"اعدت للکفرین"

"کہ وہ کفار کے لئے تیار کی گئی ہے"۔

لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے بھی فرما دیا کہ تم بھی اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے چنانچہ ارشاد فرمایا:

"یا یھا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا و قودھا الناس والحجارۃ"۔ (سورۃ تحریم پارہ 28)

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن، انسان اور پتھر ہوں گے"۔

Marfat.com

یہ حکم اس لئے ہے کہ اس روز قیامت کے دن اعمال میزان میں تلیں گے اور جس کا پلڑا بھاری ہوگا جنت میں جائے گا اور جس کا پلڑا ہلکا ہوگا دوزخ میں کہ جیسے ماں کے پیٹ میں اس کا بچہ سب کچھ اپنی ماں سے حاصل کرتا ہے۔

"فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ وَ مَا اَدْرٰكَ مَا هِیَهْ نَارٌ حَامِیَةٌ"۔ (سورۃ القارعہ پارہ 30)

"پس جس کا پلڑا میزان بھاری ہوگا وہ عیش میں رہے گا اور لیکن جس نے نیک اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا تو وہ ہاویہ کے پیٹ میں جائے گا جس کا تجھے ادراک نہیں وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قیامت کا دن ہوگا اور اس دن ساری مخلوق ایک میدان میں جمع ہوگی تو ایک سیاہ سائبان ان پر چھا جائے گا کہ تاریکی کی اس شدت کی وجہ سے کوئی کسی کو دکھائی نہ دے گا سب لوگ اپنے قدموں پر کھڑے ہوں گے ان کے اور ان کے رب کے درمیان ستر سال کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا یکا یک فرشتوں پر خالق باری تعالیٰ کا جلوہ پڑے گا زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی تاریکی چھٹ جائے گی اور سب مخلوق پر ان کے رب کا نور چھا جائے گا ملائکہ اپنے خالق کے عرش کے گرد گھیرا باندھے تسبیح و تحلیل میں مصروف ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ساری مخلوق صف در صف کھڑی اور ہر امت الگ گوشہ میں قائم ہوگی یک دم اعمال نامے اور میزان لائے جائیں گے میزان ایک فرشتہ کے ہاتھ میں آویزاں ہوگی جو کبھی ان کے پلڑے کو اٹھائے گا کبھی جھکا دے گا اعمالنامے اس میں رکھے جائیں گے اسی حالت میں جنت کا پردہ اٹھایا جائے گا اور جنت قریب لائی جائے گی پھر ایمان والوں کے لئے جنت کی ایک ہوا

Marfat.com

چلے گی جس کی خوشبو مشک کی طرح ایماندار محسوس کریں گے۔

پھر دوزخ کا سرپوش اٹھایا جائے گا اور اس کی بدبو کا ایک جھونکا تیز دھوئیں کے ساتھ چلے گا جس کی بو مجرم محسوس کریں گے حالانکہ ان کے اور دوزخ کے درمیان پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا۔

دوزخ کا حال:

پھر دوزخ کو زنجیر میں جکڑ کر لایا جائے گا انیس فرشتے اس کے مؤکل ہوں گے اور ہر فرشتے کے ستر ہزار فرشتے مددگار ہوں گے تمام مؤکل اور ان کے مددگار دوزخ کے دائیں بائیں اور پیچھے چلتے ہوئے گھیرے میں لئے جائیں گے ہر فرشتے کے ہاتھ میں لوہے کا گرز ہوگا جس کی ضرب سے دوزخی چیخیں گے گدھے کی ابتدائی اور انتہائی آواز کی طرح دوزخ کی آوازیں ہوں گی اس میں دشواریاں ہوں گی تاریکی ہوگی دھواں ہوگا اور شور ہوگا دوزخ دوزخیوں پر غضبناک ہوگی اور شدت غضب کی وجہ سے شعلے اٹھیں گے فرشتے دوزخ کو لا کر جنت اور موقف یعنی قیام گاہ حشر کے درمیان رکھ دیں گے دوزخ آنکھ اٹھا کر سب لوگوں کو دیکھے گی اور ان کو نگلنے کے لئے منہ زوری کرے گی لیکن مؤکل زنجیروں سے اسے روکیں گے اگر کہیں چھوٹ جائے تو ہر مومن و کافر کو کھائے جائے دوزخ جب دیکھے گی کہ مجھے روک دیا گیا ہے تو اس میں شدت غصہ آئے گا اور جوش میں آئے گا اور شدت غضب کی وجہ سے پھٹ پڑنے کے قریب ہوگی پھر دوبارہ دھاڑ مارے گی اور سب مخلوق اس کے دانت بجنے کی آواز سنے گی دل کانپ جائیں گے دھڑک کر نکلنے لگیں گے ہوش اڑ جائیں گے آنکھیں اٹھی کی اٹھی رہ جائیں گی تڑپ کر دل حلق تک آجائیں گے۔

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ کا حال ہم سے بیان کیجئے ارشاد فرمایا ہاں وہ اس زمین سے ستر گنا بڑی ہے کالی ہے تاریک ہے اس کے

Marfat.com

سات سر ہیں ہر سر پر تیس دروازے ہیں ہر دروازے کا طول تین روز کی راہ کے برابر ہے اس کا بالائی لب ناک کے سوراخ سے لگتا ہوگا اور زیریں لب کو وہ گھسیٹتی ہوئی چلے گی اس کی ناک کے سوراخ میں مضبوط بندش اور ایک مضبوط زنجیر پڑی ہوگی جس کو ستر ہزار فرشتے تھامے ہوں گے فرشتے بھی سخت مزاج تند خو ہوں گے جن کے دانت باہر کو نکلے ہوں گے آنکھیں انگاروں کی طرح رنگ آگ کے شعلوں کی طرح ناک کے نتھنوں سے شعلے نکلتے ہوئے اور دھواں اٹھتا ہوا سب کے سب زبردست ہوں گے اور خدا کے حکم کے لئے تیار ہوں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"عَلَيْهَا مَلٰئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ"

"اس پر سخت اور تند خو فرشتے مقرر ہوں گے جو اللہ کے حکم کو نہیں ٹالتے اور وہ کچھ کرتے ہیں جو ان کو حکم دیا جاتا ہے"۔

دوزخ کی سجدہ ریزی:

فرمایا اس وقت دوزخ سجدہ کرنے کی اجازت مانگے گی اور اللہ اجازت فرمادیں گے دوزخ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوگی جب تک رب العالمین چاہیں گے پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوزخ سر اٹھائے گی اور کہے گی وہ اللہ ہر حمد کا مستحق ہے جس نے مجھے ایسا بنایا کہ میرے ذریعے نافرمانوں کا انتقام لیتا ہے کسی دوسری مخلوق کو ایسا نہیں بنایا کہ اس کے ذریعہ سے مجھ سے انتقام لے۔ (جہنم سے انگارے)

اعمال ناموں کی تقسیم:

غرض جس وقت مخلوق گھٹنے ٹیکے بیٹھی ہوگی اور دوزخ مست اونٹ کی طرح بے

Marfat.com

تاب ہوگی تو بلند آواز سے ایک منادی ندا کرے گا فوراً انبیاء صدیق شہداء اور نیک لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اعمال نامے اڑ کر لوگوں کے ہاتھوں میں آجائیں گے کسی کو دائیں کسی کے بائیں ہاتھ میں اور کسی کے پیٹھ کے پیچھے سے اعمال نامہ دیا جائے گا جن کے پاس بائیں ہاتھ میں یا پشت کے پیچھے سے اعمالنامہ دیا جائے گا ان کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی ہو جائیں گی ان کی ناک پر داغ لگا دیا جائے گا ان کے بدن کی کھالیں موٹی ہو جائیں گی جب اپنے اعمال نامہ کو دیکھیں گے اور گناہوں کے معائنے کریں گے کہ بغیر اندراج کے ان کا کوئی چھوٹا بڑا گناہ نہیں رہا تو پکاریں گے ہائے ہم تباہ ہو گئے ان کے دل افسردہ اور نتیجہ کے متعلق خیالات برے ہوں گے خوف کی شدت اور غم کی کثرت ہوگی سر افگندہ نظریں خوف زدہ اور گردنیں جھکی ہوئی ہوں گی نظر چرا کر دوزخ کی طرف دیکھیں گے تو نظر واپس نہ لوٹ سکے گی ایک ابر عظیم نظر آئے گا۔

سخت دشواری ہر طرف سے مصیبت اضطراب آفریں گھبرا دینے والی دہشت انگیز غم افزا ذلیل کن دلوں کو فکر مند بنا دینے والی اور آنکھوں کو رلا دینے والی گھڑی ہو گی اس وقت وہ اللہ کی بندگی کا اقرار اور اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے اور یہ اقرار ہی ان کے لئے آگ، ذلت غم، بدبختی الزام اور عذاب کی صورت بن جائے گا رب العزت کے سامنے دوزانو بیٹھے گناہوں کا اقرار کر رہے ہوں گے آنکھیں نیلی اور بے نظر ہوں گی دل گڑھے میں گر رہے ہوں گے کچھ سمجھ میں نہیں آئے گا جوڑ جوڑ کانپ رہا ہوگا کچھ بولا نہ جائے گا آپس کی رشتہ داریاں کٹ چکی ہوں گی نہ برادری ہوگی نہ نسب اور نہ کوئی کسی سے نہیں پوچھے گا سب اپنی اپنی مصیبت میں مبتلا ہوں گے جس کا ازالہ نہ کر سکیں گے دنیا میں لوٹ کر جانے کی درخواست کریں گے تو قبول نہ ہو گی دنیا میں جس چیز کو نہیں مانتے تھے اس کا یقین ہو جائیگا نہ پینے کو پانی کہ پیاس نہ بجھے اور نہ کھانے کو کھانا کہ پیٹ بھر سکے اور نہ پہننے کو کپڑا کہ تن ڈھک سکے بھوکے

Marfat.com

پیاسے ننگے ہاتھ ہوئے جن کا کوئی مددگار نہ ہوگا غمگین اور پریشان کہ جان و مال کی کمائی اور اہل وعیال ہر طرف سے گھاٹے میں ہوں گے۔

دوزخیوں کی گرفتاریاں:

اس حال میں اللہ تعالیٰ دوزخ کے مؤکلوں کو حکم دے گا کہ اپنے کارندوں کو ساتھ لیکر اپنے ہتھیاروں سمیت یعنی زنجیروں طوق اور گرز اٹھائے ہوئے دوزخ سے باہر آجائیں گے جکڑ بند کے سامان اور ان کے کپڑوں کی طرف نظر کریں گے تو حسرت سے اپنے ہاتھ دانتوں سے کاٹیں گے انگلیاں کھا جائیں گے حکم ہوگا ان کو پکڑو ان کی گردنوں میں طوق ڈالو، ان کو زنجیروں سے خوب جکڑو اور ان کو جہنم میں ڈال دو اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس درجہ جہنم میں چاہے گا اس درجہ کے مؤکلوں کو بلا کر فرمائیگا کہ ان کو گرفتار کرلو چنانچہ ایک ایک آدمی کی طرف ستر ستر مؤکل بڑھیں گے خوب جکڑ کر باندھیں گے بھاری طوق گردنوں میں اور زنجیریں ناک کے نتھنوں میں ڈالیں گے جن کی وجہ سے دم گھٹنے لگے گا پھر پشت کی طرف سے سروں کو قدموں سے ملا دیا جائے گا جس سے پشت کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی اس تکلیف سے ان کی آنکھیں پھٹ جائیں گی رگیں پھول جائیں گی اور طوق کی گرمی سے گردن کا گوشت جل جائے گا رگوں کا پوست اتر جائے گا سروں کے اندر دماغ کھولنے لگ جائے گا اور ابل کر کھال پر گریں گے کہ قدموں تک پہنچ جائیں گے بدن کی کھالیں گر پڑیں گی گوشت نیلے ہو جائیں گے اور کچھ لہو سے بہے گا۔

دوزخ میں داخلہ:

اسی دوران کے اندر سے کچھ فرشتے نکلیں گے جو ہر گروہ کو اپنی ہتھیلی پر اٹھا کر سرنگوں منہ کے بل جہنم میں پھینک دیں گے اور وہ سر کے بل لڑھکتے ہوئے ستر سال کی راہ تک چلے جائیں گے آخر میں جب دوزخ کے پہاڑ کی چوٹیوں پر پہنچیں گے تو وہاں بھی ان کو کچھ اونصیب نہ ہوگا۔

Marfat.com

"لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ" (سورۃ الزمر پارہ 22)

''اوران کے اوپر آگ کے پہاڑ ہوں گے اوران کے نیچے پہاڑ اس سے اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو اے میرے بندو تم مجھ سے ڈرو''۔

''الصعود جبل من النار یتصعد فیه سبعین خریفا و یهوی به کذالك فیه ابدا''

''دوزخ میں ایک پہاڑ صعود ہے کافر کو اس پر ستر سال تک چڑھایا جائے گا اور اتنی مدت میں اس کو اس سے گرایا جائے گا وہ ہمیشہ اس میں اسی حالت میں رہے گا''۔ (الترمذی والمشکوٰۃ صفحہ 503)

دوزخیوں کی خوراک:

ہر انسان کی ستر کھالیں تہہ بر تہہ ہو جائیں گی پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچنے کے بعد سب سے پہلے زقوم کھانے کے ملے گا جس کی گرمی اوپر سے ہی نمودار ہوگی تلخی تیز اور کانٹوں کی کثرت ہوگی دوزخی اس کو چبا رہے ہوں گے کہ ناگہاں فرشتے گرزوں سے مارنا شروع کر دیں گے جس سے ان کی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی پھر ٹانگیں پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے اور وہ ستر برس کی راہ کے بقدر کسی وادی میں قرار پکڑے بغیر سر کے بل لڑھکتے چلے جائیں گے۔

پھر ہر شخص کی ستر کھالیں بنا دی جائیں گی اور وہاں بھی خوراک تھور کی ملے گی مگر منہ کے اندر ہی رہے گی نگلنے کی طاقت نہ ہوگی۔

چنانچہ فرمان ربانی ہے:

"فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ"

(سورۃ صافات پارہ 23)

Marfat.com

"پھر بے شک وہ اس (تھور) میں سے کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے پھر بے شک ان کے لئے اس پر کھولتے پانی کی ملونی ہے"۔

"اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ط كَالْمُهْلِ يَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ط كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ط خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ط ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ط اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ"۔ (سورۃ دخان پارہ 20)

"بے شک تھور کا پڑ گنہگاروں کی خوراک ہے گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے جیسا کہ کھولتا ہوا پانی جوش مارے پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا عذاب ڈالو چکھ ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے بیشک یہ وہ ہے جس میں تم شبہ کرتے ہو"۔

تھور ایک خبیث کڑوا درخت ہے جو اہل جہنم کی خوراک ہوگا حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک قطرہ اس تھور کا دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہل دنیا کی زندگی خراب ہو جائے۔

(مشکوۃ صفحہ 553)

"فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ط وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ط لَا یَاْكُلُهٗ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ"۔ (سورۃ الحاقہ پارہ 29)

"تو آج یہاں اس (دوزخی) کا کوئی دوست نہیں اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ اسے نہ کھائیں گے مگر خطا کار"۔

"لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ط لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ"

(سورۃ غاشیہ پارہ 30)

"ان دوزخیوں کے لئے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے کہ نہ قریبی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں"۔

Marfat.com

غذا کا کیا فائدہ ہوتا ہے:

غذا کے دو اہم فائدے ہیں ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف رفع کریں دوسرے یہ کہ بدن کو فربہ اور موٹا کریں یہ دونوں وصف دوزخیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ سخت عذاب ہے ان آیات بینات سے معلوم ہوا عذاب طرح طرح کا ہوگا اور جو لوگ عذاب دیئے جائیں گے ان کے بہت سے طبقے ہوں گے بعض کو زقوم کھانے کو دیا جائے گا بعض کو دوزخیوں کی پیپ اور بعض کو آگ کے کانٹے۔

دوزخیوں کا پینا دوزخ کے رہنے والے کو پیپ اور پگلایا ہوا رنگ اور کھولنے والا گرم پانی پینے کے لئے دیا جائے گا۔

خدائے قہار فرماتا ہے:

"وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا"۔ (سورۃ کہف پارہ 15)

"اور اگر پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون دے گا کیا ہی برا پینا ہے دوزخ بڑی ٹھہرنے کی جگہ ہے"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ غلیظ پانی ہے روغن زیتون کی تل چھت کی طرح ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی بعض مفسرین کا قول ہے کہ وہ پگلایا ہوا رنگ اور پیتل ہے۔ (خزائن العرفان صفحہ 420)

"وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ"

"اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا کہ آنتوں کے ٹکڑے کر دے"۔

"وَیُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ؕ یَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَکَادُ یُسِیْغُهٗ وَیَاْتِیْهِ

Marfat.com

الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَّ مِنْ وَّرَائِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ"۔ (سورۃ ابراہیم پارہ 13)

"اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہیں اور اسے ہر طرف موت آئے گی مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے گاڑھا عذاب"۔

حدیث پاک میں ہے کہ دوزخی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جب منہ کے پاس آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا جب اور قریب ہوگا تو اس کا چہرہ بھن جائے گا اور سر تک کی کھال جل کر گر پڑے گی جب پیئے گا تو آنتیں کٹ کر نکل جائیں گی۔

(مشکوۃ صفحہ 5.3)

غرض جب دوزخی خوراک کھا رہا ہوگا وہ اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی بلکہ حلق میں باہر سے خوراک اور نیچے سے دل جمع ہو جائیں گے جس سے گلے میں پھندا سا لگ جائے گا اور پانی کے لئے فریاد کرے گا دوزخ کی ان گھاٹیوں میں کچھ وادیاں ہوں گی جن کے دہانے جہنم کی طرف کھلتے ہوں گے ان وادیوں میں گرم پانی کے نالے ہوں گے دوزخی چل کر ان نالوں پر پہنچیں گے اور پینے کے لئے اوندھے گریں گے اور گرتے ہی ان کے چہروں کی کھال کٹ جائے گی وہ پانی نہ پی سکیں گے ابھی چشموں پر اوندھے منہ ہی ہوں گے کہ فوراً فرشتے آجائیں گے اور گرزوں سے ماریں گے جس سے ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی پھر ٹانگیں پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے اور وہ کہیں قرار پکڑے بغیر ایک سو چالیس برس کی مسافت کے برابر شعلوں اور سخت دھوئیں میں لڑھکتے ہوئے چلے جائیں گے اور کچھ نالوں پر جا کر ٹھہریں گے وہاں ہر آدمی کی ستر کھالیں بلند کر دوسری ستر کھالیں دی جائیں گی اور کچھ نالوں پر جا کر ٹھہریں گے وہاں ہر آدمی کی ستر کھالیں بدل کر

Marfat.com

دوسری چونکہ وادیوں پر چشموں کی انتہا ہوگی اس لئے ٹھہرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو سات نئی کھالیں دے گا جب پانی پیٹ میں کچھ ٹھہرے گا تو آنتوں کو کاٹ کر ٹکڑے کر دے گا اور آنتیں سرینوں کی راہ نکل جائیں گی اور پانی کا باقی حصہ رگوں میں پھیل جائے گا جس سے گوشت پگھل جائے گا اور ہڈیاں پھٹ جائیں گی اور پھر فرشتے جا پکڑیں گے اور پشت چہروں اور سروں پر گرز ماریں گے کہ ہر گرز کی دھمازیں ہوں گی اور سروں پر پڑنے کی وجہ سے پشت ٹوٹ جائے گی پھر کھینچ کر اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے وسط دوزخ میں پہنچیں گے تو بدن کی کھال میں آگ بھڑکنے لگے گی اور کانوں میں پھیل جائے گی اور ناک کے نتھنوں اور پسلیوں سے شعلے نکلیں گے اور بدن سے کچھ لہو پھوٹ نکلے گا اور آنکھیں باہر نکل کر رخساروں پر لٹک جائیں گی۔

پھر ان شیطانوں کے ساتھ جنہوں نے ان کو گمراہ کیا تھا اور ان معبودوں کے ساتھ جن سے وہ مصیبت کے وقت فریاد کرتے تھے ملا کر خوب باندھ کر تنگ مقامات میں ڈال دیئے جائیں گے اس وقت وہ موت کو پکاریں گے مگر موت نہیں آئے گی پھر ان کے دنیوی مال کو تپا کر پیشانیوں اور پہلوؤں پر داغ لگائے جائیں گے اور پشت پر سونا چاندی رکھا جائے گا تو پشت کو پھاڑ کر پیٹ کی طرف سے نکل آئے گا یہ لوگ جہنم کے مستحق ہوں گے شیطانوں اور پتھروں کے ساتھ ان پر وعظ اور نصیحت کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔

"رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ"

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو عذاب جہنم سے بچائے کہ جس کی ایک چنگاری بھی فنا کر دینے والی ہے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جہنم کا کچھ تذکرہ سنا اگر آپ بھی جہنم کے ہولناک عذاب سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں دعوت اسلامی کا ماحول بہت پیارا ہے یہ قبر وحشر کی تیاری کروانے والا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے چور ڈاکو دعوت اسلامی کے ماحول میں آئے قبر وحشر کی تیاری کرنے والے بن گئے کتنے بے نمازی آئے نمازی بن گئے کتنے والدین کے نا فرمان آئے والدین کے فرمانبردار بن گئے کتنے گانے باجے سننے سنانے والے آئے وہ مبلغ دعوت اسلامی بن گئے کتنے بے عمل آئے وہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے اور کرانے والے بن گئے اگر آپ ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات والا کارڈ فارم فِل کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول اور اپنے علاقے میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کریں گے تو انشاء اللہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

ہمیں دعوت اسلامی سے پیار ہے

انشاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

Marfat.com

بیان نمبر:17

دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ

وعلیٰ آلك و اصحابك یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی اللہ

وعلیٰ آلك و اصحابك یا نوراللہ

سنتوں بھرا اجتماعات کی برکت:

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! اس وقت آپ اور میں یہاں جمع ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سعادت عطا فرمائی ہے کہ ہم اس وقت اللہ اور اللہ کے پیارے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے محبوبوں کا ذکر خیر کر رہے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو میری سب سے گزارش ہے، عرض ہے کہ آپ ذوق وشوق سے تشریف رکھیں، میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا اور یوں بھی وقت تو گزر ہی جاتا ہے۔ وقت نہیں رکتا۔ یہ وہ چیز ہے جو نہیں رکتی ہم سو رہے ہوں، یا جاگ رہیں ہوں۔ مصروف ہوں یا فارغ بیٹھے ہوں وقت کا میٹر گھومتا رہتا ہے۔ مسلسل چل رہا ہے اور اگر آپ یہاں سے اٹھ کر کہیں اور چلے گئے تو وقت پھر بھی گزر جائے گا۔ ہاں جسے کوئی حاجت ہے، کوئی مجبوری ہے وہ الگ بات ہے۔

Marfat.com

لیکن اگر کوئی ویسے ہی شیطان کے بہکاوے میں آکر اٹھ کر چلا جائے گا تو یہ اس کے لئے نہایت ہی محرومی ہوگی کیونکہ وقت اس کا وہاں بھی کٹ جائے گا۔ جہاں وہ جائے گا لیکن عین ممکن ہے کہ وہ کسی گناہ میں پڑ جائے لیکن اگر انشاءاللہ عزوجل یہاں توجہ سے بیٹھیں گے تو جب اٹھ کر جائیں گے تو خالی دامن نہیں اٹھیں گے بہت کچھ لیں کر اٹھیں گے۔

یادرکھیں اس طرح کی محفلیں اس طرح کے اجتماعات ویسے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت برسنے کا باعث بنتے ہیں بلکہ فرمایا گیا ہے کہ جہاں صالحین کا ذکر ہو جہاں اللہ کے نیک بندوں کا ذکر ہو وہاں اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ (الحدیث)

اب آپ اندازہ لگائیں کہ جہاں صالحین کا ذکر ہو وہاں اللہ عزوجل کی رحمتوں کا نزورل ہو اور جہاں سید الصالحین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ہو وہاں اللہ کی رحمتیں کیوں نہ برسیں گی؟ وہاں تو رحمتوں کی ایسی چھما چھم بارش ہوتی ہے ایسی بارش ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے اور دیکھنے والے اسے دیکھتے بھی ہیں اور محسوس بھی کرتے ہیں اور پیارے اور محترم اسلامی بھائیو اور ہم اگر یہ سوچیں کہ ہمین نظر تو نہیں آتی تو یادرکھیں ہر چیز ہر کسی کو نظر نہیں آتی۔ بعض چیزیں ایسی ہیں کہ ہمیں نظر نہیں آتیں ہیں لیکن اس کے باوجود ان پر ہمارا یقین ہے اب جیسے مثال کے طور پر سر درد کسی کو نظر نہیں آتا لیکن اس کے باوجود محسوس ہوتا ہے لیکن یہ وہ رحمت ہے کہ جن کی نگاہوں سے پردے ہٹ جائیں۔ انہیں الحمدللہ عزوجل نظر بھی آتا ہے۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ

پھر یہ اللہ کا شکر ہے کہ یہ تو پھر دعوت اسلامی کا اجتماع ہے۔ الحمد اللہ دعوت اسلامی پر اللہ کا کرم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خصوصی نگاہ ہے۔ تمام اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے فیوض و برکات ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ عزوجل۔

Marfat.com

مدنی جلوس پر رحمت کی بارش:

دعوت اسلامی جو قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے اس پر بڑا کرم ہے۔ بارہویں شریف کا جلوس جارہا ہے۔ جلوس روکا گیا۔ ایک بچے نے نیکی کی دعوت دینا شروع کی۔ قریب میں ایک شخص کھڑا ہے جب نیکی کی دعوت ہو چکی تو اس کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ اس بچے پر، جلوس والوں پر، ان لوگوں پر جو بیٹھے سن رہے تھے ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہو رہی ہے اور میرے پیارے اسلامی بھائیو وہ کہنے والا کون تھا؟ وہ اس وقت تک غیر مسلم تھا جب اس نے اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا تو اس رحمت کا اس کو بھی فیض ملا کہ اس کے دل سے گندگی و تاریکی ڈھل گئی اور اس کا دل روشن ہو گیا اس نے کلمہ پڑھا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

تو اسی طرح الحمد للہ عزوجل دعوت اسلامی کے اجتماعات میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور ان رحمتوں سے بعض کے دلوں سے کفر کا زنگ اتر جاتا ہے اور بعض دلوں سے گناہوں کا زنگ اتر جاتا ہے اس وقت اتنے اسلامی بھائی جمع ہیں۔ آپ ان سے پوچھیں کہ ان کی زندگیاں کیا تھیں؟ لیکن الحمد للہ دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے برکتوں والے ماحول میں آئے رحمت ورضوان کی بارش ہوئی، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم ہوا اور سچے دل سے توبہ کی تو جو سچے دل سے توبہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اس کا گناہوں سے بھرا دل چودہویں کے چاند کی طرح جگمگا دیتا ہے۔ الحمد للہ

کتنوں کی اصلاح ہوئی یہ حقیقت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ دعوت اسلامی کے ماحول کو دوام بخشے اسے عروج عطا فرمائے۔

قرآنی واقعات اور امت مسلمہ:

پیارے اسلامی بھائیو قرآن حکیم میں مختلف واقعات بیان فرمائے گئے

Marfat.com

ہیں ۔ ان واقعات کے بیان کرنے کا مقصد کیا ہے؟ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''نظر والوں کے لئے، سوچ والوں کے لئے، عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں''۔

یعنی اللہ تعالیٰ ان واقعات کے ذریعے ہم پر ان باتوں کو کھول رہا ہے کہ دیکھو جو تم سے پہلے جو امتیں ہو گزریں ہیں ان میں جن لوگوں نے ہماری فرماں برداری کی ہے ہمارے نبیوں علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم مانا ان پر انعام و اکرام کی بارشیں ہوئیں اور جنہوں نے نافرمانی کی حکم عدولی کی ان پر عذاب آیا۔ کسی پر پتھروں کا عذاب آیا۔ کسی پر ہوا کا عذاب آیا۔ کسی پر جناب والا آگ کا عذاب آیا کسی پر پانی کا عذاب آیا، بعضوں کی شکلیں تبدیل کر دی گئیں۔ عجیب و غریب صورت کے بنا دیئے گئے کوئی بندر بنا دیا گیا، کوئی جناب والا کسی شکل میں منتقل ہو گیا تو ان سب واقعات کے بیان کرنے کا کیا مقصد ہے کہ سننے والے اور پڑھنے والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔ جب وہ انعام و اکرام کا ذکر سنیں تو ان کے اندر بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کا جذبہ بڑھے اور جوش آئے اور جب وہ عذابات کا ذکر سنیں تو ان سے نصیحت حاصل کر کے وہ نافرمانیوں سے بچیں اس طرح احادیث مبارکہ میں مختلف واقعات اسی لیے بیان کیے گئے ہیں۔ بزرگان دین کے بھی واقعات ہیں۔ کہ ہم ان سے بھی نصیحت حاصل کریں۔ کچھ سیکھیں کیونکہ عقل مند جو ہوتا ہے وہ واقعات سے سبق حاصل کرتا ہے۔ وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔ کہتے ہیں ناں کہ عقل مند کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ اور بے وقوف کے آگے پورے کے پورے دفتر کھول دو نصیحتوں کے سب کچھ پڑھ کے سنا دو ،اسے کچھ اثر نہیں ہوگا تو ہم جب ذی شعور ہیں۔ عقل والے ہیں۔ سمجھ بوجھ ہے،

Marfat.com

جو شخص اچھے برے کی تمیز رکھتا ہے۔کاروبار ہم کرنا جانتے ہیں پائی پائی کا حسابت ہم کرنا جانتے ہیں۔طرح طرح کے علوم وفنون کے ہم ماہر ہیں لیکن یہ کیا جہاں شریعت مطہرہ پر عمل کرنے کی باری آئی وہاں پر ہماری عقلوں کو پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے۔

حکایات مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ آپ ایک حکایت بیان فرماتے ہیں، آپ کا طریقہ کار ہے کہ آپ تمثیل بیان فرماتے ہیں۔مثال دیتے ہیں بڑی آسان سی اور پھر اس کے ذریعے سے قرآن واحادیث کے حوالے سے آپ اپنے مخصوص انداز میں نصیحت فرماتے ہیں اور ایسی نصیحت کے دل میں اترتی چلی جاتی ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ ایک جنگل میں شیر نے شکار کیا گائے کا، بھیڑیئے نے شکار کیا ہرن کا اور لومڑی نے شکار کیا خرگوش کا اب یہ تینوں جانور سامنے کھڑے ہیں اور یہ تینوں شکار کرنے والے بھی سامنے کھڑے ہیں تو شیر نے بھیڑیئے سے کہا کہ چلو تقسیم کرو۔بھیڑیئے نے کہا حضرت کس کی بات کی؟ گائے کو آپ نے مارا وہ آپ کی۔میں نے ہرن کو مارا وہ میری اور لومڑی نے خرگوش کو مارا وہ اس کو کھائے گی۔شیر کو غصہ آگیا اس نے کہا نالائق ہمارے جنگل میں رہ کر ہمیں تقسیم سکھاتا ہے۔میرا میرا کرتا ہے میرے سامنے اس نے جھپٹ ماری اور بھیڑیئے کو پھاڑ کر رکھ دیا اب وہ لومڑی کی طرف متوجہ ہوا کہنے لگا اب تم تقسیم کرو، اب آپ کو پتہ ہے کہ لومڑی بڑا چالاک جانور ہے۔اس نے کہا حضور والا تقسیم کیسی گائے آپ ابھی کھالیں، ہرن جو رات کو کھائیے گا اور خرگوش سے صبح کا ناشتہ کر لیجئے گا۔میرا کیا ہے میں ایسے ہی وقت گزار لوں گی۔آپ کھائیں آپ سلامت رہیں۔شیر نے کہا تم نے بڑی اچھی بات کی مگر یہ تو بتاؤ کہ تمہیں یہ تقسیم آئی کہاں سے؟ اُس

Marfat.com

نے کہا حضرت میں نے بھیڑیئے کا حشر دیکھ لیا ہے اور میں نے بھیڑیئے کے حشر سے یہ تقسیم سیکھی ہے۔ شیر خوش ہو گیا اس نے کہا جاؤ یہ تینوں چیزیں تمہیں دے دیں۔ وہ گیا لومڑی سجدے میں گر گئی اور رب کی بارگاہ میں شکر کرنے لگی کہ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ شیر نے پہلے مجھ سے نہیں پوچھا۔ میرے سامنے بھیڑیئے کا حشر تھا اس کے حشر سے مجھے نصیحت حاصل ہو گئی اور اگر وہ مجھ سے پہلے پوچھتا تو ہو سکتا تھا کہ بھیڑیئے والا حشر میرا ہو جاتا۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جانور نے دوسرے جانور کو دیکھ کر اس کے حشر سے اس کے انجام سے نصیحت حاصل کر لی مگر افسوس کہ انسان باوجود عقل مند ہونے کے اشرف المخلوقات ہونے کے فہم وادراک کا مالک ہونے کے یہ انسانوں کے حشر سے ان کے واقعات سے نصیحت حاصل نہیں کرتا۔

پھر فرماتے ہیں کہ مجھ سے پہلے اس کا حشر ہو گیا، مجھ سے پہلے اس کی باری آئی تو مجھ پر اس کا حال عیاں ہے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے پہلے کتنی امتیں ہو گزریں، ہمارے سامنے سب کا حشر موجود ہے سب کا انجام موجود ہے جو جو کچھ کیا جو جو کچھ انہیں ملا وہ موجود ہے۔ ہمیں تو آخر میں پیدا پیدا فرمایا ہے ان کا حشر بھی ہمارے سامنے ہے تو ان کے حشر سے عبرت بھی حاصل کرنی چاہئے۔ کیونکہ۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

آج ہم کیا عبرت حاصل کر رہے ہیں؟ پیارے اسلامی بھائیو ہمارے سامنے طرح طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ آیئے ایک واقعہ سنتے ہیں اور اس سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

بلعم بن باعورا کا واقعہ:

پیارے اسلامی بھائیو وہ شخص جو بڑا عابد و زاہد تھا۔ بہت بڑا عالم تھا، بارہ ہزار دواتیں اس کے ساتھ رہتی تھیں یعنی بارہ ہزار شاگرد اس کے ساتھ رہتے تھے۔ وہ منہ سے کوئی کلمہ نکالتا وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ اسم اعظم اسے یاد تھا۔ زمین پر بیٹھے بیٹھے لوح محفوظ پر نظر کر لیا کرتا تھا اور مستجاب الدعوات تھا۔ اس کی دعائیں قبول ہوا کرتی تھیں۔ لوگ دور دور سے اس سے دعائیں کروانے کے لئے آتے تھے۔ لیکن کیا ہوا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے لشکریوں سمیت جب اس پہاڑ کے پیچھے ڈیرے ڈالے پہاڑ کے اس طرف بلعم بن عورا کی بستی آباد تھی۔ اس کی قوم والے اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنے لشکر سمیت پہاڑ کے پیچھے ہیں وہ ہم پر حملہ کریں گے۔ ہمیں برباد کریں گے۔ تم ان کی بربادی کے لئے دعا کرو۔ اس نے کہا تمہارا دماغ جل گیا ہے۔ میں اللہ کے نبی کے لئے بددعا کروں نہ بھئی نہ میرے سے یہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے بڑی کوشش کی آخر کار انہوں نے اس کی بیوی کو بہلا پھسلا کر اور دولت کا لالچ دے کر تیار کر لیا وہ ان کے بہلاوے میں آئی اور اپنے شوہر سے کہنے لگی کہ ''تمہارا کیا جائے گا تم بددعا کرو'' دیکھو اتنا مال و دولت ہمیں ملے گا۔ اتنا روپیہ پیسہ ہاتھ آئے گا چنانچہ اس نے عورت کی بات مان لی۔ واقعہ مختصر کر رہا ہوں اب یہ اپنے مکروہ ارادے کے لئے چلتا ہے۔ اپنی سواری کو مارا اور کہا کہ اوپر کیوں نہیں چڑھتی۔ سواری کو زبان عطا کر دی گئی۔ وہ کہنے لگی کہ اوپر کیسے چڑھوں مجھے سامنے سے اللہ کے فرشتے روک رہے ہیں۔ اب یہاں سے کیا پتہ چلا کہ اللہ ہمیں گناہوں سے بچانے کے اسباب پیدا فرماتا ہے۔ زندگی میں ایسے مواقع ملتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو گناہوں سے بچا سکتا ہے۔ آج بہت لوگ گناہوں میں مبتلا ہیں۔ کہتے ہیں کیا کریں یار ہم تو دلدل میں

Marfat.com

پھنسے ہوئے ہیں۔ کیسے نکلیں؟ میں کہتا ہوں ہم کوشش نہیں کرتے ورنہ اگر ہم کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں۔ وہ اسباب کا پیدا کرنے والا ہے خود بخود سبب بنتا چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا نے بہکانا چاہا آپ محفوظ رہے اس نے سات دروازوں میں تالے لگائے تھے اور سب سے اندر والے کمرے میں آپ کو لے کر گئی تھی۔ آپ وہاں سے بھاگے تو سب دروازوں پر تالے تھے لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ڈر کر اس فتنے سے بچنے کے لئے نیکی کی طرف بھاگے اس فتنے سے بچنے کے لئے آپ نے قدم اٹھالیا حالانکہ سب دروازوں کو تالے لگائے جا چکے تھے۔ لیکن مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام جس دروازے پر پہنچتے وہ دروازہ خود بخود کھلتا چلا جاتا تھا۔ گویا کہ فرمایا گیا کہ اے یوسف علیہ السلام بھاگنا تمہارا کام ہے اور دروازوں کو کھولنا میرا کام ہے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ جب کوئی بندہ کسی فتنے سے بھاگتا ہے نیکی کی طرف آتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود بخود اسباب پیدا فرماتا ہے تو بلعم بن باعورا پھر بھی نہ مانا۔ اس کی عقل میں نہ آئی۔ پہاڑی پر چڑھا تو موسیٰ علیہ السلام کا لشکر بھی اسے نظر آرہا ہے۔ بددعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اس نے خدا کی قدرت دیکھی کہ بددعا ان کے لئے کر رہا ہے۔ منہ سے اپنے لئے نکل رہی ہے۔ جب اس نے بددعا کی تو اس کے سینے میں سے ایک سفید رنگ کا پرندہ نکل کر ہوا میں اڑ گیا وہ اس کا ایمان تھا۔ زبان لٹک کر سینے پر آگئی۔ اس نے ایک سازش کے ذریعے موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں فتنہ برپا کر دیا لیکن وہ بے ایمان ہو کر مرا اور ایمان اس کو نہ مل سکا۔

پیارے اسلامی بھائیو! بعد میں کسی نبی یا کسی بزرگ نے اللہ سے پوچھا کہ ''یا اللہ تو نے اس پر اتنے انعامات فرمائے پھر بھی وہ بے ایمان ہو کر کیوں مرا؟''

Marfat.com

الہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''کہ میں نے اسے اتنی نعمتیں عطا فرمائی تھیں لیکن کبھی بھی اس نے ہماری ان نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا تھا''۔

درس عبرت:

پیارے اسلامی بھائیو اب اس قرآنی واقعہ سے ہم کیا سیکھیں۔

پہلی بات:

کہ دین پر استقامت بہت بڑی چیز ہے۔ دین وایمان پر استقامت بہت بڑی چیز ہے اس کے لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا بھی کرتے رہنا چاہئے اور دوا بھی کرنی چاہئے یعنی اس کے لئے کوشش بھی کرنی چاہئے کیونکہ استقامت جو ہے وہ کرامت پر بھاری ہے جس شخص کو ایمان پر خاتمہ نصیب ہو گیا وہ بڑا خوش نصیب ہے اور جو بے ایمان ہو کر مرا وہ بڑا بدنصیب ہے۔ بلعم بن باعورا ہی کو لے لیں کہ کتنا بڑا عابد و عالم تھا لیکن اس کے باوجود بے ایمان ہو کر مرا۔

دوسری بات:

کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرنا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"لئن شکر تم لازیدنکم"

''اگر تم ہماری نعمتوں کا شکر کرو گے تو ہم انہیں اور بڑھا دیں گے''۔

پیارے اسلامی بھائیو آج ہم کس قدر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں حالانکہ اس کی بے شمار نعمتیں ہیں جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا:

"و ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها ان الله غفو رحيم"

''اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے بے شک اللہ بخشنے والا

Marfat.com

مہربان ہے"۔(پارہ14رکوع8آیت18)

کوئی بھی نہیں کرسکتا تو کیا ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں؟ یاد رکھیں ایک ہوتا ہے قولی شکر، قول کے ذریعے شرک ادا کرنا اور دوسرا ہوتا ہے فعلی شکر یعنی افعال کے ذریعے شکر ادا کرنا تو کیا ہم زبان کے ذریعے قولی شکر ادا کر رہے ہیں۔ کیا ہم عمل کے ذریعے شکر ادا کر رہے ہیں۔ اگر بنظر غور دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ ہم صحیح معنوں میں شکر ادا نہیں کر رہے۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو اللہ تعالیٰ کا اتنا کرم ہم پر اتنا فضل و احسان ہم پر نعمتوں کی بات چلی ہے تو جو سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے وہ حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی ذات مبارک ہے کہ جو تمام نعمتوں کی جان ہے۔ جن کی وجہ سے سب نعمتیں ہمیں ملیں اور یہ وہ نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی کہ جس نعمت کا عطا فرما کر ارشاد فرمایا:

"لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم"

"نے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں سے ایک رسول بھیجا"۔(پارہ4،رکوع8،آیت144)

ایسی پیاری نعمت کہ اس نعمت کا ہم عملی اور قولی شکر ادا کر رہے ہیں کہ یا اللہ! تیرا شرک ہے کہ تو نے محبوب ﷺ کا دامن کرم ہمارے ہاتھ میں دیا، سرکار ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا۔ کیا ہم شکر ادا کر رہے ہیں؟ اس نعمت عظمیٰ کا حقیقی شکر کیا ہے۔ کہ نبی پاک صاحب لولاک سیاح افلاک ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے۔ ان چیزوں سے رکا جائے۔ یہ اس نعمت کی صحیح قدر کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ وہ آقا ﷺ جو ہمارے لئے غاروں میں روتے رہے جب اس دنیا میں تشریف لائے سر مبارک کو سجدہ میں رکھا اور زبان پر جو جاری ہے "رب ھب لی

Marfat.com

امتی" اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کتنی پیاری بات کہی۔

پہلے سجدے پر روز ازل سے درود
یادگاری امت پر لاکھوں سلام

اور فرمایا:

امتی امتی لب پہ جاری رہا
ناز بردار امت پہ لاکھوں سلام

پیدا ہوئے ہمارے لئے دعا کر رہے ہیں غاروں میں جا جا کر ہمارے لئے دعا کر رہے ہیں۔

معراج پر حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہاں پر بھی گناہگاروں کو یاد رکھا جب وصال فرمایا اس وقت بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے لبوں پر امتی امتی جاری تھا اپنی امت کی فکر اس وقت بھی آپ کو لاحق ہے اور آج بھی کرم فرماتے ہیں۔ اپنی امت پر آج بھی ہم لوگوں کے لئے پریشان رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم" (پارہ 11، رکوع 5)

وہ تو آج بھی رؤف اور رحیم ہیں اور ہمارا مشقت میں پڑنا ان کے لئے گراں گزرتا ہے۔ ہماری تکلیف کو نہیں دیکھ سکتے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر نہایت مہربان۔

مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

یعنی بھیک بھی دیتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ منگتے کا بھلا ہو اور پھر آگے

Marfat.com

کای عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

تم کو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
ہے ترک ادب ورنہ کہیں ہم پر خدا ہو

یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادب کا ترک ہے ورنہ ہم یہ بھی کہہ دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جائیں اور پھر فرمایا:

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے
آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
سلم سلم کی ڈھارس سے
پل سے پار لگاتے یہ ہیں

فکر امت:

کیونکہ جب امت پل صراط پر سے گزر رہی ہوگی، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کسی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بروز قیامت جب سب خلقت ہوگی ہم آپ کو کہاں تلاش کریں؟ کہاں ڈھونڈیں؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم دیکھئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اگر ڈھونڈنا ہو تو حوض کوثر کے پاس ڈھونڈ لینا۔ میں اپنی امت کے پیاسوں کو حوض کوثر کا پانی پلا رہا ہوں گا۔ تم نے مجھے ڈھونڈنا ہو تو میزان پر ڈھونڈ لینا میں اپنی امت کی نیکیوں کے پلڑے کو وزنی بنا کر ان کو جنت عطا فرما رہا ہوں گا اور اگر تم ڈھونڈنا چاہو تو پل صراط پر ڈھونڈ لینا کیونکہ سلم سلم کی ڈھارس سے پل صراط سے پار لگاتے یہ ہیں۔ اور اس بات کو اعلیٰ حضرت نے دوسری جگہ فرمایا:

رضا پل سے اب وجد کرتے گزیئے
کیونکہ ہے رب سلم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم سلم سلم کی ڈھارس سے ہم گناہگاروں کو پل سے پار چلا رہے ہوں گے۔ اور مولانا حسن رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

عزیز بچے کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا
ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں پر
پکار سن کر فقیروں کی دوڑتا ہو گا

آج ہم نے اپنا شعار کھو دیا:

پیارے اسلامی بھائیو! میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر وہاں بھی دستگیری فرمائیں گے تو ایسی نعمت ایسے شفیق و مہربان ایسے کرم والے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ایسے فضل والے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ملے مگر آہ صد آہ آج کی امت مسلمہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے دور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ آج مسلمان کہلانے والے اپنے نبی کے طریقے سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ غیروں کے طریقے اپنانے میں فخر محسوس کیا جا رہا ہے۔

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! دعوت اسلامی قرآن و سنت کی عالمگیر تحریک ہے۔ ہمارے قافلے انڈیا میں بھی گئے اور جاتے رہتے ہیں۔ وہاں پر ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ہم بازار سے گزرتے تھے تو ہم نئے نئے تھے اب الحمد للہ سلام کرنے کی تو عادت ہے اور اگر کسی کی نہیں تو ہونی چاہئے۔ ہم سب کو ایک دوسرے سے سلام کرنا چاہئے سلام میں پہل کرنا یہ سنت ہے۔ اور اس میں زیادہ ثواب ملتا ہے اور سلام سے برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ تکبر کا یہ توڑ ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم جب کسی کو سلام کرتے تھے تو سامنے سے وہ کہتا تھا سوری (Sorry) میرا نام کشن ہے۔ میرا نام اجے ہے۔ میرا نام کمار ہے وہ اس طرح کے نام بتاتے تھے۔ تو ہمیں شرمندگی ہوتی تھی لیکن شرمندگی کے ساتھ ساتھ

Marfat.com

دل یہ کرتا تھا کہ زمین پھٹے اور ہم اس میں سما جائیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اگر ہمارے مسلمانوں نے اپنی پہچان رکھی ہوتی اپنا شعار برقرار رکھا ہوتا تو ہمیں کسی غیر مسلم کے سامنے شرمندگی نہ ہوتی۔ افسوس آج ہم نے اپنا شعار کھو دیا اپنی پہچان کھودی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس چیز کو معمولی مت سمجھیں۔ یاد رکھیں کہ جب کسی قوم سے ان کی پہچان چھین لی جائے تو پھر قوم کے لئے تباہی و بربادی کا پیغام ہوا کرتا ہے۔ آج جو ہم ذلیل وخوار ہیں تو کس وجہ سے؟ وہ اس وجہ سے کہ ہم نے اپنے طریقے کو خود چھوڑ دیا ہے اور غیر مسلم سازشوں کے ذریعے مختلف طریقوں سے ہمیں بے وقوف بنا رہا ہے اور مختلف قسم کے طریقوں سے جتنے میڈیا زہیں آپ دیکھ لیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج جو بھی طریقے ہیں پیغام رسانی کے ذرائع ابلاغ کے ان سے میں دیکھ لیں آج باقاعدہ سازش کے ذریعے سنتوں سے دور کیا جارہا ہے۔ اس طرح کے ڈرامے دکھائے جارہے ہیں اس طرح کی جناب والا فلمیں بنائی جارہی ہیں کہ جس میں مسلمان کہلانے والے نیچا دکھایا گیا ہے۔ شریعت مطہرہ پر عمل کرنے والے کو نہایت گھٹیا درجے کے لوگ دکھایا گیا ہے۔ اس میں مسلمان کہلانے والے ملک بھی شریک ہیں۔ غیر مسلم تو ہیں ہی ہمارے دشمن ان کا تو نظریہ ہی یہ ہے کہ ان کو کسی طرح گمراہ کیا جائے۔ ان کو برباد کیا جائے۔ ان کی تہذیب کو برباد کیا جائے۔ ان کی ثقافت کو برباد کیا جائے۔ کسی نے بہت پہلے کہہ دیا تھا کہ ہمیں ان سے جنگ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ہم تو بہت پہلے ان سے جنگ جیت چکے ہیں۔ کیوں کہاں؟ اس لئے کہ اسے معلوم ہے کہ ہمارے یہاں کا تمام فتنہ فحاشی کے مناظر مسلمانوں میں دیکھے جاتے ہیں۔ آج یہ زہر آہستہ

Marfat.com

آہستہ سرائیت کر رہا ہے۔ یہ سلو پوائزن (Slow Poison) ہمارے نوجوانوں میں سرائیت کر رہا ہے۔

کارٹون فلم:

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم دیکھیں کہ اپنی آنکھوں کو ان ڈراموں، فلموں سے گندا کرنے کی وجہ سے کتنے ذہن گندے ہوئے۔ کتنے دل قدورتوں کا شکار ہو گئے اور کتنے پرسنٹ (Persent) ایسے نوجوان ہیں کہ جو آج کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں کیوں ہم نے اپنے طریقے کو چھوڑا اپنی بنیاد کو خود ہم نے کھوکھلا کر دیا؟ اور پیارے اسلامی بھائیو اس طریقے سے گمراہ کیا جا رہا ہے۔ حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بہت پہلے 1995ء میں غالباً میں نے اخبار میں ایک کالم پڑھا تھا اس میں بتایا گیا تھا کہ یہ جو کارٹون وغیرہ آتے ہیں اس میں کارٹون فلم دکھائی گئی تھی اور اس میں سند باد نامی شخص کا سفر دکھایا جاتا ہے۔ کہ وہ مختلف جگہوں پر جا کر سفر کرتا ہے اور سفر کر کے اس کو بہت سی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور وہاں بالآخر وہاں کے لوگوں پر قابو پالیتا ہے اور فتح حاصل کر لیتا ہے۔ اس کا سفر دکھایا گیا کہ وہ ایسی ایسی بستی میں جاتا ہے کہ جس بستی میں کھجور کے درخت بہت ہیں۔ غور سے سنیے گا ایمان والوں کے لئے لرزنے کا مقام ہے۔ کھجوروں کے درخت وہاں گھر خالی پڑے ہوئے ہیں اور ڈھونڈتا ہوا ایک ایسے شخص کے پاس پہنچتا ہے اور اسے پوچھتا ہے کہ تمہارے گھر کیوں خالی پڑے ہوئے ہیں۔ تم لوگ اس میں بستے کیوں نہیں؟ تو وہ بتاتا ہے کہ یہاں پر ایک بلا آئی ہوئی ہے وہ بلا ہم پر حملہ کرتی ہے۔ اس کے ڈر سے ہم جناب والا ہم یہاں چھپ گئے ہیں۔ اچھا یہاں چھپ گئے ہو۔ اس نے کہا کہ اس بلا کا مجھے پتہ بتاؤ میں اس بلا کو ماروں گا۔ وہ اس کو پتہ

Marfat.com

بتاتے ہیں تو وہ بلا ایک غار میں ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ غار میں جاتا ہے اس کا حلیہ یہ بتایا گیا ہے کہ چہرے پر لمبی لمبی سی داڑھی ہے اور سر پر بال ہیں اور لمبا سا اس نے چوغا پہنا ہوا ہے۔ یعنی لمبا سا کرتا تو یہ اس کو پکڑ کر اس پر فتح پاتا ہے اور اس کو ایک درخت کے ساتھ باندھ کر لٹکا دیتا ہے۔ اور اس طرح وہ لوگ اپنی بستی میں آجاتے ہیں۔ PIB اس کارٹون فلم میں اس بلا کا نام پتہ کیا دکھایا گیا تھا۔ (بابا مصطفیٰ) اندازہ لگائیں اور ذرا اس کارٹون فلم کے اشارے دیکھیں۔

انگلش میڈیم سکولز:

پیارے اسلامی بھائیو کھجوروں والی بستی کیونکہ مدینے کی بستی کھجوروں والی کہلاتی ہے اور حضور ﷺ غار حرا میں تشریف لے جایا کرتے تھے داڑھی اس میں دکھائی گئی اور اس بلا کا نام بابا مصطفیٰ۔ ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ آج یہ ہم اپنے بچوں کو دکھاتے ہیں بالخصوص جو انگلش میڈیم سکولز میں پڑھاتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو یہ کارٹون فلمیں بڑے شوق سے دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے بچوں کا ذہن ڈویلپ ہوتا ہے ذہن کھلتا ہے۔ ان کو ہوشیاری آتی ہے۔ تو اسی ہوشیاری میں دیکھ لیں کہ آپ کے مذہب کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے اور پتہ نہیں ایسے کتنے کارٹون دکھائے گئے ہوں گے۔ لوگ اس کو دیکھ کر فیل (Feel) بھی نہیں کرتے ہوں گے لیکن یاد رکھیں کہ یہ چھوٹے چھوٹے ذہن ہوتے ہیں۔ یہ جب کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو پھر وہ چیز ان کے ذہن میں نقش ہو جاتی ہے اسی طرح۔

موجودہ دور کے کفریہ اشعار:

پیارے اسلامی بھائیو ہم بھی اسی معاشرے میں رہتے ہیں۔ لوگ ہمیں

Marfat.com

بتاتے ہیں تمام قسم کی معلومات ہمیں بھی ہوتی ہیں۔لیکن جب ان چیزوں کو بیان کیا جاتا ہے تو لوگ اپنی گندی ذہنیت کی وجہ سے طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ دیکھو یاران کوان چیزوں کا کیسے پتہ ہے؟ دیکھا ہوگا یا سنا ہوگا ان لوگوں نے لیکن افسوس کہ آج کس قدر گرتے چلے جارہے ہیں۔آج ہم دیکھیں کہ گانے باجوں کی طرف اتنی توجہ ہے اور ایسے ایسے گانے بجائے جاتے ہیں کہ جن کے سننے سے جن کے بولنے سے ایمان جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ کے علم کی نفی ہورہی ہے۔

خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں

(کفریہ شعر)

اب بتایئے کہ اللہ تعالیٰ علّامُ الغیوب والشہادۃ ہے اس کو سب چیزوں کا علم ہے۔ کوئی چیز اگر وجود میں آئی ہے یہ پنکھا بنایا گیا ہے۔یہ مائیک بنایا گیا ہے تو یہ بننے کے بعد اللہ کے علم میں نہیں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ پہلے سے معلوم ہے۔ازل سے اسے سب کچھ معلوم ہے اسے سب کی خبر ہے لیکن یہاں مسلمان ہی تو بجاتے ہیں۔یہ گانا، بسوں میں ویگنوں میں، گھروں میں باقاعدہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو گنگناتے سنا گیا ہے اور جب ہم جیسا کوئی منع کرے تو کہتے ہیں کہ چھوڑو یار آپ لوگوں کے ذہن ہی گندے ہیں اس میں کیا کہا جارہا ہے۔یہ کہ خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں کہ ان کو ایسے ایسے بہانے آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی نہیں جاتا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے علم کی نفی ہورہی ہے اور یاد رکھیں! جس نے اللہ تعالیٰ کے علم کی نفی کی اس کا ایمان جاتا رہا اگر اس کا نکاح ہے تو وہ ٹوٹ گیا۔بیعت بھی ہے تو ٹوٹ گئی۔کسی گانے میں جناب والا اللہ تعالیٰ کے نام کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔کسی میں اللہ میاں کہا جارہا ہے۔کسی میں ''اللہ تعالیٰ کا اس جہاں کو بنانے'' میں غلطی کہا جارہا ہے۔کیا ہے یہ سب؟ کہاں گئی ہماری غیرت؟ کہاں گیا ہمارا یمان؟ کہاں گئی ہماری ایمانی محبت، ایمانی غیرت خاک میں مل گئی۔گانے بجانے کے

Marfat.com

اتنے شوقین ہو گئے سچ ہی تو کہا ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور برحق کہا ہے کہ گانا نفاق کو اس طرح اگاتا ہے جس طرح پانی گھاس کو اگاتا ہے۔اب بتایئے یہ نفاق ہی تو ہے دل سے ایمان کی اہمیت جاتی رہی۔اتنی بڑی نعمت ہمیں ملی ہے۔اس کی اہمیت ہمارے نزدیک کچھ نہیں ہے تو یاد رکھیں کہ قانون فطرت ہے کہ جس شخص کو کوئی نعمت دی جائے اور وہ اس کی قدر نہ کرے تو اس سے وہ نعمت چھین لی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم سے سب کچھ چھین لیا جائے اللہ کرے کہ ہمارا ایمان سلامت رہے۔تو آپ سے عرض ہے کہ آپ بھی کچھ سمجھ بوجھ سے کام لیں اور جو لوگ اس قسم کے گانے وغیرہ بجاتے ہیں۔ان کو بھی محبت پیار سے سمجھائیں، سختی سے نہیں محبت و پیار سے (Convince) کریں کہ بھائی ذرا غور کریں کہ اس میں تو ہمارے ایمان کا بیڑا غرق ہو رہا ہے۔ایک مسلمان کے نزدیک سب سے قیمتی چیز اس کا ایمان ہوا کرتا ہے۔بلکہ یہ تو بجانا ہی حرام ہے۔بلکہ کوئی تقریب اس کے بغیر ہوتی ،شادی بیاہ میں لوگوں نے اس چیز کو لازمی سمجھا ہوا ہے چھوٹی سے ریڑھی دکان ہوتی ہے لیکن اس میں بڑے بڑے دیک رکھ کے گانے ضرور سنے جاتے ہیں۔بسوں میں لانگ روٹ کا سفر کر کے دیکھ لیں یا اپنے علاقے میں چھوٹے چھوٹے سٹاپ والے روٹ ہیں۔ ان میں بھی ریکارڈنگ لازمی چلتی ہے۔اب دیکھئے کہ اگر کوئی شخص سفر کر رہا ہے اور گانا بھی لگا ہوا ہے اور اکثریت ساتھ ساتھ دہرا بھی رہی ہوتی ہے۔اور اس دوران اگر ایکسیڈنٹ ہو گیا اور اس کا انتقال ہو گیا تو رب کی بارگاہ میں کیا منہ لے کر جائیگا یہی عرض کرے گا کہ اے میرے مالک میں اس حالت میں تیرے پاس آیا ہوں کہ میں تیری نافرمانی میں مشغول تھا۔اب ریل گاڑی کے سفر میں دیکھ لیں وہاں یہ سہولت میسر نہیں ہوتی لیکن لوگ واک مین ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ڈائجسٹ پڑھتے ہیں۔یوں کہیئے کہ نظریہ ہی بالکل تبدیل ہو گیا ہے۔کہ اگر گانے باجے نہ ہوئے تو سفر کٹے گا ہی نہیں جیسے گاڑی شاید رک جائے گی اگر گانے نہ بجائیں گے وقت کٹے گا ہی نہیں۔وقت تو گزر ہی جائیگا۔اور اگر اللہ تعالیٰ کو یاد

Marfat.com

کرتے ہوئے حادثہ پیش آ گیا کیونکہ زندگی میں سب کچھ ممکن ہے جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے بالخصوص آج کل کے دور میں اس کو کیا بھروسہ؟ کچھ بھی بھروسہ نہیں مگر ہم جب گھر سے نکلتے ہیں، کتنے افراد ایسے ہیں جو گھروں سے نکلتے ہیں روزی کمانے جاتے ہیں۔ ہم گھر سے نکلتے وقت کیا پڑھتے ہیں؟ بسم اللہ پڑھتے ہیں درود شریف یا کلمہ شریف کا ورد کرتے ہوئے نکلتے ہیں۔ بالکل غفلت کا شکار ہیں۔ ہمیں ان چیزوں کی پرواہ نہیں کیونکہ غفلت کا شکار ہیں۔ آخرت کی فکر ہی نہیں اور اگر کوئی ان چیزوں سے متعلق ہے تو طرح طرح کی دلیلیں دینے لگ جاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو بظاہر تو یہ باتیں معمولی لگ رہی ہوں گی لیکن اگر ان معمولی باتوں پر ہی غور کریں تو بہت کچھ ان کے اندر پوشیدہ ہے کہ ہمارے دن کی ابتداء کیسے ہو رہی ہے۔ صبح اٹھ رہے ہیں فجر کی نماز ہی نہیں پڑھی۔ عجیب وغریب صبح کرتے ہیں۔ اور رات کو جب سونے لگتے ہیں تو اس وقت بھی ہمارے ذہنوں پر دنیا سوار ہوتی ہے۔ اس سے یہ لینا ہے اس کو فلاں چیز دینی ہے۔ بس آج میں جلدی سو رہا ہوں صبح اٹھ کر میں نے یہ کام کرنا ہے بلکہ یہ سوچ کر سوئیں کہ صبح صبح اٹھ کر کریں۔ ہم نے اپنے رب کی بارگاہ میں جھکیں گے۔ اپنی صبح کو اچھا کریں گے۔ تو پھر ان شاء اللہ ہمارا پورا دن اچھا گزرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وما علینا الا البلاغ المبین

Marfat.com

بیان نمبر:18

حسد کی تباہ کاریاں

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين اما
بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط
الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله
الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود پاک:

حضرت امام ابی القاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے تجھ میں دس ہزار کان پیدا فرمائے یہاں تک کہ تو نے میرا کلام سنا اور دس ہزار زبانیں پیدا فرمائیں جس کے سبب تو نے مجھ سے کلام کیا۔ تو مجھے سب سے زیادہ محبوب اور نزدیک ترین اس وقت ہوگا جب تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیجے گا۔

سبحان اللہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمارہا ہے کہ تو جب میرے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھے گا تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہوگا تو میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اگر ہم بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھیں گے تو انشاء اللہ رب تعالیٰ کے محبوب بندے بن جائیں گے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زیادہ سے زیادہ درود پاک کا ہدیہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں گے تو انشاء اللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہونگی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کا مکان انسان کا دل ہے تو دل کو اس محبوب حقیقی کی اماجگاہ بنانے کے لئے اس کی صفائی ضروری ہے کیونکہ اس اکبر و عظیم محسن کا احسان چکانا تو ناممکن ہے ہم صرف اس کی عزت و توقیر کے لئے اس مکان یعنی قلب کو آراستہ کریں اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم تمام غیر اللہ چیزوں کا خیال دل سے نکال کر خالص اس کے ذکر و فکر سے اسے آراستہ کریں چہ جائیکہ اس کو دنیاوی، آلائشوں اور خیالات سے گندہ کریں ان آلائشوں میں سے جن سے بچنا انسان خاص کر مومن کا ضروری ہے ایک آلائش حسد کی ہے جو شیطانی وسواس کی پیداوار ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک ایسا مرض ہے جو روحانی سکون کو ختم کر دیتا ہے یہ ایک ایسی برق ہے جو صبر کے خرمن کو جلا کر رکھ دیتی ہے یہ ایک ایسا افسوس ہے جو دلوں میں جدائی پیدا کر دیتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچو اس خبیث عادت سے اور اس لا علاج مرض سے جو سب سے پہلے ابلیس لعین کے دل میں پیدا ہوا اور اسے اپنے خالق کی تعمیل

Marfat.com

حکم سے روکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مقرب و معزز رہنے والا فوراً اپنے آقا کے دربار سے نکال دیا گیا اور تا قیامت لعنت و پھٹکار کا سزاوار قرار دیا گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اللہ تعالیٰ اس بڑی لعنت یعنی حسد سے پناہ مانگو بے شک وہی اس مرض کا ٹالنے والا ہے۔

حسد برائیوں کی جڑ ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حسد ایک ایسا روحانی مرض ہے کہ انسان اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ طرح طرح کے شیطانی وساوس میں کھو جاتا ہے وہ دوسروں پر اللہ تعالیٰ کے انعام کو دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا اور خواہش رکھتا ہے کہ دوسروں کا مال و دولت اور دوسری سہولتیں ان سے چھن کر اسے مل جائیں چنانچہ ان نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ دوسروں سے چھیننے کے لئے ہر وقت تاڑ میں لگا رہتا ہے اور حیلے بہانے سوچتا ہے اس طرح سے چوری ڈاکہ، رہزنی، قتل و غارت، زنا کاری اور دیگر برائیوں کی داغ بیل پڑتی ہے اور حسد حرام خوری چغلی، جھوٹ بولنے اور پھوٹ ڈالنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اس طرح سے بغاوت اور فتنہ و فساد پیدا ہوتے ہیں چنانچہ اس مرض کو اپنے قلب میں پیدا نہ ہونے دیا جائے تو ہر قسم کی برائیوں سے بچا جا سکتا ہے۔

سب سے پہلا حسد:

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلا گناہ جو آسمان میں صادر ہوا وہ ابلیس لعین کا حصہ تھا جو اس نے آدم علیہ السلام سے کیا اور راندہ درگاہ ہوا اس طرح زمین پر جو سب سے پہلا گناہ ہوا وہ قابیل کا حضرت ہابیل سے تھا جس نے قتل و غارت کو جنم دیا۔ (تفسیر عزیزی صفحہ 697)

Marfat.com

اسی نامراد حسد نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو برسوں رلایا اسی حسد نے یوسف علیہ السلام کو اپنے والدین اور عزیزوں سے دور زندان میں ڈالا اسی حسد نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا میں شہید کیا بیشک حسد کرنے والا گناہ کا مرتکب تو ہوتا ہے لیکن وہ نامراد اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا بلکہ غضب الٰہی کا مستحق ہوتا ہے بیشک یہ برا فعل ہے اور قتل و غارت بڑھاتا ہے اس کی شر انگیزی سے اللہ تعالیٰ نے بچنے کا حکم فرمایا ہے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ کہہ دیجئے میں اپنے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

حسد اللہ کے غضب کا باعث ہے:

یہودیوں کی خواہش تھی کہ ختم نبوت کا منصب بنی اسرائیل کو عطا ہوتا یعنی نبی آخر الزماں ان میں سے ہوتے لیکن ان کی خواہش کے خلاف یہ منصب بنی اسماعیل کو ملا اور وہ محروم رہے تو مارے حسد کے انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تسلیم نہ کیا اور جھٹلانے لگے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

"کیسی بری قیمت سے انہوں نے اپنی جانیں خرید لیں کہ اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے کلام سے منکر ہو گئے ہیں جن کی وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر چاہے اپنا کلام نازل فرماتا ہے پس وہ غضب پر غضب کے سزاوار ٹھہرے اور کافروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے"۔ (سورۃ بقرۃ پارہ 1)

ہجرت کے بعد جب مہاجرین اور انصار نے اخوت کے رشتے میں منسلک ہو کر اسلام کے قلعے کی دیواروں کو مضبوط کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے انعام و اکرام سے نوازا اس پر یہودیوں نے جلنا شروع کیا اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی حسد کی بیماری کو بے نقاب کر دیا۔

Marfat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا''۔(سورۃ النساء پارہ 4)

حاسدوں کے دل میں جلن رہتی ہے:

یہودی اس قدر حسد کرنے لگے تھے کہ وہ ہر وقت مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سوچتے رہتے تھے کچھ لوگوں نے ظاہراً اسلام قبول کر کے اپنی منافقت سے مسلمانوں میں منافرت پھیلانے کی کوشش کی لیکن جن کی اللہ تعالیٰ پشت پناہی فرماتا ہے انہیں ان کے ایمان میں مزید مضبوط اور ثابت قدم کر دیتا ہے وہ ان کو ڈگمگانے نہیں دیتا بلکہ دشمنوں اور حاسدوں کو بے نقاب فرماتا ہے۔

چنانچہ اس عالم الغیب والشہادۃ کا فرمان ہے:

''بہت سے اہل کتاب نے چاہا کہ کاش تمہیں ایمان سے پھیر کر کافر بنادیں اپنے دلوں میں حسد کی وجہ سے ان پر حق ظاہر ہو جانے کے بعد بھی''۔(سورۃ بقرہ پارہ 1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرمان الٰہی سے ظاہر ہے کہ حاسدوں کے دل میں حسد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے اور وہ اسی آگ میں جل کر فنا ہو جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے اور دوروں کی نعمتوں تک باوجود سخت کوشش کے رسائی نہیں پا سکتے۔

حاسد اپنے حسد کی سزا پالیتا ہے:

مثل مشہور ہے کہ ''چاہ کن راہ چاہ در پیش'' جو کسی کے لئے برا سوچتا ہے پروردگار اس کی اس بدنیتی کے بدلے اس پر اپنی رحمتوں کے دروازے بند

Marfat.com

ہے اور اسے بدبختی کا سزاوار ٹھہراتا ہے اور جو دوسروں کی بھلائی کا خیال رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمتوں اور نعمتوں سے نوازتا ہے کہتے ہیں کہ تو برائی کر برا ہوگا بھلائی کر بھلا ہوگا لہٰذا جاسد جب کسی کی نعمت کے چھن جانے کے لئے تدبیریں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے:

بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کسی بادشاہ کے دربار میں ایک مرد خدا ہر روز کہا کرتا تھا کہ:

''نیک لوگوں کے ساتھ نیکی کرو کیونکہ بدعمل کے لئے بدعملی ہی کافی ہے اسے اس کے کردار پر ہی چھوڑ دو''

چونکہ بادشاہ کو اس کی یہ بات پسند تھی اور وہ اس کے اس خیال پر خوش تھا اس لئے اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور اس کا مرتبہ بادشاہ کے دربار میں بلند تھا لیکن ایک حاسد اس کے اس مرتبے سے حسد کرنے لگا اور اسے ذلیل کرنے کی ٹھانی چنانچہ بادشاہ سے کہنے لگا کہ حضور فلاں شخص کہتا ہے بادشاہ کے منہ سے بدبو آتی ہے بادشاہ نے کہا کہ تیرے اس الزام کی کیا دلیل ہے تو اس نے کہا کہ جب آپ اسے بلائیں گے تو وہ اپنے ناک پر ہاتھ رکھ کر آپ کے سامنے حاضر ہوگا پھر اس اللہ کے مرد کو دعوت دی اور کھانے میں لہسن وغیرہ کھلایا کہ اس کے منہ سے بدبو آنے لگی بادشاہ نے جب اس مرد خدا کو بلایا تو وہ لہسن کی بدبو کو چھپانے کے لئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر حاضر خدمت ہوا اس پر بادشاہ نے اس حاسد کی بات کا یقین کر لیا اور بادشاہ نے ایک عامل کے نام لکھا کہ جب یہ عامل فرمان لے کر تمہارے پاس پہنچے تو اس کا سر کاٹ دو اور اس کی کھال میں بھس بھر کے میرے پاس بھیج دو۔

بادشاہ نے یہ حکم نامہ اپنی مہر سے بند کیا اور اس مرد خدا کے حوالے کیا جب وہ مرد خدا بادشاہ سے رخصت ہو کہ چلا تو حاسد نے اسے دیکھا اور پوچھا یہ تیرے

Marfat.com

ہاتھ میں کیا ہے اس نے بتلایا کہ یہ فرمان خلعت ہے جو فلاں عامل کی طرف کے لیے جارہا ہوں بادشاہ نے چونکہ اپنی قلم سے فرمان خلعت کے سوا کبھی کچھ نہ لکھا تھا اس لئے اسے فرمان خلعت ہی سمجھا گیا۔

چنانچہ اس حاسد نے کسی حیلے بہانے سے وہ فرمان اس مرد خدا سے لے لیا اور اس عامل کے پاس جا پہنچا عامل نے جب اس فرمان شاہ کو کھولا تو اس مرد سے کہا کہ اس میں لکھا ہے کہ میں حامل فرمان کو قتل کردوں اور اس کے جسم میں بھوسہ بھر دوں حاسد پریشان ہوا خلعت کو مصیبت و ہلاکت پا کر بولا یہ فرمان تو ایک اور شخص کے لئے ہے بادشاہ سے تصدیق کرلو اس پر عامل نے جواب دیا کہ ہم شاہی فرمان کی دوبارہ تصدیق نہیں کیا کرتے اور اس شخص کو قتل کر فرمانِ شاہی کی تعمیل کی۔

دوسرے روز جب نیک مرد بادشاہ کے حضور کھڑے ہو کر حسب معمول اپنے کلمات دہرانے لگا تو بادشاہ اسے دیکھ کر حیران ہوا اور پوچھا کہ وہ فرمان کہاں ہے عرض کیا بادشاہ سلامت وہ تو فلاں شخص لے گیا ہے پھر پوچھا کہ وہ تو کہتا ہے کہ میرے منہ سے بدبو آتی ہے جب اس مرد نے انکار کیا تو بادشاہ نے پوچھا کہ تو نے اس روز اپنے منہ اور ناک پر ہاتھ کیوں رکھا تھا نیک مرد نے جواب دیا کہ اس حاسد نے مجھے لہسن کھلا دیا تھا تو میں نے اس لئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا کہ آپ کو بدبو نہ آئے بادشاہ نے کہا تو واقعی سچ کہتا ہے اس بدکردار کے لئے اس کے برے عمل کی سزا کافی ہے اور اس نے اپنی سزا پالی ہے۔ (احیاء العلوم جلد سوم صفحہ 158)

حاسد اپنے حسد کی آگ میں جلا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

حسد دین کو موند نے والی بیماری:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حسد ایک ایسا شیطانی مرض ہے جو انسان کے دل

Marfat.com

میں وساوس پیدا کر کے اسے قتل و غارت اور دوسرے قبیح افعال کی طرف راغب کرتا ہے جس کے لئے بھائی بھائی کا گلا کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے ہمارے دین کی اساس اخوت اور بھائی چارے پر ہے کہ مہاجرین جب مدینہ پہنچے تو انصار نے اپنے بھائیوں کے لئے اپنے مالوں اوز جائیدادوں میں برابر کا رشریک ٹھہرایا یہاں تک کہ جس کے پاس دو بیویاں تھیں اس نے ایک بیوی تک پیش کر دی اس طرح اخوت بھائی چارہ اور باہمی ہمدردی نے اسلام کو فروغ دیا کہ مسلمان اسی محبت واخوت کے رشتے میں منسلک ہو کر ایک ایسی طاقت بن گئے کہ ساری دنیا پر چھا گئے۔

لیکن جب خودغرضی اور حسد نے ان کے دلوں کا رخ کیا پھر آپس میں کٹ کر مرنے لگے اور ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا اور اس شیطانی مرض کے اسلام میں پھیلانے والے وہ یہودی تھے جو اسلام قبول کر کے در پردہ منافقت میں مصروف تھے۔

اسی طرح سے وہ اپنی بیماری کو مسلمانوں میں پھیلا کر اس دین کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنا چاہتے تھے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پہلی امتوں کی بیماری تم میں سرائیت کر چکی ہے وہ بیماری حسد اور بغض ہے یہ مونڈنے والی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بالوں کو مونڈتی ہے لیکن وہ دین کو مونڈتی ہے''۔(احمد، الترمذی، مشکوٰۃ)

حسد سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے حاسد اپنے حسد کے شر سے اپنی نیکیوں کو برباد کر لیتا ہے کیونکہ وہ اپنے حسد کی بنا پر دوسروں کی حق تلفی کی کوشش کرتا ہے دوسروں کے مال و دولت اور جاہ و حشم پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے چغل خوری اور غیبت سے شر انگیزی کرتا ہے ارفسق و فجور کی بنیاد رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے نامراد سے ناراض ہو کر اس کی نیکیاں ضائع فرما دیتا ہے اور قیامت کے دن حاسد کی نیکیاں محسود کو دے

Marfat.com

دی جائیں گی اس طرح سے حاسد اپنی نیکیوں سے محروم رہ جائے گا۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:

''اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسا کہ آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے''۔(ابوداؤد و مشکوٰۃ)

حاسد دوزخ میں جائے گا:

حاسد اپنے دل کی جلن کو دور کرنے کے لئے دوسروں کی حق تلفی کرتا ہے قتل و غارت گری اور فسق و فجور کا مرتکب ہوتا ہے اس لئے وہ اس قابل نہیں کہ اسے جنت کی نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کچھ دے بلکہ اس کی برائی کے عوض اسے آگ میں ڈالا جائے گا تا کہ اس کے دل کی جلن اسے دوزخ کی آگ کی جلن کا مزہ چکھائے نیز حاسد کی نیکیاں چونکہ برباد ہو چکی ہوں گی اور محسود کو مل جائیں گی اس لئے وہ نیکیوں سے محروم ہوگا اور بریوں کی سزا بھگتنے کے لئے تیار کیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ گروہ حساب سے ایک سال پہلے دوزخ میں جائیں گے:

1۔ حکام ظلم کی وجہ سے۔
2۔ عرب تعصب کی وجہ سے۔
3۔ دہقان تکبر کی وجہ سے۔
4۔ سوداگر خیانت کی وجہ سے۔
5۔ گنوار نادانی کی وجہ سے۔
6۔ علماء حسد کی وجہ سے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حسد ایک لعنت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس موذی مرض سے بچائے رکھے۔(آمین)

Marfat.com

حسد سے بچنے والا جنتی ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے ارشاد فرمایا جنتی شخص آنے والا ہے اتنے میں ایک انصاری آیا جس کے بائیں ہاتھ میں جوتیاں تھیں اور داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا دوسرے روز بھی آپ نے یہی فرمایا اور وہی شخص آیا اسی طرح تیسرے روز بھی آپ نے یہی فرمایا تو وہی شخص آیا۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے معلوم کرنا چاہا کہ وہ کون سا نیک عمل کرتا ہے اس کے پاس گئے اور کہا کہ میں اپنے باپ پر ناراض ہوں اس لئے چاہتا ہوں کہ تین راتیں تمہارے پاس بسر کروں اس نے کہا بہت اچھا وہ پہلی رات دیکھتے رہے لیکن اس نے کوئی عمل ایسا نہ دیکھا اس لیے جب ہوتی خواب سے بیدار ہوتا تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا اسی طرح تین راتیں گزر گئیں تو میں نے اس سے کہا کہ میں باپ سے ناراض نہیں ہوں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیرے حق میں ایسا ایسا ارشاد فرماتے تھے اس لئے میری خواہش تھی کہ میں تیرے عمل سے واقف ہو جاؤں اس نے کہا ہاں میرا عمل تھا جو تم نے دیکھ لیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب وہاں سے چلا تو اس نے مجھے آواز دی اور کہا کہ ایک اور بات ہے جو میں تمہیں بتلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میں نے کبھی بھی کسی پر حسد نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی میں تجھے بلند مرتبہ ملا ہے۔

(کیمیائے سعادت صفحہ 407)

احیاء العلوم میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرد کو عرش عظیم کے سایہ میں دیکھا تو آپ نے اس کے مرتبہ پر رشک فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس شخص کا مرتبہ بلند ہے۔

عرض کیا یا اللہ! یہ نیک مرد کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے تین

Marfat.com

عمل تقرب کا باعث ہیں ایک تو اس نے کبھی کسی سے حسد نہیں کیا دوسرے اس نے کبھی والدین کی نافرمانی نہیں کی تیسرے اس نے کبھی چغل خوری نہیں کی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مومن کا کام نہیں کہ حسد کی سی شیطانی بیماری کو اختیار کرے کیونکہ وہ اللہ تو تعالیٰ کے قرب کا متلاشی ہے دوستی بھائی چارے اور محبت کا حامل ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مومن ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اس لئے اللہ اس حسد کے موذی مرض سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور حاسدوں کے شر سے بچائے۔ (آمین)

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم حسد کی بیماری سے بچ جائیں تو دعوت اسلامی کا ماحول آپ کے سامنے ہے کہ کتنے چور ڈاکو دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوئے نمازی بن گئے کتنے شرابی آئے انہوں نے شراب کی بوتلیں توڑ دی کتنے گانے سننے والے آئے وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں اور بیان سننے والے بن گئے کتنے حسد کرنے والے آئے حسد کی بیماری سے چھٹکارا پایا اگر آپ ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے کو اپنا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات کا فارم پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول اور اپنے علاقے میں ونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کریں گے تو انشاء اللہ حسد کی بیماری سے نجات ملے گی.

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

بیان نمبر:19

گانے باجے کی تباہ کاریاں

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سیدالمرسلین اما
بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم ط

الصلوٰة والسلام علیك یارسول الله
وعلیٰ آلك و اصحابك یا حبیب الله
الصلوٰة والسلام علیك یا نبی الله
وعلیٰ آلك و اصحابك یا نورالله

فیضان درود ک:

''درۃ الناصحین'' میں ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک مالدار شخص تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا اُسے درود شریف پڑھنے کا بہت شوق تھا اٹھتے بیٹھتے پڑھتا رہتا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ گیا اور مسخ ہو کر اس قدر بھیانک ہو گیا کہ جو دیکھتا خوف زدہ ہو جاتا اس کسمپرسی کے عالم میں اس نے فریاد کی یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں ابھی اس نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ اچانک آسمان سے سفید پرندہ اتر پڑا اور اس نے اپنا پر اس شخص کے چہرے پر پھیر دیا دیکھتے ہی دیکھتے اس کا چہرہ چمک اٹھا پھر فضا مشکبار ہو گی اور اس کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو گیا اور اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی جب اس کو قبر میں اتارا جا رہا

Marfat.com

تھا غیب سے یہ آواز آئی ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے ہوئے درود شریف نے اسے قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے رات کسی نے خواب میں یہ منظر دیکھا کہ مرحوم فضا میں چل رہا ہے اور اس کی زبان پر یہ آیت کریمہ جاری ہے کہ:

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والوں تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو''۔(پارہ نمبر 22)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمایئے اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہل سنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں گے تو انشاء اللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہوں گی

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو جو خوش الحانی عطا فرمائی اس کی مثال اور نہ مل سکے گی کشف المحجوب میں ہے کہ جب اللہ جل شانہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا تو اعلیٰ درجہ کی خوش الحانی آواز عطا فرمائی کہ آپ کی خوش الحانی سے پہاڑ بھی نرم ہو کر رہ جاتے تھے جنگلوں کے درندے اور پرندے آپ کی آواز سن کر جنگلوں سے نکل آتے تھے اور آواز کے سرور میں اس قدر کھو جاتے تھے کہ اپنی طبعی صفات کو بھول جاتے تھے پرندے اڑتے ہوئے گر پڑتے تھے جنگل کی مخلوق ایک ماہ تک کچھ نہ کھاتے تھے بچے دودھ نہیں پیتے تھے پانی بہنے سے رک جاتا تھا اور درخت جھوم اٹھتے تھے حتیٰ کہ آپ کی نغمہ سرائی کے

Marfat.com

وقت سرور اور لذت کی یہ کیفیت طاری ہو جاتی کہ اکثر انسان دار فنا کو سدھار جاتے تھے۔

سرور و ساز کا آغاز:

کشف المحجوب میں یہ روایت درج ہے کہ ایک دفعہ آپ کی آواز کے اثر سے سات سو دوشیزائیں اور بارہ ہزار بوڑھے مرد مر گئے کہ وہ آپ کی آواز اور غنا کی لذت کو برداشت نہ کر سکے یہ دیکھ کر ابلیس کی طبیعت بیقرار ہو گئی اور اس نے لوگوں کو گمراہ کرنے کی تدبیر کی۔ (کشف المحجوب)

چنانچہ اس نے اور اس کے پیروکاروں نے اس مقصد کے لئے بنسری سارنگی بطور ستار اور ڈھولک تیار کئے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے مقابل اپنی مجلس جمائی اب لوگ دو گروہوں میں بٹ گئے جو اہل سعادت تھے وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کے شیدائی تھے لیکن جو گمراہ تھے وہ ابلیس کے سازوں کی طرف مائل ہو گئے۔ (کشف المحجوب صفحہ 335)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس موجودہ راگ رنگ ناچ گانوں، فلموں، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا اصل موجد شیطان ہے اس لئے یہ سارے کام شیطانی ہیں اور اب یہ طبیعت کو شیطانی کاموں اور گناہوں کی طرف اکسانے والے ناچ کھیل راگ رنگ زوروں پر ہیں یہی وہ دنیاداری اور لہو و لعب ہے جو انسان کے ایمان، اعمال اور اخلاق کو تباہ اور برباد کر دیتا ہے کیونکہ لوگ ناچ گانوں فلموں سینماؤں اور دیگر کلبوں وغیرہ کی طرف رجوع کر کے شیطانی اعمال اور حرام کاری کی طرف رجوع کرتے ہیں یہ اعمال اور اخلاق کا دیوالیہ نہیں تو اور کیا ہے۔

ایسے لوگوں کے دل مردہ ہو جاتے ہیں اور ان کی سیاہ کاری انہیں راہ راست پر نہیں آنے دیتی اور آخر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے عذاب الیم تیار کر رکھا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"بعض آدمی کھیل کو باتوں (ناچ گانے سینما) کو خرید کرتے ہیں تا کہ خدا

Marfat.com

کی راہ سے بن سمجھے گمراہ کریں اور اللہ کی آیتوں سے تمسخر کرتے ہیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے اور جب ان کو ہماری آیتیں سنائی جائیں تو تکبر کرتے ہوئے پھر جاتے ہیں جیسے کہ انہوں نے سنا ہی نہیں گویا ان کے کان بہرے ہیں ان کو دردناک عذاب کی خبر سنادو"۔(سورۃ لقمان پارہ 21)

روایت ہے کہ ایک کافر نصر بن حارث لوگوں کو اسلام سے روکنے کے لئے حیرہ کے علاقے سے عجمیوں کی کتابیں لاتا ہے اور قریش کو شاہان فارس سکندر یا رستم وغیرہ کے فیصلے سناتا تھا تاکہ وہ لوگ اللہ کے کلام کی طرف رجوع نہ کریں اور ان کہانیوں میں مشغول ہو جائیں۔(خازن صفحہ 439)

لیکن بعض نے فرمایا ہے کہ وہ گانے والی لونڈیاں خریدتا تھا جو اپنے گانے بجانے اور راگ رنگ سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھیں اور اسلام سے روکتی تھیں۔(حاشیہ جلالین شریف صفحہ 349)

تو اللہ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے یہ آیت مبارکہ بھیجی اس لحاظ سے ریڈیو پروگرام کے گانے سننا بھی حرام ہیں چہ جائیکہ ٹیلی ویژن پر مبنی سٹوری صورت کو دیکھ کر نفسانی خواہشات زیادہ ابھریں، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور فلمیں ہی موجودہ فحاشی کا سبب ہیں کیونکہ یہ مردوں اور عورتوں کے جذبات کو برانگیختہ پا کر کسی غلط راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

عورتوں کے جذبات مردوں کی نسبت جلد برانگیختہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ عقل میں کمزور ہوتی ہیں لیکن نفسانیت میں مرد سے سوگنا زیادہ۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:

"عورت کو زیادہ دی گئی ہے مرد سے ننانوے جز لذت و شہوت لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر حیاء ڈال دیا ہے"۔(کشف الغمہ صفحہ 77)

Marfat.com

گانے والے کی آمدنی حرام ہوتی ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

''گانے والے مرد اور گانے والی عورت کی کمائی حرام ہے''۔

(المدخل جلد سوم صفحہ 102)

لیکن یہاں عورت کی کمائی بڑے فخر سے کھائی جاتی ہے جو ریڈیو پروگرام سے تنخواہ کے طور پر یا کسی فلمی گانے کی صدابندی سے معاوضے کے طور پر لاتی ہے۔

ایسی گانے والی عورتیں خود بھی گنہگار ہیں اور دوسروں کے جذبات کو برانگیختہ کر کے ان کے عصیاں کا حصہ بھی پاتی ہیں اور جب تک اس کا گانا نشر ہوتا رہے گا اس کا دائمی گناہ اس کو ملتا رہے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا اچھا ہو کہ ہم اپنی اولاد کو فلمی ایکٹر یا سنگر کی بجائے قرآن کے حافظ اور قاری بنائیں تا کہ ان کی بخشش بھی ہو اور ہماری بخشش کا سامان بھی مہیا ہو اللہ تعالیٰ سب کو قرآن وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

راگ سننے سے دل میں نفاق:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''راگ دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جیسا کہ پانی کھیتی کو پیدا کرتا ہے''۔ (البیہقی والمشکوٰۃ ص 411)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچو کہ ہم ہر وقت ریڈیو سے گانے سنتے ہیں لیکن ہمارے دلوں کا کیا حال ہوگا۔ گانے بھی عورتوں کے گائے ہوئے پورے سازوں کے ساتھ اس دور میں اللہ کی پناہ لینے سے ہی کچھ بچت ہو سکتی ہے ورنہ ہمارے دل تو نفاق کا ذخیرہ بن چکے ہیں۔

Marfat.com

مصائب اور بلائیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

''جب میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہو جائیں گی تو ان پر مصائب اور بلائیں نازل ہونگی''۔

عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی خصلتیں ہیں تو فرمایا:

- جس وقت غنیمت کو دولت بنایا جائے یعنی امراء مال غنیمت کو کھا جائیں گے۔
- فقراء حق دار محروم رہ جائیں گے۔
- امانت غنیمت ہوگی یعنی مال میں خیانت ہوگی۔
- زکوٰۃ چٹی بن جائے گی۔
- مرد اپنی بیوی کی اطاعت کریگا۔
- اپنی ماں کی نافرمانی کریگا۔
- اپنے دوست سے نیکی کرے گا اور اپنے باپ پر ظلم کرے گا۔
- مسجدوں میں آوازیں بلند ہونگی یعنی مسجدوں میں باجوں اور راگ کی آوازیں آئیں گی۔
- قوم کا لیڈر کمینہ شخص ہوگا۔
- فاسق اور مرد کی عزت اس کی شرارت کے خوں سے کی جائے گی۔
- شراب پی جائے گی۔
- ریشم پہنا جائے گا۔
- گانے والیاں عورتیں اور باجے پکڑ لے جائیں گے۔
- اس امت کا آخری گروہ پہلوں پر لعنت کرے گا۔

پس اس وقت کا انتظار کرو جب سرخ آندھی آئے یا زمین دھنس جائے یا

Marfat.com

صورتیں مسخ ہو جائیں''۔(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ 104)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک تو یہ ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے پتہ چلا کہ سینما گھروں میں جہاں تصاویر دکھائی جاتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے تو جہاں فرشتے داخل نہ ہوں وہاں صرف شیاطین ہی جائیں گے اور جو کچھ سینما گھروں میں ہوتا ہے وہ سینما دیکھنے والے خوب جانتے ہیں کیونکہ سینما ہالوں، گیلریوں اور بکسوں میں مرد اور عورتیں مل کر سینما دیکھنے جاتے ہیں اور وہاں حرام کاری اور شیطانی حرکتیں لازماً ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کے شر سے سب کو محفوظ رکھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''جس گھر میں کتا اور تصاویر ہوں اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے''۔(رواہ البخاری والمسلم والمشکوٰۃ ص 385)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل جو ٹیلی ویژن کا عام رواج ہو رہا ہے یہ ٹیلی ویژن بھی سینما کے حکم میں شامل ہے اس لئے ٹیلی ویژن کے شائقین بھی اس بات سے آگاہ رہیں کہ ان کے گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے رسول اللہ ﷺ بھی اس گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جہاں تصاویر ہوتی تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''آپ نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں تھیں پس جب اس کو سید عالم ﷺ نے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار نمایاں دیکھے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف توجہ کرتی ہوں میں کیا گناہ کر بیٹھی تو سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا یہ سرہانہ کیسا ہے میں نے عرض کی میں نے اس کو آپ کے لئے خریدا ہے

Marfat.com

تا کہ آپ اس پر تشریف رکھیں اور ٹیک لگائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ان تصاویر والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے"۔ (رواہ البخاری والمسلم والمشکوٰۃ ص 385)

وبائیں کیوں پھیلتی ہیں:

حیاسوز اور فحش فلمیں دکھائی جاتی ہیں اور بازاروں میں اس کا اعلان ہوتا ہے۔ اشتہارات تقسیم ہوتے ہیں اور کھلم کھلا ملک کے مرد و زن دیکھتے ہیں۔

سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

"نہیں ظاہر ہوئی کبھی کسی قوم میں بے حیائی یہاں تک کہ اس کا اعلام کریں مگر پھیل جاتا ہے۔ اس قوم میں طاعون اور ایسی بیماریاں کہ ان کے گزشتہ بزرگوں میں کبھی نہیں ہوتی"۔ (ابن ماجہ صفحہ 300)

سینما مصیبت کا سبب ہے:

فلموں میں باجے مزامیر طبلے سارنگیاں و دیگر ساز عام بجائے جاتے ہیں جو لہو ولعب اور مصیبت کا سبب ہیں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ باجے اور مزامیر کو مٹا ڈالوں اس کو احمد نے روایت کیا ہے۔

جن باجوں کے مٹانے کے لئے سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہماری پوری قوم مسلم انہی باجوں اور سازوں کو بجا کر اپنا دل خوش کرتے ہیں اور دل میں ان کی برائی کا احساس تک بھی نہیں کرتے یہ بڑی بے باکی ہے کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو پامال کر رہے ہیں اور ذرا بھی نہیں شرماتے ہم کلمہ پڑھ کر اپنے نبی کو دھوکہ دے رہے ہیں یہ تو ہمارا حال ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ ہمارے بزرگ راہ گزرتے

Marfat.com

ہوئے باجے ڈھول طبلے کی آواز بھی سن لیتے تو کانوں میں انگلیاں ڈال دیتے تھے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں ایک راستے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جارہا تھا کہ آپ نے باجے بجنے کی آواز سنی تو آپ نے اپنے کانوں میں دونوں انگلیاں ڈال دیں اور اس راہ سے ہٹ کر دوسری طرف ہو گئے پھر جب آپ دور چلے گئے تو فرمایا اے نافع کیا تجھے کچھ سنائی دیتا ہے میں نے عرض کی نہیں تب آپ نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکال کر فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا تو آپ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا ہے''۔ (راہ احمد، ابی داؤد، مشکوٰۃ)

نیز حضرت مشکل کشا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو ایک حبشی عورت کے دیکھنے پر منع فرمایا جو نغمہ وسرور میں تھی اور فرمایا کہ وہ شیطان کی ساتھن ہے۔ (کشف المحجوب صفحہ 340)

شیطان کی پند:

حضرت ابوالحارث بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رات کسی نے میرے حجرے کے دروازے پر آکر کہا کہ طالبان حق کی جماعت جمع ہو رہی ہے اور سب شیخ کے دیدار کے آرزومند ہیں اگر آپ مہربانی فرما کر قدم رنجہ فرمائیں تو عین نوازش ہوگی میں نے کہا اچھا چلو میں ابھی آتا ہوں چنانچہ میں اس کے ساتھ چلا پڑا تھوڑی دیر میں ہم ایک گورہ کے قریب پہنچے دل باندھے بیٹھے تھے اور ایک بوڑھا مردان کے درمیان بیٹھا تھا نے میری بہت ہی عزت کی اور بولا اگر اجازت ہو تو میں چند اشعار سن لوں میں نے قبول کیا پس دو آدمیوں نے نہایت خوش الحانی سے ایسے اشعار پڑھے جو حسن وعشق وغیرہ کے مضامین پر مشتمل تھے اور سب حاضرین وجد میں آگئے اور خوشی کے نعرے

Marfat.com

مارنے لگے میں ان کے حال پر متعجب تھا کہ توحید ومعرفت یا دیگر مضامین انہیں بلکہ فسق وفجور پر یہ لوگ کیوں اس قدر وجد کرتے ہیں اتنے میں بوڑھے نے مجھ سے کہا کہ اے شیخ آپ نے مجھ سے میری حقیقت دریافت نہیں کی میں نے کہا کہ تیری وحشت مجھے سوال کرنے سے مانع رہی اس نے کہا میں شیطان ہوں اور یہ سب میرے فرزند ہیں نغمہ وسرور کی یہ محفل جمانے میں مجھے دو فائدے ہیں ایک یہ کہ مجھے خدا کی درگاہ میں اپنے عروج ومقبولیت کے دن نہیں بھولتے لہٰذا میں نغمہ سرور کے ذریعہ اپنے دردوغم کو بھلانے کی کوشش کرتا ہوں اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ میں اس نغمہ سرور سے بندگان خدا کو لذت نفسانی میں مبتلا کر کے گمراہ کرتا ہوں چنانچہ یہ سن کر میں فوراً وہاں سے بھاگا اور ہمیشہ کے لئے نغمہ وسرور سننے سے توبہ کی۔ (کشف المحجوب)

اس سے پتہ چلا کہ نغمہ وسرور کی محفلیں (سینما گھر) شیطان منعقد کرتا ہے اور ان میں شمولیت کرنے والے اس کی اولاد ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے محفوظ رکھے۔

قرآن پاک بھی یہی فرماتا ہے کہ نغمہ وسرور اور گانے کے محافل شیطان کی آوازیں ہیں۔

''ڈگادے ان میں سے جس پر طاقت رکھتا ہے اپنی آواز سے اور آوازان پر اپنے سواروں اور پیدلوں سے اور شریک ہوان کو مالوں اور اولاد میں اور وعدے ان کو اور نہیں وعدہ دیتا شیطان مگر دھوکہ فریب کا بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو''۔ (سورۃ بنی اسرائیل 15، آیت 64تا65)

ہمارے نوجوان سینما گھر جانے اور وہاں کے نغمے سننے کے ایسے شائق ہوگئے ہیں کہ اگر روٹی میسر نہ ہو تو کوئی پرواہ نہیں مگر سینما گھر کی ٹکٹ ضرور خریدتے ہیں وہ اس طرح اپنی کمائی کا معتد بہ حصہ مفت میں ضائع ورائیگاں کرکے شیطان کے بھائی بنتے ہیں۔

Marfat.com

اللہ فرماتا ہے کہ:

''اور فضول نہ اڑا بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیاطین اپنے رب کے ناشکرے ہیں''۔(پارہ15)

سینما فسق وفجور کا اعلان ہے:

سینما والے بذریعہ اشتہار اخبار اور منادی کے اطلاع دیتے ہیں کہ رات فلاں وقت فلاں کھیل اور گانا ہوگا تو فسق وفجور کا ایک کھلم کھلا اعلان ہے جو ایک سخت گناہ ہے ہمارے رہبر اعظم اور ہادی حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

''میری امت کے لئے معافی ہے مگر جو کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں''۔

(بخاری جلد دوم صفحہ 896)

سینما ایمان سے دور رکھتا ہے:

جب لوگوں کو راگ ناچ طبلے سارنگی وغیرہ کے سننے کی عادت ہو جاتی ہے تو اس کی برائی دل سے نکل جاتی ہے اور ایسے گناہ میں شریک ہونے میں غم تو کیا ہوتا ہے الٹی خوشی ہوتی ہے اور یہ بڑا خطرناک مقام ہے کیونکہ جذبہ ایمان یہ کہتا ہے کہ گناہ کر کے دل برا ہو اور نیکی کر کے دل خوش ہو۔

ہمارے پیارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کہ آپ سے ایمان کی علامت پوچھی گئی کہ:

''جب تجھے نیکی خوش کرے اور برائی ناپسند لگے تو سمجھ لے اب مومن ہوں''۔

(مشکوٰۃ صفحہ 16)

اللہ کی عبادت سے محرومی:

خود سینما والوں اور وہاں جانے والوں کو نماز پڑھنی تو کیا نصیب ہوگی وہ خود تو

Marfat.com

اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں مگر ظلم یہ ہے کہ سینما کی آواز کی وجہ سے نمازیوں کو نماز پڑھنی مشکل ہو جاتی ہے اور ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔

نیز پڑوس والوں کی نیند حرام کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے آرام میں خلل واقع ہوتا ہے یہ سارا وبال سینما کے سرپرستوں اور اس میں شریک ہونے والوں کے سر پر ہے

فلم ساز کے ذمے گناہ ہے:

سینما کے سرپرستوں اور ان کی حرام آمدنی کھانے والوں کے لئے اتنا کافی ہے کہ جتنا گناہ جدا جدا سب کو ملے گا اسی قدر سب کو ملا کر سینما کے بانی کو اور مالک کو ملے گا۔

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اور اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے گا تو لکھا جائے گا مثل اجر ان لوگوں کا جنہوں نے اس کے ساتھ عمل کیا اور نہیں کم کی جائے گی اس کے اجروں میں کچھ شے اور جو اسلام میں برا طریقہ نکالے اور اس کے بعد اس کے ساتھ عمل کیا گیا تو لکھا جائے گا اس پر مثل گناہ اور شخص کے جس نے اس پر عمل کیا اور نہ گھٹایا جائے گا اس کے گناہوں سے کچھ بھی''۔(المسلم صفحہ 341).

بانی سینما یہ سمجھتا ہے کہ آج رات مفت ہی دولت جمع ہو گئی ہے جس سے میں آرام سے زندگی بسر کروں گا مگر حدیث رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہے کہ سینما کے سرپرست و مالک نے ان تمام شامل ہونے والوں کے گناہوں کا مجموعہ جمع کر لیا ہے جو آرام کی بجائے عذاب الٰہی میں پڑنے کا موجب و باعث بنے گا۔

Marfat.com

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم سینما گھر میں جانے سے فلمیں ڈرامے گانے باجے سننے بنانے سے بچ جائے تا کہ اس عذاب کے مستحق نہ ہوں تو پھر آپ دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیں دعوت اسلامی کا ماحول بہت ہی پیارا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے چور ڈاکو بے نمازی دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو ئے تو نمازی بن گئے کتنے والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار بن گئے کتنے لوگوں کی دل آزاری کرنے والے آئے وہ لوگوں سے محبت کرنے والے بن گئے کتنے فلمیں ڈرامے دیکھنے والے آئے تو وہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں اور بیان سننے والے بن گئے۔

اگر آپ ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں اپنا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات کا فارم پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول اور اپنے علاقے میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کریں گے تو انشاء اللہ فلمیں ڈرامے دیکھنے گانے باجے سننے سنانے کے گناہ سے بچ جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

بیان نمبر:20

اچھے ماحول کی برکتیں

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سیدالمرسلین اما بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم ط

الصلوٰة والسلام علیك یارسول الله

وعلیٰ آلك و اصحابك یا حبیب الله

الصلوٰة والسلام علیك یا نبی الله

وعلیٰ آلك و اصحابك یا نورالله

نیکیاں بچاؤ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نہایت توجہ کے ساتھ درس وبیان کی سماعت ڈالئے کہ لاپرواہی کے ساتھ سننے سے اس کی برکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں توجہ کے ساتھ سننے کی اور اس پر عمل کر کے دوسروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔آمین

میرے شیخ طریقت امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف فیضان سنت میں تاجدار دوعالم شفیع امم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان نقل کرتے ہیں کہ:

ارشاد فرمایا جس نے مجھ پر دن بھر پچاس مرتبہ درود پاک پڑھا میں قیامت کے دن اس کے ساتھ مصافحہ کروں گا۔

Marfat.com

قیامت کی ہولناکیاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو وہ قیامت ولا دن کیسا دن ہوگا قرآن کریم میں ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بلند و بالا پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑتے پھریں گے۔ یہ پہاڑ کتنے سخت ہیں کتنے ہارڈ ہیں کہ بڑے سے بڑے طوفان انہیں اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتے۔ لیکن یہ بھی قیامت کی تباہیوں کا شکار ہو جائیں گے۔ اس دن کوئی کسی کا پرسانے حال نہ ہوگا۔ مگر وہ جو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر روزانہ پچاس مرتبہ درود پاک پڑھتے ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ فرمائیں گے۔ جس خوش نصیب کو اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دست لگ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ وہ خوش نصیب داخل جنت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی درود پاک پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

استقامت حاصل کرنے کا نسخہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ واقعتاً اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کوشش فرما کر کسی اچھے ماحول کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ اچھے ماحول کی الحمدللہ اس پرفتن دور میں دعوت اسلامی سے بڑھ کر اور کون سا اچھا ماحول ہو سکتا ہے۔ الحمدللہ اس ماحول کے ساتھ وابستہ ہونے والے ڈاکو نمازی بن گئے۔ گلوکار نعت خواں بن گئے۔ بے ادب با ادب بن گئے۔ ماں باپ کے نافرمان فرمانبردار بن گئے۔ آیئے آپ بھی اس مشکبار مدنی ماحول کے ساتھ وابستہ ہو جایئے اس کے ساتھ وابستہ ہونے کے لئے کسی فارم وغیرہ کی بھی کوئی حاجت نہیں پڑتی اس ماحول کی مسلسل برکتیں پانے کے لئے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کیا کریں اور وہاں سے جو برکتیں حاصل کریں ان کو

Marfat.com

دوسرے مسلمان بھائیوں تک پہنچانے کے لئے دعوت اسلامی کے راہِ خدا میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں سفر فرما کر یہ فریضہ انجام دیں۔

برے دوست بری سوچ:

اس ماحول کی برکتوں سے پھر نہ صرف ہم فیض یاب ہوں گے بلکہ پوری دنیا میں یہ مدنی ماحول برپا ہو جائیگا۔ انشاءاللہ دیکھئے بندہ جس قسم کے ماحول کے ساتھ وابستہ ہوگا اس کا عادی ہوگا تو اس پر اسی قسم کا اثر ہوگا۔ آج کل آپ جتنے لوگ برے نظر آتے ہیں یہ کوئی پیدائشی طور پر تو ایسے تھوڑی تھے۔ یوں کہہ لیجئے کہ انہیں تو بری سوسائٹی نے برے دوستوں نے برے یاروں نے برے ماحول نے ایسا بنادیا۔ ان کے دوستوں نے انہیں جس طرف لگایا وہ لگ گئے۔ اور حیرت تو اس بات پر ہوتی ہے کہ بری راہ پر لگانے والوں کو بھی ہم اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ حالانکہ دوست تو وہ ہے جو اپنے دوست کی دنیا و آخرت سے محبت کرے۔ مگر افسوس جو آج دین سے روکے دنیا کی طرف لگائے اسے ہم (Best friend) یعنی اچھا دوست کہتے ہیں۔ کسی سے پوچھا جائے کہ بھائی آپ ہفتہ وار اجتماع میں نہیں آئے جی وہ میرے دوست آئے تھے اس لئے نماز دوستوں کی وجہ سے قضاء ہو جاتی ہے۔ نیک کام دوستوں کی وجہ سے چھوٹ جاتے ہیں۔ ایسے دوست تو آخرت کی بربادی کا سبب ہیں۔ اور ایسے دوستوں ہی کی وجہ سے بے شمار لوگ خراب ہو گئے اور جہنم کے اندر رہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے ماحول سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہم سے فکر آخرت چھین لیتے ہیں۔

اچھے دوست اچھی سوچ:

اس کے برعکس جو اچھے دوست ہوتے ہیں کسی اچھے ماحول سے وابستہ

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ نمازی، ماں باپ کے فرمانبردار ہوتے ہیں۔ ان کی مثال تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطار کی دوکان جیسی دی ہے۔ •

مثلاً اگر کوئی شخص کسی عطر فروش کی دوکان پر جائے اگر وہ وہاں سے عطر نہ بھی خریدے گا تو پھر بھی اسے وہاں سے ٹھنڈی خوشبو آئے گی۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی بندہ کسی اچھی صحبت میں رہے گا تو اسے اچھی سوچ ہی ملے گی۔ اگر کوئی کسی بری مجالس میں بیٹھے گا تو اسے بری ہی سوچ ملے گے

دیکھے اگر کوئی شخص دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جاتا ہے۔ زلفیں، داڑھی، عمامہ کا وہ عادی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پابند بن جاتا ہے اگرچہ وہ ابھی مکمل طور پر نیک بھی بنا تو لوگ اسے نیک سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ انسان کی فطرت میں کہ جسے جس حال میں دیکھتا ہے اسے اسی نام سے ہی منسوت کرتا ہے۔ مثلاً ایک پتھر زمین سے اٹھا کر آپ کسی سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے تو جواب ملے گا پتھر۔ اگر پتھر کسی پہاڑ کے دامن میں رکھ دیا جائے پھر کسی سے پوچھا جائے کہ یہ کیا ہے تو ہر ذی شعور شخص جواب دے گا کہ پہاڑ بالکل ایسا ہی ہوتا ہے۔ جب کوئی بندہ اپنے آپ کو کسی اچھے کسی اعلیٰ ماحول کے ساتھ وابستہ کر دیتا ہے تو اس اچھی نیت کی وجہ سے وہ ادنیٰ شخص بھی اعلیٰ بن جاتا ہے۔

اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم بھی ادنیٰ سے اعلیٰ بن جائیں تو پھر آیئے اور دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ انشاء اللہ کرم بالائے کرم ہو جائے گا۔ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں آنا شروع کر دیں۔ پھر اس مدنی اجتماع سے جو راہ خدا عزوجل میں مدنی قافلے سفر کرتے ہیں۔ ان میں شرکت فرمانے کی نیت کر لیں۔ الحمدللہ دعوت اسلامی کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہر جمعرات کو فیضان مدینہ پرانی منڈی

Marfat.com

محلّہ سوداگران میں ہوتا ہے۔آپ بھی شرکت کی کوشش کیا کریں۔ کیونکہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ علم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نوافل، ہزار مریضوں کی عیادت اور ہزار جنازہ میں شرکت سے بھی افضل ہے۔اس کے علاوہ آپ راہ میں بھی سفر کا ذہن بنایئے الحمدللہ دعوت اسلامی کے 3 دن، 12 دن، 30 دن، اور 12 ماہ کے بھی مدنی قافلے سفر کرتے ہیں۔ اللہ کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ وہ ہمیں اچھی مجلس میں شرکت کرنے کی اور اچھوں کی نسبت سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

بیان نمبر:21

علم دین سے دوری

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

رحمتوں کی برسات:

حضور تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔اور جس نے دس بار پڑھا اللہ اس پر سو بار رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سو بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یعنی پیشانی پر لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور قیامت کے دن اس کا حساب شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔(الرغیب والترہیب)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے اور اس کا عادی بننے کے لئے دعوت اسلامی کے راہ تبلیغ میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں سفر

Marfat.com

کرکے اس پر استقامت حاصل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جگہ سے گزر ہوا آپ نے دیکھا وہاں پر درس حدیث ہو رہا ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں سنائی جارہی ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ آپ وہاں پر کھڑے ہو جاتے یعنی ٹھہر جاتے اور نہایت ہی توجہ کے ساتھ درس وحدیث سنتے مگر ایسا نہ ہوا۔ آپ نے رحمۃ اللہ علیہ وہاں پر نہ رکے بلکہ سیدھے چلتے ہی گئے لوگوں نے عرض کیا حضور آپ نے وہاں قیام کیوں نہیں کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہاں پر بیٹھنے ی جگہ نہیں تھی اور اگر میں کھڑے ہو کر سنتا تو شاید پوری توجہ کے ساتھ نہ سن پاتا اور میں چاہتا ہوں کہ جب بھی اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنوں تو پوری توجہ کے ساتھ سنوں۔

بزرگوں کی مدنی سوچ:

پیارے اسلامی بھائیو دیکھا آپ نے ہمارے بزرگوں کی کیسی مدنی سوچ ہوا کرتی تھی۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ کبھی کھڑے ہو کر سننا ہی نہیں چاہئے۔ بلکہ اس سے سبق یہ سیکھو کہ جب بھی کبھی اس قسم کے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہو جہاں قرآن وحدیث کی بات ہو رہی ہو تو مکمل توجہ کے ساتھ سنو کیونکہ اگر کوئی بندہ پوری توجہ کے ساتھ نہیں سنے گا تو اسے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی اچھی اچھی مجلس میں جانے اور وہاں سے سن کر دوسروں کو سنانے کی سعادت نصیب فرمائے۔

الحمدللہ ایسی ہی تقویٰ والی باتیں ہمیں دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے معلوم ہوتی ہیں الحمدللہ دعوت اسلامی کے زیر اہتمام مجلس یعنی محفل ذکر ونعت کی پیاری پیاری محفلیں منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ دعوت اسلامی کا ہر جمعرات کو پرانی

Marfat.com

سبزی منڈی محلّہ سوداگران میں مغرب کے بعد ہوتا ہے۔ آپ بھی شرکت کیا کریں اور وہاں سے دعوت اسلامی کے مدنی قافلے سفر کرتے ہیں آپ بھی اپنی آکرت کے لئے ان مدنی قافلوں میں ضرور سفر اختیار فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیکی کا دروازہ بند:

حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ چھ (6) باتوں کی وجہ سے بندوں پر نیکی کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ آیئے آپ بھی وہ باتیں سنئے اور اپنی اصلاح کی فکر کریں۔ دیکھئے کہیں وہ باتیں ہم میں بھی تو نہیں پائی جاتیں اگر وہ پائی جاتی ہیں تو توبہ کر کے اصلاح کی کوشش کریں اگر نہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں وہ باتیں مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ جولوگ علم حاصل کریں مگر عمل نہ کریں۔
2۔ جولوگ خدا کی نعمتیں کھائیں مگر شکر نہ کریں۔
3۔ جو نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں مگر ان کے طریقے پر عمل نہ کریں۔
4۔ جولوگ مردوں کو تو دفن کریں مگر ان سے نصیحت حاصل نہ کریں۔
5۔ جولوگ دنیا میں مال و دولت تو جمع کرتے ہیں مگر آخرت کے لئے کچھ جمع نہیں کرتے ہیں۔
6۔ جولوگ گناہ کرتے رہتے ہیں لیکن توبہ نہیں کرتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو یہ ان کے بارے میں بتایا گیا ہے جو علم تو حاصل کرتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے مگر جو غافل شخص حاصل ہی نہ کرے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہوگا یہ حقیقت ہے کہ بدقسمتی سے آج کل ہم لوگوں کو علم حاصل کرنے کا شعور ہی نہیں اگر کسی نے حاصل کر بھی لیا تو عمل سے دوری نظر آتی ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہمیں علم دین حاصل کرنے کا شوق عطا فرمائے اور جو کچھ علم دین حاصل کریں اس پر عمل کرنے کی توفیق بھی نصیب فرمائے۔

ریت پر گھر:

کیونکہ پیارے اسلامی بھائیو علم حاصل کر لینا کوئی بڑی بات نہیں کوئی شخص بھی تھوڑے سال کوشش کرے حافظ قرآن بن سکتا ہے۔ ڈاکٹر انجینئر بن سکتا ہے۔ سکالر بن سکتا ہے۔ مگر علم کے بغیر یہ سب کچھ ایسا ہے جیسے پانی اوپر لے کر کھینچنا یا ریت کے اوپر گھر بنا۔ پہلی بات تو ہماری اکثریت کو علم دین حاصل کرنے کا شوق ہی نہیں۔ دن رات گناہوں کی دلدل میں دھنستے ہی چلے جا رہے ہیں۔ کسی جگہ پر مسجد میں کوئی نمازی نہیں تو کسی جگہ پر فلم دیکھنے کے لئے سینکڑوں لوگ جمع ہیں۔ جوان ہو گئے ہیں وضو کا علم ہے نہ غسل کا علم ہے۔ نماز کے بارے، روزے کے بارے آج کل کی عوام کو کوئی علم ہی نہیں۔ پاکی ناپاکی کی کوئی خبر ہی نہیں گھروں میں اکثر عورتیں کپڑے پاک کرنے کے لئے دھونے شروع کرتی ہیں تو بجائے پاک کرنے کے ناپاک کر دیتی ہیں۔

جہالت گناہ ہے:

گھر میں واشنگ مشین میں کئی سوٹ ڈالے ان میں ایک ناپاک تھا اب وہ ناپاک کپڑا جس پانی میں پڑا وہ ناپاک ہوا پھر وہ ناپاک پانی باقی 4 جوڑوں کو لگا بتایئے وہ پاک رہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ جب دھل جاتے ہیں تو اس ناپاک کو نچوڑتے بھی ہیں۔ اب وہ پانی تو تھا ناپاک اس کے کچھ قطرے نچوڑنے والے بھی پڑے کپڑے اور بدن گیلا ہو گیا اب بتایئے وہ بھی پاک رہے یا نہیں جب کبھی اس قسم کا مسئلہ بیان کیا جائے تو ہمارے بھولے بھالے سنی بھائی کہہ دیتے ہیں کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ معاف فرمائے گا۔ اللہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ میرے محترم اور میٹھے اسلامی بھائیو اس دھوکے میں نہ رہیئے کیونکہ حضرت علامہ خلیل احمد برکاتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہل یعنی جہالت خود ایک گناہ کی طرح ہے

علم دین حاصل کرنا فرض ہے

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"طلب العلم فريضة على كل مسلم و مسلمه"

"یعنی علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"۔

اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ اے اللہ مجھے تو اس بات کا علم ہی نہ تھا تو اس شخص کا یہ عذر قابل قبول نہ ہوگا۔ کیونکہ ہمیں پہلے ہی فرمایا جا چکا ہے۔ کہ علم دین حاصل کرنا تم پر فرض ہے۔ اس لئے اسے ضرور حاصل کرو کیا ہمیں یہ معلوم نہیں کہ نماز فرض ہے کیا یہ معلوم نہیں کہ زکوٰۃ، روزہ وغیرہ کے بارے میں جاننا ہمارے لئے ضروری ہے کیا آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے ایک رہنما کتاب نہ چھوڑ گئے۔ ان تمام چیزوں کا علم کہیں جہنم نہ دھکیل دے اس لئے خدارا اپنی آخرت کی فکر کیجئے اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں کے ساتھ سفر اختیار فرمائیں۔

علم دین حاصل کرنے کی فضیلت:

علم دین حاصل کرنے کا موقع ملے گا علم دین حاصل کرنے والوں کے بارے میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے علم دین حاصل کرنا شروع کر دیا اس نے جنت کے باغات میں چلنا شروع کر دیا۔

نیز ارشاد فرمایا جو بندہ اپنے گھر سے علم دین کے لئے نکلا تو وہ بندہ ایسا ہے

Marfat.com

جیسا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا نیز ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ طالب علم کے کام سے خوش ہو کر فرشتے اس کے قدموں کے نیچے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

سبحان اللہ علم دین حاصل کرنے کے اتنے فضائل ہیں اور پھر بھی ہم غفلت کی چادر تان کر سوئے ہوئے ہیں ابھی تک ہمارا ذہن نہیں بنا کہ علم دین حاصل کریں گے ہاں اگر ذہن بنایا ہے تو دنیاوی علم حاصل کرنے کا ضرور بنایا ہے۔ ہمیت کیجئے آپ بھی اپنا یہ ذہن بنالیں میں بھی کوشش کرتا ہوں کہ جتنی جلدی ہو سکے ہم راہ خدا میں سفر کرنے والے دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اختیار فرمائیں گے۔ الحمدللہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلے 12 دن، 30 دن، 12 ماہ، 3 دن بلکہ آپ جتنے دن بھلے ایک ہی دن چند ہی گھنٹے سہی ضرور کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بیان نمبر:22

کھانا کھانے کے آداب

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود پاک:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درود پاک پڑھے تو قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔ (القول البدیع)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتنی بڑی سعادت کی بات ہے کہ جو شخص روزانہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس مرتبہ درود پاک پڑھے گا تو اسے کتنا بڑا انعام ملے گا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس سے مصافحہ فرمائیں گے قیامت کے دن جس سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ فرمائیں گے تو وہ کیونکر نہ بخشا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زیادہ سے زیادہ ہدیہ درود پاک پیش کرنے کی توفیق فرمائے۔

اس کی عادت بنانے کے لیے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اور

Marfat.com

ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہل سنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں گے تو انشاءاللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہونگی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانا انسان کے لئے بلکہ ہر ذی روح کے لئے لازمی ہے اس کے بغیر طبی نکتہ نظر سے تصور حیات بے معانی ہے کھانا کھانے کے ضمن میں چند باتیں ابھرتیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ کھانا کس طرح کا کھایا جائے کب کھایا جائے کھانا کھانے کے لئے کیا کیا قواعد وضوابط ضروری ہیں یہ ساری باتیں وضاحت طلب ہیں اور اس امر کے لئے ہمیں ممنونِ اسلام ہونا چاہیے کہ اس نے ہمیں کھانے کے آداب سے آگاہ کیا آیئے ذرا ان آداب کا مطالعہ کرتے ہیں جو کھانے کے لئے لازمی ہیں۔

حلال کھانا فرض ہے:

کھانے کے ضمن میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ کھانا حلال ہونا چاہیے اس کی اہمیت اس بات سے واضح ہے کہ جس طرح مسلمانوں پر نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج فرض قرار دیا گیا ہے اسی طرح حلال کھانا بھی فرض قرار دیا گیا ہے حلال کھانے کے بارے میں قرآن میں کئی جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

مثلاً ساتویں پارہ کی سورۃ مائدہ میں یوں ارشاد ہوتا ہے

"اے اہل ایمان اللہ تعالیٰ نے جو تمہارے لئے حلال کیا ہے اسے حرام نہ کرو اور حد سے نہ گزرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو

Marfat.com

دوست نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ سے ڈرو۔ جس پر تم ایمان لائے"۔ (سورہ مائدہ)

اسی طرح دوسرے پارہ کی سورۃ بقرہ میں یوں ارشاد ہوتا ہے:

"اے ایمان والو۔ ہمارے دیے ہوئے رزق سے حلال کھاؤ"۔

اٹھارویں پارہ کی سورۃ مومنون میں ارشاد ہوتا ہے:

"اے پیارے رسولو! حلال اور پاکیزہ کھاؤ اور نیک عمل کرو"۔

"اور کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے"۔

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

"جس شخص نے متواتر روزانہ ایسی حلال روزی جو حرام کی آمیزش سے پاک ہو کھائے تو خداوند تعالیٰ کی جانب سے اس پر یہ رحمت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے قلب میں نور پیدا فرما دیتا ہے اور اس کے دل کو چشمہ حکمت و دانائی کا ماخذ بنا دیتا ہے"۔ (کیمیائے سعادت صفحہ 214)

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"عبادت کے دس حصے ہیں۔ جن میں سے نو حصے عبادت یہ ہے کہ حلال روزی کی طلب کی جائے نیز یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے حلال روزی کو مقدم فرمایا اسی لیے حلال روزی کا ذکر کرنے کے بعد دیگر عبادات کا تذکرہ کیا کیونکہ سب سے اہم اور اچھی شے کو سرفہرست رکھا جاتا ہے اس لئے حلال روزی سب سے اہم اور اچھی ہے۔ حلال روزی کا تذکرہ پہلے کیا گیا ہے جس سے یہ مطلب واقع ہوتا ہے کہ اس وقت تک کوئی عبادت ہدف اجابت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتی۔

Marfat.com

جب تک کہ پیٹ میں حلال روزی اور بدن پر حلال روزی سے حاصل کردہ لباس نہ ہو"۔(کیمیائے سعادت)

کھانے کی مختلف صورتیں:

درمختار میں ہے کہ کھانا کھانے کی تین صورتیں ہیں فرض، مباح، حرام پہلی صورت فرض ہے اس سے مراد وہ صورت ہے جس میں کھانا کھایا جائے تو ثواب اور نہ کھایا جائے تو باعث عذاب۔فرض صورت اس وقت ہوتی ہے جب بھوک کا اس قدر غلبہ ہو جائے کہ کھانا کھائے بغیر موت کا خدشہ ہو تو ایسی صورت میں اس قدر کھانا کہ جان بچ جائے فرض ہے لیکن اگر ایسی صورت میں بھی نہ کھایا جائے اور موت واقع ہو جائے تو گناہ گار ہوگا۔(احیاءالعلوم)

دوسری صورت مباح کی یہ ہے:

مباح ایسی باتوں کو کہتے ہیں جن کو کرنے سے ثواب ہو اور اگر نہ کیا جائے تو گناہ بھی نہیں ہوتا اور ثواب بھی نہیں ہوتا کھانے میں مباح کی صورت یہ ہے کہ بھوک سے کم کھانا چاہیے لیکن اگر بھوک بھر کر کھالیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔اس سے نہ گناہ ہوگا اور نہ ثواب اس کو مباح کہتے ہیں۔

تیسری صورت حرام:

حرام اس وقت ہوتا ہے جب کہ بھوک سے زیادہ کھالیا جائے زیادہ کا مطلب یہ ہے کہ جس سے پیٹ خراب ہونے کا خدشہ ہو پیٹ خراب ہونے کے ضمن میں درج ذیل باتیں:

پیٹ درد۔مروڑ۔دست طبیعت میں بدمزگی پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ۔

کھانے کی یہ مختلف صورتیں ہیں ان میں سے قبیح صورت حرام ہے اس سے

Marfat.com

گریز کرنا چاہیے خداوند تعالیٰ ہمیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مبارک دعا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دور انسان کے لئے ہزارہا مجبوریوں کا دور ہے اس دور کی مجبوریوں کے تحت بعض اوقات انسان انسانوں کی دشمنی مول لے لیتا ہے ایسی دشمنی جو کہ کھلی دشمنی نہیں ہوتی بلکہ محض دشمنی ہوتی ہے یا دوسرے الفاظ میں منافقانہ دشمنی ہوتی ہے کہ اوپر سے تو بہت پر خلوص ہو کر ملتا۔ مگر دلوں میں کدورت اور بغض رکھنا۔ ایسے دشمن کھلے وار نہیں کرتے بلکہ وہ چھپ کر وار کرتے ہیں تاکہ کانا بھی نکل جائے اور آنچ بھی نہ آنے پائے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ ایسے دشمن جہاں دوسرے مخفی وار کرتے ہیں وہاں وہ یہ بھی کرتے ہیں کھانے میں زہر ملا دیتے ہیں۔

ایسے دشمنوں کے اس زہریلے وار سے بچنے کے لئے نادر نسخہ یہ ہے کہ کھانے کے شروع میں درج ذیل تحریر پڑھی جائے:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" (دیلمی)

اس مبارک دعا کے پڑھنے سے کھانے میں اس قدر برکت آجاتی ہے کہ اپنے کھانے والے کو ذرہ برابر بھی ضرر نہیں دیتا۔ خواہ اس میں زہر کی آمیزش کیوں نہ ہو۔

اس مبارک دعا اس کی تاثیر کے بارے میں یہ ارشاد نبی کریم ﷺ ہے جو جس کو دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

تین انگلیوں سے کھانا:

ظہو۔ اسلام سے قبل کے عرب گنوار کھانے کے لئے پانچ انگلیاں استعمال

Marfat.com

کرتے تھے جب اسلام آیا تو اس نے دور جہالت کے تمام غلط اور فاسد قوانین کو ختم کیا تو پانچ انگلیوں سے کھانے کو منع فرمایا اور تین انگلیوں کو استعمال کرنے کا حکم دیا کیونکہ یہ سنت انبیاء ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مسلم نے روایت کیا ہے:

"ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تین مبارک انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور پونچھنے سے پہلے ہاتھ مبارک چاٹ لیتے"۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 363)

اسی طرح حکیم نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین انگلیوں سے کھاؤ یہ سنت ہے پانچوں انگلیوں کو کھانے کے لئے استعمال مت کرو کہ یہ جہالت اور گنواروں کا شعار ہے۔

ابن النجار نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کرام کا شعار ہے۔

گرا ہوا لقمہ اٹھا کر کھانا:

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ درج ہے جس کو مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

"بے شک شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہوتا ہے۔ کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے پس اگر لقمہ گر جائے اور اس میں کچھ لگ جائے تو صاف کر کے کھالو اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑو"۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 363)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تشریف لائے روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ اس کو اٹھایا صاف کیا اور تناول فرمالیا اور پھر مجھ سے کہنے لگے عائشہ رضی اللہ عنہا اچھی شے کا احترام کرو کہ یہ چیز جب کسی قوم کو چھوڑ کر گئی ہے واپس نہیں پلٹی۔ (ابن ماجہ صفحہ 248)

Marfat.com

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے ایک بات بالکل واضح ہے کہ اگر ہم رب تعالیٰ کی ناشکری کریں گے۔اور اس کے دیے ہوئے رزق کا احترام نہیں کریں گے۔تو رب تعالیٰ ہم سے رزق واپس لے لے گا۔

طبرانی کی ایک حدیث میں ہے کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روٹی کی توقیر کرو کہ وہ زمین وآسمان کی برکات میں سے ایک برکت ہے جو شخص دستر خوان سے گری ہوئی روٹی کو کھالے گا خداوند تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا۔

کھاتے وقت ننگے پاؤں ہونا:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس کو دارمی نے سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

''جب کھانا کھایا جائے تو جوتے اتاولو کہ اس سے تمہارے پاؤں کے لئے راحت ہے''۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ 398)

کھانے کا ادب یہ ہے کہ جوتے اتار کر کھایا جائے اور داہنا پاؤں کھڑی حالت میں اور بایاں پاؤں بچھا کر کھائے یا دوسری صورت یہ ہے کہ سرین کے بل بیٹھنا چاہیے اور دونوں گھٹنوں کو کھڑے کر لینا چاہیے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھانے کے وقت جوتے اتار لو یہ ہی سنت جمیلہ ہے یہ حدیث حاکم میں ہے۔

میز پر کھانے کی ممانعت:

امام بخاری سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان (میز) پر کھانا تناول نہیں فرمایا۔نہ چھوٹی پیالیوں میں تناول فرمایا اور نہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتلی چپاتیاں پکائی گئیں قتادہ سے پوچھا گیا کہ کس شے پر وہ

Marfat.com

لوگ کھانا کھایا کرتے تھے فرمایا دسترخوان پر۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 363)

سوار ہوکر اور چلتے ہوئے اور کھڑے ہوکر مت کھاؤ۔ (ابن ماجہ صفحہ 245)

مقام صد افسوس ہے:

کہ آج مسلمان اپنے اسلاف کی روایات کو فراموش کر چکے ہیں اور اغیار کے رسم ورواج کو اپنی زندگی میں یوں سرایت کرتے جارہے ہیں جیسے بدن میں خون سرایت کرتا ہے ہم میز اور کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھانے میں خود کو ماڈرن تصور کرتے ہیں حالانکہ اسلام نے اس کی مخالفت کی ہے کیونکہ یہ یہود ونصاریٰ کی تہذیب وتمدن کا ایک جزو ہے اور اسلام نے اپنے سوا تمام مذاہب کی تہذیبوں کو ختم کر دیا ہے اس لئے خوان وغیرہ پر کھانا کھانا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے آج کل مسلمانوں کی بے راہ روی کا یہ عالم ہے کہ شادی کی تقریب اور دیگر محافل میں دعوتوں اور پارٹیوں وغیرہ میں اس طریقے کو اپنایا جاتا ہے کہ قطار در قطار بڑی بڑی میزیں چن دی جاتی ہیں جن پر کھانا چنا ہوتا ہے اراکین محفل آتے ہیں اور میزوں کے گرد کھڑے ہوکر کھانا تناول کرتے ہیں بدتمیزی کی حد یہ ہے کہ دیکھتے ہیں کہ کس میز پر زیادہ اور مزیدار شے ہے اور پھر اسی میز پر جا کر کھانے لگتے ہیں میزوں پر کھانے میں یہ قباحت ہے کہ اس انداز میں تکبر کا اظہار ہوتا ہے جب کہ خداوند تعالیٰ کو عاجزی بہت پسند ہے ایک پاؤں بچھا کر یا سریں پر بیٹھ کر کھانے میں یہ ہی حکمت ہے کہ اس انداز میں گردن جھکا کر کھایا جاتا ہے جس سے انسان کی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے علاوہ ازیں یہ طریقہ باعث برکت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج مسلمانوں کی تہذیب وتمدن دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے مسلمانوں کے ضمائر وقلوب کو جانے کیا ہو گیا ہے کہ ہر بات میں اغیار اور یہود ونصاریٰ کے طریقوں کو اپناتے ہیں۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے حالانکہ ان کے

Marfat.com

پاس ان کے اپنے عالم گیر مذہب اسلام کے نادر اور سنہری طور طریقے اور اصول موجود ہیں۔ یوں تو مسلمان قریب قریب ہر بات میں ہی اغیار کے نقش قدم پہ چلتے ہیں مگر چونکہ کھانے کے وقت آداب کے ضمن میں بات ہو رہی ہے اس لئے ہم دیگر عنوانات کو فی الوقت چھوڑ کر اسی کی بات کریں گے۔

اور بات کچھ یوں ہے کہ آج کل مسلمان قوم اور خاص طور پر امراء اور رؤسا بہت ہی بڑی لعنت میں مبتلا ہیں۔ اور اس پر نازاں بھی ہیں لعنت یہ ہے کہ مسلمان امراء اور رؤسا اسلامی شعار کی بجائے نصرانیوں کے طریقہ کار کے مطابق چھری اور کانٹے سے گوشت کھاتے ہیں اسلام نے اس کی ممانعت کی ہے اور صرف ایک صوت میں چھری کانٹے کے استعمال کی اجازت دی ہے اس طرح کہ گوشت اچھی طرح گلا نہ ہو یا مستم ران ہو جس کو دانتوں سے توڑ کر کھانا دشوار ہو بصورت دیگر چھری کانٹے کا استعمال ممنوع ہے۔۔

''(کھاتے وقت) گوشت کو چھری سے نہ کاٹو کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے۔ اس کو دانت سے نوچ کر کھاؤ کہ یہ خوش گوار زود ہضم ہے۔

(مشکوٰۃ شریف 366)

اس حدیث کو ابوداؤد نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

اکٹھے مل کر کھانے میں برکت ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مل جل کر کھانا تنہا کھانے سے بدرجہا اچھا ہے۔

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد مبارک کو ابن ماجہ حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''اکٹھے مل کر کھاؤ۔ الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک کو ابن ماجہ نے اپنی کتاب کے صفحہ 644

Marfat.com

میں لکھا ہے کہ:

''ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کھانا کھاتے ہیں مگر ہم لوگ یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں یہ نکتے بالا از ہضم ہے کہ ہم لوگ سیر نہیں ہو پاتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو گے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے بجا فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مل جل کر کھانا کھایا کرو اور اس پر اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کیا کرو۔ اس طرح تمہارے کھانے میں برکت ہو گی''۔ (ابن ماجہ صفحہ 644)

مل جل کر کھانے میں ایک حکمت یہ بھی پوشیدہ ہے کہ اس طرح ایک دوسرے کے دکھ سکھ کا پتہ چلتا ہے دل میں دوسروں کی تواضع اور بھلائی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور باہمی محبت افزوں تو ہوتی ہی ہے۔

کچا لہسن اور پیاز مکروہ ہے:

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے فرمایا۔ یا ہماری مسجد سے الگ رہے یا اپنے گھر بیٹھے رہے کچا لہسن اور کچا پیاز کھایا جائے تو منہ سے عجیب طرح کی بو آنے لگتی ہے یہ بو دوسروں کو بھی اور خود کو بھی ناگوار گزرتی ہے طبیعت مکدر ہونے لگتی ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کچا لہسن یا پیاز کھائے تو مسجد میں نہ جائے اور ہم سے الگ رہے بہتر یہ ہے کہ گھر بیٹھا رہے۔

یہ ارشاد مبارک مشکوٰۃ شریف کے صفحہ 365 پر مرقوم ہے۔ اس کو امام بخاری و مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

میٹھی چیز کھانا:

مشکوٰۃ شریف کے صفحہ 364 پر مرقوم ہے کہ ایک بار ایک خیاط نے کھانا تیار کر لیا اور ہمارے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی دعوت کی حضور ﷺ نے اس دعوت کو قبول فرمایا اور حضرت انس کو اپنی ہمراہی میں لے کر دعوت میں شرکت کی خیاط نے جو کھانا تیار کیا تھا اس میں درج ذیل اشیاء شامل تھیں۔

- شوربا جس میں کدو اور خشک گوشت شامل تھا۔
- جو کی روٹی۔

دوران کھانا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت محمد ﷺ رکابی میں سے کدو تلاش کر کے تناول فرما رہے ہیں حضور ﷺ کے اس عمل کو دیکھ کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کدو سے انس یعنی محبت کرنے لگے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۹)

اس واقعہ کو حضرت انس رضی اللہ عنہ خود بیان فرماتے ہیں:

پیارے رسول ﷺ کو میٹھی شے اور شہد محبوب تھی۔

اول، آخر میں نمک استعمال کریں:

نوالہ کھانے سے قبل تھوڑا سا نمک کھا لینا چاہیے اور کھانے کے بعد تھوڑا سا نمک کھانا چاہیے۔

شامی کے مطابق کھانے کا آغاز اور اختتام نمک پر کرنے سے ستر بیماریاں رفع ہوتی ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم بھی سنت کے مطابق کھانا کھائیں کریں تو پھر آپ دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیں دعوت اسلام کا ماحول بہت ہی پیارا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے بے نمازی آئے تو نمازی بن گئے کتنے

Marfat.com

والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار ہو گئے کتنے گانے باجے سننے سنانے والے آئے وہ سرکار مدینہ ﷺ کی نعتیں پڑھنے والے بن گئے اگر آپ ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات کا فارم پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول اور اپنے علاقے میں دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں گے تو انشاء اللہ کھانے کی سنتیں اور آداب معلوم ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائیں۔

Marfat.com

بیان نمبر:23

شکر و ناشکری

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین اما بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم ط

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله

وعلیٰ آلك و اصحابك یا حبیب الله

الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی الله

وعلیٰ آلك و اصحابك یا نورالله

فیضان درود پاک:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ:

''جو شخص روز جمعہ سو بار مجھ پر درود پاک پڑھے جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اس کے ساتھ ایک ایسا نور ہوگا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے''۔(دلائل الخیرات)

سبحان اللہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ کتنی بڑی سعادت کی بات ہے ہمیں بھی چاہیے کہ بروز جمعہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کم از کم سو بار درود پاک پڑھا کریں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ درود پاک پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر

Marfat.com

اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش کریں گے تو انشاء اللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

''اور اللہ کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ اگر تم اسکو پوجتے ہو''۔

(سورہ نحل پارہ 14)

شکر گزاری دین کا سرچشمہ ہے:

شکر تمام تر مبادی دین کا سرچشمہ ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ شکر توحید و معاد کے ایقان و اعتقاد کی راہوں کا کاشف ہے شکر کے بارے میں توحید و معاد کے ایقان و اعتقاد کی راہوں کا کاشف ہونے کا دعویٰ کسی مجذوب کا بڑا اور کسی ایسے ویسے فلسفی کا کوئی الجھا ہوا فلسفہ نہیں۔ بلکہ یہ دعویٰ کائنات ارضی و سماوی کے خالق نے اپنے کلام پاک میں کیا ہے ملاحظہ فرمایئے:

''اور اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ اور اللہ تبارک و تعالیٰ ہے دینے والا جاننے والا''۔ (سورۃ نساء)

یہ جو آیت بطور دعویٰ پیش کی گئی ہے پانچویں پارہ کی سورہ نساء میں سے ہے اس آیت مقدسہ میں بیان فرمایا گیا:

"ان شکر تم و امنتم"

''اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ''۔

ایمان سے پہلے شکر کا تذکرہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ شکر ایمان کی عظیم الشان

Marfat.com

منزل کی مضبوط اور مستحکم بنیاد ہے اگر یہ بنیاد ہے تو ایمان کی منزل تعمیر ہو سکتی ہے ورنہ نہیں کیونکہ شکر ہی وہ جذبہ ہے جو دلوں میں پیدا ہو کہ قلب وجگر پر دین کی راہیں آشکارا کرتا ہے لہٰذا یہ دعویٰ بالکل درست اور پتھر لکیر ہے کہ شکر توحید و معاد اور ایقان و اعتقاد کی راہوں کا کاشف ہے یہ دعویٰ قیامت تلک کے لئے اٹل ہے۔ یون کہا جا سکتا ہے کہ یہ دعویٰ ایک ایسا پہاڑ ہے۔ جس کو ہزاروں ہرکولیس مل کر ذرہ برابر بھی جنبش نہیں دے سکتے اور یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ دعویٰ ایک ایسا سوراخ ہے جس کی ضوفشانی کبھی بھی ماند نہیں ہوگی۔ اور یوں بھی تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ دعویٰ ایک ایسا جہاں ہے جہاں کوئی شہ زور۔ پہلوان دانش ور اور بڑے سے بڑا کوئی فلسفی بھی اعتراض کی کمند شوق نہیں پھینک سکتا۔

اللہ کے پاک کلام کا آغاز سورۃ فاتحہ سے ہوتا ہے اور سورۃ فاتحہ کے بارے میں مسلمین متفق ہیں کہ یہ سورۃ شکر ہے سورۃ فاتحہ شکر ہے اور یہ قرآن مجید کا آغاز بھی کرتی ہے کیا اس سے بات اظہر من الشمس نہیں ہوتی۔ کیا یہ حقیقت پھر عیاں نہیں ہوتی کہ دین کی تمام تر مبادیات۔ انسانی خصائل، اخلاق، درست اعمال وعقائد شکر کو ام القرآن کہا گیا ہے گویا شرک دین و دنیا کی کلید ہونے کے علاوہ خلاصہ قرآن اور مقصود سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔

شکر دینی و دنیاوی ترقیوں کی اساس ہے:

چونکہ شکر تمام تر مبادیات دین کا سر چشمہ و سنگ بنیاد ہے لہٰذا امر لازمہ ہے کہ دینی ترقیوں کے ساتھ ساتھ شکر دنیاوی ترقیوں کا بھی ضامن ہے اگر ہم ذرا دیر کے لئے ماضی اور حال کی امت مسلمہ پر ایک نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ موضی کی امت مسلمہ ایک عالم کے لئے تابندہ و درخشاں خورشید تھی۔ اور اس وقت تلک رہی جب تلک اس نے حقیقت ثانی سے شناسائی رکھ لے جو اسلامی زندگی کے لئے سراسر رحمت اور اس کا فقدان تباہی کا پیش خیمہ ہے مگر رفتہ رفتہ جب اس

Marfat.com

نے اس حقیقت سے آنکھیں چرانا اور دامن چھڑانا شروع کیا تو اس کی رفعت و بلندی اور عظمت و سلطنت کے کارخ دھڑام سے گر کر پیوند خاک ہو گئے اور آج کی امت مسلمہ اقوام عالم میں ذلیل کیوں ہے؟ آج امت مسلمہ کی عظمت اور بلندی کی داستانیں صرف کتابوں تک ہی محدود کیوں رہ گئی ہیں؟ آخر کیا وجہ ہے کہ اس کی عظمت رفتہ سے اس کا کوئی ناطہ نہیں آخر کیوں مسلمان پہلے والے عظیم سلطنتوں کے مالک مسلمان نہیں رہے آخر کیوں وہ چھوٹی چھوٹی ٹکریوں میں بٹ کر رہ گئے ہیں کیوں آخر کیوں؟ اس کا کوئی طویل ترین پس منظر نہیں بلکہ صرف بات اتنی سی ہے کہ آج مسلمانوں میں ایمان کی اصل میں زبردست فقدان ہے بس صرف اور صرف یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان پستیوں کا شکار ہے اور پوری امت مسلمہ ایک عجب طرز کے ذہنی اور ملی خلفشار میں مبتلا ہے۔

اللہ نے اپنے پاک کلام کے تیرہویں پارہ کی سورۃ ابراہیم میں ارشاد فرمایا:

''اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو میرے عذاب سخت ہیں''۔

مندرجہ بالا آیت مقدسہ میں اللہ نے واضح طور پر فرما دیا کہ دنیا میں صرف وہی لوگ اللہ کی نعمتوں کا مرجع ٹھہریں گے جو جذبہ شکر سے سرشار ہوں گے اور جو لوگ جذبہ شکر سے تہی دامن رہیں گے تو ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ نے شدید عذاب کی وعید سنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ اصول یہ ضابطہ اور قانون نا قابل بدل ہے اور قیامت تک آنے والی نسلوں پر لاگو رہے گا اس میں کسی بھی فرد یا قوم کو چھوٹ نہیں۔

اللہ وحدہ لاشریک نے فرمایا:

''و لن تجد لسنة الله تبديلا''

''یعنی اللہ پاک کی یہ سنت تبدیل نہیں ہو سکتی''۔

Marfat.com

علاوہ ازیں تئیسوں پارہ کی سورۃ زمر میں ارشاد ربانی ہے:

''اگر تم ناشکری کرو گے تو بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے تم سے اور اللہ کو اپنے بندوں کی ناشکری پسند نہیں اور اگر شکر کرو گے تو اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے تو وہ تمہیں بتلا دے گا جو کچھ تم کرتے تھے بیشک وہ دلوں کی بات جانتا ہے''۔(پارہ 23 سورۃ زمر)

مرقومہ بالا آیت مقدسہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہے کہ اللہ کے جملہ کام حکمت و دانش مندی کا سراپا ہوتے ہیں اور اللہ کے انمول اور لازوال انعامات کی نعمت کے حقدار صرف وہی لوگ ہیں جو اللہ کے شکر گزار ہوتے ہیں اور ناشکری سے باز رہتے ہیں گویا نعمت الٰہی اور رضوان الٰہیہ کا ذریعہ شکر ہے اگر شکر نہیں ہے تو انسان اپنی آئندہ زندگی میں ارتقا حاصل نہیں کر سکتا۔ اور دنیا میں کسی اعلیٰ مقام پر فائز نہیں ہو سکتا۔

بیان کی گئی آیت مقدسہ کے بعد مزید کسی بحث کی گنجائش نہیں رہتی اور نہ ہی مثبت اور منفی پہلوؤں کو ہدف بنایا جا سکتا ہے کیونکہ اس آیت میں صاف طور پر فرمایا گیا ہے کہ اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور ناشکری کرو گے تو اللہ کو اپنے بندوں کا ناشکرا ہونا سخت ناپسند ہے اور جس کو اللہ ناپسند کر لیتا ہے اسے ذلت و رسوائی کا طوق پہنا دیتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور جو لوگ اس کا شکر بجا لاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اپنے کرم کا نزول کرتا ہے اور ان کو مرتبہ و مقام سے نوازتا ہے مندرجہ بالا تحریر کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ دین و دنیا کی تمام تر ترقیوں کا سرچشمہ و سنگ بنیاد شکر ہے۔

ہر نعمت پر شکر واجب ہے:

اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت پر شکر بجالانا چاہیے یہ پورے کا پورا کارخانہ قدرت انسان

Marfat.com

کی خدمت میں ہمہ وقت مصروف ہے اور انسان چاہے بھی تو اس میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔ مثلاً انسان حکم دے بادلوں کو کہ اے بادلو بارش برساؤ تو کیا بارش برسے گی؟ نہیں ہرگز نہیں ہاں اللہ کے معمول سے حکم پر بارش ہونے لگتی ہے اور جب تک اللہ نہ چاہے تو درختوں پر پھلوں کی بہار نہیں آتی خواہ انسان کتنا ہی سر پٹکے اور اپنی لاکھوں کوششوں کے باوجود انسان شب و روز کے نظام کو اپنی مرضی کا تبع نہیں بنا سکتا غور کریں جب انسان ان تمام نعمتوں کے لئے کسی ان دیدہ ہستی کا دست نگر ہے تو پھر کیا چیز اس پر واجب نہیں ہوتی کہ وہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرے۔ تا کہ اللہ کی نعمتوں کا زیادہ سے زیادہ حقدار بن سکے۔ اور یہ بات تو معمولی سی فہم و فراست کا حامل شخص بھی جانتا ہے اس نادیدہ ہستی کو کسی اجر و صلح کی چنداں ضرورت نہیں ہے اور وہ تادیدہ ہستی کون ہے جو انسانوں پر اپنی نعمتوں کے دروازے کھولتی ہے کوئی مانے یا نہ مانے لیکن امت مسلمہ کا ہر فرد اس سے بخوبی آگاہ ہے کہ وہ نادیدہ ہستی خالق کائنات رب کی ہے اور خالق رب نے اپنے پیارے رسول ﷺ پر جو پاک کلام قرآن مجید اتارا۔ اس کے چودھویں پارہ کی سورۃ نحل میں اپنی ان نعمتوں کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے اور آخر میں فرمایا ہے کہ اگر عقل مند لوگ وہی ہیں جو میرا شکر بجالائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمائی ہے کہ جو نعمتیں میں نے تمہیں عطا کی ہیں ان نعمتوں کو تم از خود حاصل کرنے میں بے بس ہو۔ ان نعمتوں کے لئے تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہیے۔ تا کہ ان نعمتوں کا دروازہ تم پر کھلا رہے اور تم ان سے محروم نہ ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

"وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا اس سے تمہارا پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو اس پانی سے تمہارے لئے کھیتی اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل بے شک اس میں نشانی

Marfat.com

ہے دھیان کرنے والوں کو اس نے تمہارے لئے مسخر کیے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کو اور وہ جو زمین میں پیدا کیا تمہارے لئے رنگ برنگ بے شک اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور اس میں سے گہنا نکالتے ہو جسے پہنتے ہو اور تو اس میں کشتیاں دیکھے گا کہ چلتی ہیں پانی چیر کر اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور کہیں احسان مانو (یعنی شکر کرو)"۔

مندرجہ بالا آیات مقدسہ اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہیں اللہ کی بے شمار نعمتیں ہیں اور ہم سے تقاضہ کرتی ہیں کہ ہم اللہ کا شکر ادا کریں۔ تا کہ اور زیادہ سے زیادہ نعمتوں کا نزول ہو اور ہم اپنے خالق حقیقی کا شکر گزار نہیں ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا کہ انسان کو میں نے نعمتیں دیں تا کہ وہ شکر ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"جس نے تمہارے لئے دریا کی تسخیر کر دی اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور اس لئے کہ شکر ادا کرو"۔ (پارہ 25 سورۃ جاثیہ)

شکر گزار کے ساتھ تائید الٰہی:

اس جہان آب و گل میں نعمت الٰہی کا بجا طور پر مستحق ہر وہ شخص ہے جو اللہ کا شکر بجا لاتا ہے نہ صرف اس عالم آب و گل میں بلکہ آخرت میں بھی وہی لوگ انعامات الٰہیہ کا شاخانہ قرار پائیں گے جو یہاں شکر بجا لاتے ہیں گویا دنیا و آخرت ہر دو جہاں میں فقط وہی لوگ اللہ کے پر لذت انعامات سے لطف حاصل کریں

Marfat.com

گے جوشکر بجالاتے ہیں۔

اللہ نے اپنے پاک کلام میں کئی مقامات پر فرمایا ہے:

''جولوگ شرک بجالاتے ہیں وہ لوگ آخرت میں بھی اور دنیا میں بھی میری تائید ونصرت حاصل کرتے ہیں''۔

ارشاد ربانی ہے:

''لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا بے شک ہم نے ان پر پتھراؤ کیا سوائے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر والوں کے ہم نے ان کو پچھلے پہر بچالیا اپنے پاس کی نعمت فرما کر ہم یوں ہی صلہ دیتے ہیں جو شکر کرے''۔(سورۃ قمر پارہ 27)

اس آیت مقدسہ سے دو باتوں کی وضاحت ہوتی ہے اول یہ کہ جولوگ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں بجالاتے تباہی و بربادی ان کا مقدر بن جاتی ہے بالکل اسی طرح جس طرح کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے ناشکری کا ارتکاب کیا اور حضرت لوط علیہ السلام کو خدا کا رسول تسلیم نہ کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب شدید نازل فرمایا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جولوگ اللہ کا شکر بجالاتے ہیں اللہ ان پر اپنا فضل کرتا ہے اور ان کو ہر طرح کی آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح کہ حضرت لوط علیہ السلام کے اہل وعیال کو اللہ نے پتھروں کے عذاب سے محفوظ رکھا۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اس کے رسولوں کو نہیں جھٹلایا۔

ان دو باتوں کے علاوہ اس آیت مقد... سے ایک اور اہم بات سمجھ میں آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شکر گزاروں کی طرف سے ناشکروں سے انتقام لیا اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس جماعت کے دل جذبہ شکر سے مستور ہوں گے اس کے دشمنوں کا اللہ بھی دشمن ہوتا ہے اور اس کے دوستوں کا اللہ بھی دوست ہوتا ہے۔

Marfat.com

آخرت میں اللہ کی عنایت:

یہ بات تو پایہ ثبوت سے ہمکنار ہوئی کہ جو لوگ نعمت الٰہی کا شکر بجالاتے ہیں دنیا میں ان کے لئے کامیابی ہی کامیابی ہے مگر شاکر لوگوں کے لئے صرف دنیا میں ہی کامیابی نہیں بلکہ آخرت میں بھی کامیابی و کامرانی اور شادمانی سرخروئی ان کی رفاقت حاصل کرنے کی خواہاں ہے اس لئے کہ اسے اللہ کی جانب سے حکم ہے کہ وہ شاکر لوگوں کی قدمبوسی کے لئے کمربستہ رہے۔

ملاحظہ فرمایئے چوتھے پارہ کی سورۃ آل عمران کی یہ آیت مقدسہ:

"اور کوئی جان اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مرسکتی سب کا لکھ رہا ہے اور جو دنیا کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے دیں گے اور جو آخرت کا انعام چاہیں ہم میں سے ان کو دیں گے اور قریب ہے ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں"۔

اس آیت مقدسہ میں اللہ نے شاکروں کو صلہ دینے کی بات کی ہے ہم سے کون جانے کہ اللہ کیا صلہ دیں گے کیونکہ اس بے پایاں رحمت دینے پر آتی ہے تو اتنا دے دیتی ہے جس کا کوئی گمان بھی نہیں کرسکتا۔

چودھویں پارہ کی سورۃ نحل میں ارشاد ہوتا ہے:

"بے شک ابراہیم ایک مقام تھا اللہ کا فرمان بردار سب سے جدا اور مشرک نہ تھا اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا اللہ نے اسے چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی اور ہم اسے دنیا میں بھی بھلائی دی اور آخرت میں بھی شایان قرب ہے"۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تھا ترجمہ بیان کی گئی آیت بالا کا جس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ محض شکر گزاری کے صلے میں دنیاوی جاہ وحشمت سے نوازا اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ شکر گزاری کے صلے میں اپنے قرب سے نوازے گا۔

Marfat.com

المختصر اور حاصل کلام یہ کہ شکر انسانی ترقی و بلندی کا سنگ بنیاد ہے جو لوگ شکر سے منہ نہ موڑیں گے وہ دنیا و آخرت میں سرخروئی سے ہمکنار ہوں گے اور جو لوگ ناشکری کریں گے ان کے لئے دونوں جہانوں میں بربادی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ التجاء ہے کہ ہم کو اپنا شکر گزار بندہ بننے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والے بندے بن جائیں تو پھر آپ دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیں دعوت اسلامی کا ماحول آپ کے سامنے ہے دیکھا ہو گا کہ کتنے بے نمازی دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوئے نمازی بن گئے کتنے والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار بن گئے کتنے فجر کے وقت سونے والے آئے اب وہ دوسروں کو جگانے کے لئے صدائے مدینہ لگانے والے بن گئے گانے سننے سنانے والے آئے وہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں سننے سنانے والے بن گئے اگر آپ بھی ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول اور ہر ماہ مدنی انعامات والے کارڈ پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول اور اپنے علاقے میں دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں گے تو انشاء اللہ آپ اللہ کے شکر گزار بندے بن جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے کی اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

بیان نمبر: 24

روح ایمان

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سیدالمرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ

وعلیٰ آلك و اصحابك یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی اللہ

وعلیٰ آلك و اصحابك یا نوراللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی کیے نہایت ہی توجہ کے ساتھ بیان سننے کی عادت ڈالیں کیونکہ جو جس قدر توجہ سے سنتا ہے وہ اس قدر درس و بیان کی برکات سے مستفیض ہوتا ہے اور اگر ہو سکے تو دوزانوں بیٹھ کر سنے اگر تھک جائے تو جیسے آسانی ہو اس طرح سنیے شیطان آپ کو یہ بیان سننے سے روکے گا کہے گا کہ تم کو یہ کام ابھی کرنا ہے وہ کام کرنا ہے کیونکہ آپ بیان سنے گئے تو آپ کی اصلاح کا سامان بنے گا اور شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ کوئی مسلمان راہ راست پر نہ آئے اس لیے آپ نے شیطان کے وار کو ناکام کرتے ہوئے پورا بیان سننا ہے اللہ تعالیٰ اس بیان کو سننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فیضان درود پاک:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ:

Marfat.com

جولوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اوراس میں مجھپر درود پاک نہیں پڑھتے وہ لوگ اگر جنت میں داخل ہو بھی گئے لیکن ان پر حسرت طاری ہو گی جب وہ (پڑھنے والوں کی) جزا دیکھیں گے۔(القول البدیع)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی آپ کسی مجلس میں شامل ہوا کریں تو اس میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ضرور ضرور درود پاک پڑھا کریں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے لے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں گے تو انشاء اللہ آپ کو دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہونگی۔

صلو علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

توبو الی اللہ استغفر اللہ

صلو علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

''اے حبیب فرما دیجئے (کہ اے لوگو) اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی تمہاری بیبیاں تمہارا کنبہ تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہارے پسند کیے ہوئے مکان تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہوں تو ٹھہرو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو راہ نہیں دیتا''۔(سورہ توبہ پارہ 10)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت و پیار اہل

Marfat.com

ایمان کے قلبوں کی جان ہے اوران کے ارواح کی غذا ہے اور مسلمانوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ محبت وہ حیات ہے جس سے جو محروم ہے وہ زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ ہے اگر چہ وہ چلتا پھرتا نظر آتا ہو۔ یہ الفت وہ نور ہے جس سے دل کو ضیاء ملتی ہے جو اس سے محروم ہے وہ ظلمتوں کے سمندوزں میں غرق ہے غرضیکہ الفت و محبت رسول ﷺ ایمان، اعمال کی روح اور جان ہے محبت کے بغیر ایمان واعمال سب بیکار ہیں اسی لئے اجماع امت ہے کہ مسلمان پر اپنے رسول کریم ﷺ کی محبت لازم وواجب ہے۔

محبت کے اسباب

اہل علم نے محبت کے تین مشہور اسباب ذکر کئے ہیں کہ کسی کو محبوب جاننا اور اس سے محبت رکھنا ان تین اسباب سے کسی ایک سبب سے ہوتی ہے اول کمال محبوب کہ کب کسی کو کوئی خاص کمال وفضل حاصل ہوتا ہے تو اس سے محبت کی جاتی ہے اور وہ محبوب سمجھا جاتا ہے جیسا کہ بڑے عالم سے محبت ہوتی ہے کیونکہ اس میں کمال علم پایا جاتا ہے یا شجاع سے محبت کی جاتی ہے کیونکہ اس میں کمال شجاعت پایا جاتا ہے دوسرا جمال کسی میں حسن و جمال پایا جاتا ہے تو لوگوں کی نظروں میں محبوب ہوتا ہے۔ تیسرا انوال یعنی احسان و انعام جیسا کہ اپنے منعم اور محسن سے محبت ہوتی ہے۔ یہ تینوں وصف جو سبب و علت محبت ہیں وہ محبوب خدا ﷺ میں اعلیٰ وجہ الاتم پائے جاتے ہیں فضل وکمال اتنا انتہا درجے کا آپ میں پایا جاتا ہے کہ آپ فضل وکمال کے آفتاب ہیں اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام ستارے ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف میں ہے:

''اور حسن و جمال اسی شان کا آپ کی ذات میں موجود ہے کہ اسی قسم کا حسن و جمال نہ کوئی آپ سے پہلے پیدا ہوا اور نہ بعد میں ہوگا''۔

حضرت علامہ شرف الدین امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''اور احسان وانعام حضور اکرم ﷺ کا اپنی امت پر اتنا کثیر ہے جس کا نہ شمار

Marfat.com

نہ حساب دنیا میں بھی کہ صراط مستقیم کی ہدایت فرمائی اور آخرت میں بھی شفیع بن کر دوزخ سے چھڑا کر جنت میں داخل فرمائیں گے باذن اللہ"۔

بتاؤ اس سے بڑھ کر اور کون سا احسان وانعام ہوتا ہے جب ثابت ہوا تینوں صفتیں جو موجب محبت والفت بنتی ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں اعلیٰ درجہ کمال پائی جاتی ہیں تو طبعی اقتضاء یہ ہے کہ امت کو اپنے آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی محبت ہونی چاہیے چہ جائیکہ خود مالک حقیقی اللہ تعالیٰ کی بھی آپ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھنے کا حکم دیتا ہے۔

سنو مالک حقیقی ہم کو اپنے محبوب کے ساتھ محبت کرنے کا کس شان سے حکم دیتا ہے:

"محبوب فرما دیجئے (کہ اے لوگو) اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی تمہاری بیبیاں تمہارا کنبہ تمہاری کمائی ...کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہارے پسند کیے ہوئے مکان تم کو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہوں تو ٹھہرو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتار لے اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو راہ نہیں دکھاتا"۔ (سورۃ توبہ)

فائدہ:

اللہ نے اپنے اور اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام چیزوں سے زیادہ محبت کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ ماں باپ اور اولاد سے بھی شدید اور بے محبتوں کو اپنے عذاب کی دھمکی دی ثانیاً بتایا کہ جن دلوں میں محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں وہ گمراہ اور فاسق ہیں اگرچہ کتنی ہی عبادت کرتے ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان ناکارہ ہے:

پھر خود سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محبت کا حکم دیا اور اس کو مدار ایمان قرار دیا ہے۔ جیسا

Marfat.com

کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آفتاب عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''تم میں سے کوئی ایک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے والد اوراس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں''۔

(بخاری شریف)

فائدہ:

ایک روایت میں من اھلہ و مالہ بھی آیا ہے اور ایک روایت میں من نفسہ بھی آیا ہے۔(مدارج جلد اول صفحہ 346 انوار محمدیہ صفحہ 410)

لہٰذا ثابت ہوا اللہ تعالیٰ کی محبت کے بعد آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے ماں باپ اولاد اپنے نفس و مال غرضیکہ ہر شے سے زیادہ ہونی چاہیے ورنہ ایمان دار نہیں ہوسکتا کیونکہ آپ کی محبت مدار ایمان ہے۔

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حلاوت ایمان ہے:

جس قلب میں محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے اس کے ایمان میں میٹھاس نہیں اگر چہ وہ لاکھوں کروڑوں مرتبہ کلمہ طیبہ زبان سے پڑھتا رہے ہاں جس کے دل میں محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل ہے اس کے ایمان میں ضرور مٹھاس ہے اور وہ اپنے ایمان میں صادق ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ حلاوت ایمان سے سرفراز ہوگا۔

اول اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے غیر سے زیادہ محبوب ہوں دوم کسی کو دوست نہیں رکھتا مگر اللہ کے لئے سوم ناپسند جانے کفر میں لوٹنے کو، جیسا کہ ناپسند سمجھتا ہے کہ آگ میں گرائے جانے سے''۔(بخاری جلد اول)

Marfat.com

حضرت فاروق اعظم کا کامل ایمان:

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ آپ زیادہ محبوب ہیں میرے نزدیک ہر شے سے مگر سوئے میرے نفس سے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں جان ہے یہاں تک کہ میں زیادہ محبوب ہوں تیرے نزدیک تیرے نفس سے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی بیشک آپ خدا کی قسم آپ زیادہ محبوب ہیں میرے نفس سے پس فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اب اے عمر رضی اللہ عنہ تو نے حقیقت کو پہچانا"۔ (بخاری جلد دوم صفحہ 981)

فائدہ:

راوی کا یہ قول کہ آپ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ کمال محبت اور انتہائی الفت و اتحاد تھا۔ صاحب مواہب الدنیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پہلی مرتبہ اپنے نفس کو استثناء کرنا اس وجہ سے تھا کہ انسان کو اپنے نفس کے ساتھ طبعی محبت ہوتی ہے۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب بحکم طبع دیا۔ بعد جب تامل کیا اور بدلائل عقلیہ پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے نزدیک ان کے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہونا چاہیے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں ان کی نجات کا باعث ہیں لہٰذا بعد تامل و غور آپ نے فوراً عرض کیا کہ آپ میرے نزدیک میرے نفس سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہاں کے لوگوں تمام دنیا کی چیزوں سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان اور مدار نجات ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا عین ایمان بلکہ ایمان کی بھی جان ہے۔ (مدارج جلد اول صفحہ 347)

Marfat.com

محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثواب واجر:

اب ذرا یہ بھی سن لو کہ محبت اہل ایمان کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیتی ہے یہ محبت اہل ایمان کو جنت میں پہنچا دیتی ہے اور جنت میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معیت حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ اور اس کے لئے وہ ہوگا جو اس نے کمایا ہوگا''۔ (ترمذی جلد دوم)

نیز یہی حضرت انس h فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب ہوگی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف کھڑے ہوئے جب نماز پوری کر لی فرمایا قیامت کے قائم ہونے سے سوال کرنے والا کہاں ہے تو مرد نے عرض کی میں حاضر ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تو نے اس کی کیا تیاری کی ہے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کوئی تیاری نہیں کی اس کے واسطے نہ بہت نمازیں اور نہ زیادہ روزے مگر میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ حضرت انس h فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو بعد اسلام کے کسی شے سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا اس کلمہ کو سن کو خوش ہوئے۔ (ترمذی جلد دوم)

بخاری شریف نے جو حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے کہا میں نے نہ بہت نمازیں اور نہ روزے اور نہ صدقہ کیا ہے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تو محبت رکھتا ہے''۔ (بخاری جلد دوم صفحہ 911)

Marfat.com

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت تھی اگر ذرا دیر اپنے آقا کی زیارت سے مشرف نہ ہوتے تو بے قرار ہو جاتے ایک روز اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو چہرے کا رنگ فک ہے متغیر حال نہایت غمگین آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال ملاحظہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

آج چہرہ کا کیوں رنگ اڑا ہوا ہے اور غمزدہ کیوں نظر آتے ہو تو غلام عرض کرتا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ مجھے بیماری ہے اور نہ کوئی درد ہے مگر بات یہ ہے کہ جب آپ کا جمال مبارک نظر نہیں آتا تو سخت پریشان اور متوحش ہو جاتا ہوں یہاں تک کہ خدمت والا میں حاضر ہو کر جمال جہاں آرا سے مشرف ہوتا ہوں پھر جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ آپ کی زیارت سے محروم رہ جاؤں گا۔ کیونکہ آپ وہاں اعلیٰ مقام میں ہونگے میں جنت میں داخل ہو بھی گیا تو ادنیٰ درجے میں رہوں گا اور اگر جنت میں داخل نہ ہوا تو آپ کو کبھی بھی نہ دیکھ سکونگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کے لئے آیت نازل فرمائی۔

(مدارج جلد اول صفحہ 348 انوار محمدیہ صفحہ 416)

''جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ انبیاء اور صدیقین و شہداء اور صالحین سے اور ان کی رفاقت بہت اچھی ہے''۔ (سورۃ النساء پارہ 5)

نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ کے چاند صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو مجھے دوست رکھے گا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا''۔

(شفاء جلد دوم صفحہ 17 مدارج جلد اول صفحہ 346)

فائدہ:

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ عاشقان محمدی اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں ہونگے مگر پوشیدہ نہ رہے کہ معیت سے مراد یہ نہیں ہے کہ مومن اپنے

Marfat.com

آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی درجہ میں ہوگا تاکہ مساوات درجہ میں لازم آئے اگرچہ بعض حدیثوں میں ہے کان فی درجتی جبکہ معیت سے مراد یہ ہے کہ اہل محبت جنت میں ایسے مقام پر ہونگے کہ بلاحجاب اپنی آنکھوں سے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا کا مشاہدہ کریں گے۔(مدارج جلد اول صفحہ 349)

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی یہ چاہتیں ہیں کہ ہم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے بن جائیں تو پھر آپ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں دعوت اسلامی کا مدنی ماحول بہت ہی پیارا ماحول ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ چور ڈاکو بے نمازی دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوئے تو وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے نمازی بن گئے کتنے والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار بن گئے کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہونے والے آئے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہوکر سنتوں پر عمل کرنے والے اور دوسروں کو عمل کروانے والے بن گئے اگر آپ ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات والا کارڈ پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول اور اپنے علاقہ میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کریں گے تو انشاء اللہ آپ بھی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے بن جائیں گے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

Marfat.com

بیان نمبر:25

محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين اما
بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط
الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله
الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی کیے نہایت ہی توجہ کے ساتھ بیان سننے کی عادت ڈالیں کیونکہ جو جس قدر توجہ سے سنتا ہے وہ اس قدر درس و بیان کی برکات سے مستفیض ہوتا ہے اور اگر ہو سکے تو دوزانوں بیٹھ کر بیان سنیے اگر تھک جائیں تو جس طرح آسانی ہو سنیے شیطان آپ کو یہ بیان سننے سے روکے گا کہے گا کہ تم نے یہ کام کرنا ہے وہ کام کرنا ہے کیونکہ آپ بیان سنے گے تو آپ کی اصلاح کا سامان ہوگا تو شیطان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کوئی مسلمان راہ راست پر نہ آئے اس لیے آپ نے شیطان کے اس وار کو ناکام کرتے ہوئے پورا بیان سنیں گے اللہ تعالیٰ پورا بیان سننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فیضان درود پاک:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

Marfat.com

''تین شخص میری زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذباللہ)
(۱)والدین کا نافرمان (۲)میری سنت کا تارک (۳) جس کے سامنے میرا ذکر ہواور وہ درودِ پاک نہ پڑھے''۔(القول البدیع)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی سرکار مدینہ ﷺ کا نام مبارک سنیں تو فوراً سرکار مدینہ ﷺ پر درود پاک پڑھا کریں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر سرکار مدینہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں زیادہ سے زیادہ درودِ پاک پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہل سنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں گے تو انشاءاللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہونگی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت اپنے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنی بے حد تھی کہ انہوں نے اپنے ماں باپ اولاد بہن بھائی اور اپنی جان و مال اپنے آقا کے قدموں پر نثار کر دیا تھا ابن اسحاق ایک انصاری عورت کے متعلق لکھتے ہیں۔

جنگِ احد میں رسول پاک ﷺ کے ہمراہ اس کا باپ بھائی اور خاوند شہید ہو گئے پس اس نے سوچا میرے رسول ﷺ کا کیا حال ہے لوگوں نے کہا آپ بحمد للہ بخیریت ہیں جیسا کہ تو دوست رکھتی ہے عورت نے کہا مجھے دکھاؤ تا کہ میں اپنی

Marfat.com

آنکھوں سے دیکھوں جب اس نے اپنے آقا کو دیکھا تو یہ مصیبت آپ کے بعد آسان اور چھوٹی ہوگئی۔ (شفاء جلد دوم صفحہ 71 مدارج جلد اول صفحہ 350 انوار محمدیہ صفحہ 411)

بعض روایتوں میں یوں ہے کہ جب احد کے دن مدینہ منورہ میں یہ جھوٹی خبر مشہور ہوگئی کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں تو مدینہ منورہ میں بہت سی عورتیں روتیں اور فریاد کرتی ہوئی شہر سے باہر نکلیں تو ان سب سے آگے ایک انصاری عورت تھی۔ محبت آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی سرشار ہے کہ میدان جنگ میں اس کا بھائی شوہر اور باپ شہید ہو گئے ہیں مگر پوچھتی ہے کہ کس کا لاشہ ہے لوگ بتاتے ہیں یہ تیرے باپ کا ہے اور یہ تیرا بیٹا ہے اور یہ تیرے خاوند کا لاشہ ہے مگر ان کی طرف ذرا بھی التفات نہیں کرتی بلکہ پوچھتی ہے کہ بتاؤ میرے آقا کہاں ہیں لوگوں نے کہا آپ آگے ہیں اس پر بھی اس کو صبر نہیں آتا آگے جاتی ہیں اور اپنے آقائے رحمت کو دیکھتی ہے اور آپ کا کپڑا مبارک پکڑ کر عرض کرتی ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جب آپ سلامت ہیں تو مجھے کسی اور کے ہلاک ہونے یا شہید ہونے کی کوئی پرواہ نہیں۔ (مدارج جلد اول صفحہ 350)

حضرات شیخین کی محبت:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا زن و فرزند جان و مال سب کچھ اپنے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان کر دیا تھا۔ ایک روز بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔

اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ البتہ ابو طالب کا اسلام لانا میری آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈا کرنے والا ہے میرے باپ ابو قحافہ کے اسلام سے۔ یہ اس لئے کہ ابو طالب کے اسلام لانے سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور خوش ہونگے اور میرے باپ کے اسلام لانے سے میں خوش ہوگا اور آپ کی خوشی

Marfat.com

پر میں اپنی خوشی کو قربان کرتا ہوں۔ (شفاء جلد دوم صفحہ 18 مدارج جلد اول صفحہ 351)

اسی طرح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو کہا:

تمہارا اسلام لانا میرے باپ خطاب کے اسلام لانے سے مجھے زیادہ محبوب ہے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ہے۔ (شفاء جلد دوم صفحہ 18 مدارج جلد اول صفحہ 351)

حضرت مشکل کشا کی محبت:

لوگوں نے حضرت مولا مشکل کشا کرم اللہ وجہ الکریم سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسی محبت ہے تو آپ نے فرمایا:

''خدا کی قسم آپ ہم کو اپنے مالوں بال بچوں باپوں اور ماؤں سے اور پیاس کے باوجود ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب ہیں''۔

(شفاء جلد دوم صفحہ 18 مدارج جلد اول صفحہ 348)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک دفعہ پاؤں سو گیا تو آپ کو کہا گیا یاد کرو جو تجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے پس بلند آواز سے کہا یا محمداہ پس اس کا پاؤں اچھا ہو گیا۔

(شفاء جلد دوم صفحہ 18 مدارج جلد اول صفحہ 348)

فائدہ:

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام لوگوں کو حتیٰ کہ ماں باپ اولاد مال و جان سے بھی زیادہ محبت ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ وقت مصیبت اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا اور ندا کرنا فعل صحابہ ہے نیز ثابت ہوا کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے محبوب کو وقت مصیبت پکارا جائے تو آپ سنتے ہیں اور مدد کرتے ہیں۔ کتنے بد بخت ہیں وہ لوگ جو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پکارنے کو شرک و بدعت کہتے ہیں تو ان کے نزدیک معاذ اللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خصوصاً حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے معاذ اللہ ثم

Marfat.com

معاذ اللہ شرک کیا ہے مگر یا ان کے نزدیک سوائے چند لوگوں کے کوئی مسلمان ہے نہیں۔

زید بن دشنہ کی محبت:

حضرت زید بن دشنہ رضی اللہ عنہ جو کفار مکہ کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے تھے جس وقت انہوں نے آپ کو قتل کرنے کے لئے حرم سے باہر لائے۔ تو ابوسفیان نے آپ کو مخاطب ہو کر کہا کہ اے زید میں تجھے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تو اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اس وقت تیری جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے اور ان کو تیرے بدلہ میں قتل کیا جاتا اور تو آرام سے اپنے گھر میں ہوتا۔ تو زید نے محبت بھرا جواب دیا۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ میرے آقا و مولا آرام سے اپنے گھر میں تشریف فرما ہوں میں تو اس کو بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ آپ کے دست اقدس میں کانٹا چبھے اور میں گھر میں آرام سے بیٹھا رہوں تو ابوسفیان نے کہا:

''میں نے کسی ایک کو بھی لوگوں سے نہیں دیکھا کہ وہ کسی سے ایسی محبت رکھتا ہو جیسی کی یاران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتے ہیں''۔

(شفاء جلد دوم صفحہ 19 مدارج جلد اول صفحہ 300)

ایک صحابیہ کی محبت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور خدا کی قسم کھا کر کہا:

''میں زوج کے بعض کی وجہ سے باہر نہیں نکلی اور نہ ہی مجھے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی رغبت ہے اور نہیں نکلی مگر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے''۔ (شفاء جلد دوم صفحہ 91، مدارج جلد اول صفحہ 350)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ کی محبت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی محبت اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی بے حد تھی کہ ساری عمر گھر ہی نہیں بنایا ہر وقت جمال جہاں آرا سے مشرف ہوتے رہتے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سنتے رہے اور ساری عمر احادیث سننے اور روایت کرنے میں گزار دی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر کی محبت:

ایک سفر میں عبداللہ بن ابی رئیس منافقین نے کہا کہ ہم جب مدینہ کو لوٹیں گے تو ضرور عزت والے ذلیل کو مدینہ سے نکال دیں گے یعنی اس نے اپنے آپ اور ساتھیوں کو عزت والا کہا اور شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ذلیل کہا اور العیاذ باللہ۔ اس کے بیٹے جن کا نام بھی عبداللہ رضی اللہ عنہ تھا اور مسلمان تھے جب اس کو اپنے باپ کا یہ کلمہ ملعون پہنچا تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اگر اس کلمہ ملعونہ کی وجہ سے میرے باپ کو قتل کرنا چاہتے ہو تو مجھے حکم دو تا کہ میں اس گستاخ کا سر کاٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دوں مگر آپ نے اجازت نہ دی۔ (مدارج صفحہ 355)

حضرت زید بن عبداللہ انصاری کی محبت:

حضرت زید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اذان انصاری رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال محبت تھی ایک روز اپنے باغ میں کام کر رہے تھے اور بیٹے نے آ کر یہ خبر سنائی کہ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پاک ہو گیا تو سن کر یہ دعا مانگی:

"بار خدایا مجھے اندھا فرما دے تا کہ میں ان آنکھوں سے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نہ دیکھوں چنانچہ ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ اندھے ہو گئے"۔

(مدارج جلد اول صفحہ 351۔ انوار محمدیہ صفحہ 413)

Marfat.com

حضرت خالد بن معدان کی محبت

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کو مدینہ کے چاند سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنی کمال محبت تھی کہ ہر وقت ان کی زبان آپ کی یاد میں سرشار رہتی تھی آپ کی دختر نیک حضرت عبدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے والد گھر میں سونے کو تشریف لاتے تو اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مہاجرین وانصار کے ساتھ اپنے شوق ومحبت کو ظاہر کرتے اور ایک ایک کا نام بنام یاد کرتے اور کہتے " هم اصلی و فصلی والیهم یحن قلبی " یہ حضرات میری اصل اور فرع ہیں یعنی بڑے ان میں سے مثل میرے باپ کے ہیں اور چھوٹے مثل اولاد کے ہیں انہی کی جانب میرا دل میلان کرتا ہے اور ان کی ملاقات کی شوق کا زمانہ دراز ہو گیا ہے اور پھر یہ دعا مانگتے:

"فعل رب قبضی الیك"

"اے میرے اللہ میری روح قبض فرما تا کہ میں ان سے جا کر ملوں"۔

اور رو رو کے بار بار یہی فرماتے یہاں تک کہ سو جاتے۔

(شفاء جلد دوم صفحہ 17۔ مدارج جلد اول صفحہ 355)

ایک بی بی کی محبت:

ایک عورت نے حضرت امّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے واسطے میرے آقا کی قبر انور کو ذرا کھول دو۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کے کہنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کو کھول دیا پس وہ عورت اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کو دیکھ کر بے اختیار روئی اور روتے روتے جان دے دی۔

(شفاء جلد دوم صفحہ 18)

Marfat.com

فائدہ:

ان سابقہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اسلاف میں اپنے آقا و مولا ﷺ کی کتنی محبت تھی کہ کوئی آپ کی جدائی میں بے قرار ہے تو کوئی رو رہا ہے اور کوئی فراق کے صدمہ میں اپنی جان قربان کر گیا۔ مگر ایک ہم لوگ ہیں جو اس محبت میں ناقص نظر آتے ہیں ہم سے تو وہ گدھے ہی بہتر تھے جنہوں نے اپنے مالک و مولا ﷺ کی محبت میں جانیں دے دی سنیے۔ ابن عساکر نقل کرتے ہیں کہ سید دو عالم ﷺ نے خیبر کو فتح فرمایا تو آپ نے ایک گدھے سے کلام کی اور گدھے نے آپ کے ساتھ کلام کی آپ نے اس کا نام پوچھا۔ اس نے اپنا نام یزید بن شہاب بتایا اور عرض کی۔ خدا تعالیٰ نے میرے جد کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا فرمائے۔ ان میں ہر ایک پر ہمیشہ پیغمبر سوار ہوئے اب اس نسل میں سوائے میرے اور پیغمبروں میں سوائے آپ کے کوئی باقی نہیں رہا لہٰذا میں امید رکھتا ہوں کہ آپ مجھ پر سواری فرمائیں گے آج تک میں ایک یہودی کے پاس رہا۔ جب وہ مجھ پر سوار ہوتا تو میں قصداً اسے گرا دیتا وہ مجھے مارتا اور بھوکا رکھتا۔ آپ نے فرمایا اب تیرا نام یعفور ہوگس کے بعد وہ آپ کی خدمت میں رہتا۔ جب آپ کسی کو بلانا چاہتے اس گدھے کو بھیج دیتے وہ جا کر دروازے پر اپنا سر رگڑتا جب گھر والا باہر آتا۔ اشارہ کرتا کہ تجھے تاجدار دو عالم ﷺ طلب فرماتے ہیں جس دن مدینہ کا چاند غروب ہوا تو اس گدھے کو تاب مفارقت نہ رہی روتے ہوئے ایک کنوئیں میں گرا اور مر گیا۔ (مدارج جلد اول صفحہ 231)

محبت مصطفیٰ ﷺ سے خالی لوگو سے تو گدھے بھی بدرجہا اچھے تھے جنہوں نے اپنی جانیں محبت مصطفیٰ ﷺ میں قربان کر دیں۔ یا اللہ عزوجل گنہگار کو بھی اپنے محبوب کی محبت کا مزا چکھا اگرچہ تھوڑا ہی سہی۔ آمین یارب العالمین۔

Marfat.com

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی یہ چاہتیں ہیں کہ ہم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے بن جائیں تو پھر آپ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں دعوت اسلامی کا مدنی ماحول بہت ہی پیارا ماحول ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ چور ڈاکو بے نمازی دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوئے تو وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے نمازی بن گئے کتنے والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار بن گئے کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہونے والے آئے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہوکر سنتوں پر عمل کرنے والے اور دوسروں کو عمل کروانے والے بن گئے اگر آپ ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات والا کارڈ پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول اور اپنے علاقہ میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کریں گے تو انشاء اللہ آپ بھی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے بن جائیں گے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

Marfat.com

بیان نمبر:26

علامات محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدالمرسلين اما
بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله
الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود پاک:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

''جس نے قرآن پڑھا اور اپنے پروردگار کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اپنی جگہوں سے تلاش کرلیا''۔(القول البدیع)

سبحان اللہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب آپ قرآن مجید پڑھا کریں تو اول و آخر درود پاک پڑھ لیا کریں کہ جو قرآن پڑھنے کے بعد درود پاک پڑھتا ہے اس حدیث کے مطابق اس نے خیر کو اپنی جگہوں سے تلاش کرلیا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تادمِ آخر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ہدیہ درود پاک زیادہ سے زیادہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین اس کی عادت بنانے کے لیے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا

Marfat.com

معمول اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے تو انشاءاللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

تـوبـوا الـی الـلـه استـغـفـروالـلـه

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر شے کی شناخت و پہچان کے لئے کوئی نہ کوئی علامت نشانی ہوتی ہے۔ جس کے ذریعے سے وہ شے جانی پہچانی جاتی ہے اسی طرح علمائے عظام نے محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات بتائی ہیں جن سے محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ چلتا ہے یوں تو علامات کثیرہ ہیں مگر ان میں سے بعض علامات ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں اور دست بدعا ہوں کہ ہم میں بھی ان کو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے۔

پہلی علامت:

محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعظم علامت یہ ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اتباع کی جائے یعنی آپ کی سنت کی مکمل پیروی کرنا اور آپ کی سیرت وصورت اختیار کرنا۔ جس سے منع فرمایا ہو اس سے رک جانا علامت محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت رکھے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت فرمادے گا اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔ (سورۃ العمران پارہ 3)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایک ہے تو محبت خدا بھی اتباع رسول میں ہے۔

Marfat.com

فائدہ:

بندہ خدا تو یہ چاہتا ہے کہ میں محب ہوں اور اللہ محبوب ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم نے میرے حبیب کی اطاعت و اتباع کی تو میں خود محب بنوں گا اور تم میرے محبوب ہو گے۔

غرضیکہ اتباع مصطفیٰ ﷺ علامت محبت خدا اور رسول ﷺ ہے اور اتباع مصطفیٰ ﷺ کی جزاء یہ ہے کہ خود خدا اتباع کرنے والوں کو اپنا محبوب بناتا ہے۔ (نوار محمدی صفحہ 414)

خود سرکار مدینہ ﷺ اپنی اتباع کو علامت محبت قرار دیتے ہیں:

"جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے محبوب جانا اور جو میرے ساتھ محبت رکھے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا"۔

(ترمذی جلد دوم صفحہ 620)

ثابت ہوا کہ بغیر اطاعت و اتباع مصطفیٰ ﷺ کے محبت رسول ناقص و ناتمام ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا ہم میں بھی اطاعت رسول ﷺ مکمل ہے یا ناقص ہے کیا ہم اپنے پیارے آقا و مولا ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں یا یورپ کے دیوتاؤں کی۔ العیاذ باللہ اے خدا ہم سب کو اپنے محبوب ﷺ کی پوری پوری اطاعت و اتباع نصیب فرما۔ (آمین یارب العالمین)

دوسری علامت:

علامات محبت رسول ﷺ میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے مولا و آقا ﷺ کا ذکر مبارک کثرت سے کیا جائے فرمایا گیا:

"فمن احب شیا اکثر ذکرہ"

Marfat.com

''جس کے ساتھ محبت ہوئی ہے اس کا ذکر بہت کیا جاتا ہے''۔

کثرت ذکر رسول ﷺ کی سعادت علم حدیث کی خدمت اور سیرت کی کتابوں کے مطالعہ سے حاصل ہوتی ہے۔علم حدیث کے پڑھنے پڑھانے والوں کی زبان پر اپنے رسول ﷺ کے اقوال وافعال اور آپ کی صفات کے نغمے گونجتے رہتے ہیں ان محدثین کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایک قسم کی مشارکت ومشابہت ہوتی ہے۔جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے آقا ومولا ﷺ کے احوال و افعال پر مطلع تھے۔ایسا ہی محدثین بھی مطلع ہوتے ہیں۔فرق یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صحبت حضوری حاصل تھی جو ایک ایسا شرف ہے جو غیر صحابہ کو حاصل نہیں ہوسکتا اور محدثین صحبت صوری سے محروم ہیں مگر صحبت حضوری کے ضرور مشرف ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''فاذکرونی اذکرکم''

''تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا''۔

اور ہمارے آقا ومولا ﷺ کے اخلاق سے متعلق ہیں۔لہٰذا جب کوئی امتی اپنے آقا ومولا ﷺ کو کثرت سے یاد کرے گا تو آقائے رحمت ﷺ بھی اس کو بہت یاد فرمائیں گے کتنے سعادت مند ہیں وہ محدثین جن کی زبانوں پر قال رسول اللہ ﷺ کے نغمے جاری رہتے ہیں۔(ملخص از مدارج جلد اول صفحہ 353)

تیسری علامت:

تیسری علامت محبت رسول ﷺ کی یہ ہے کہ محبوب خدا ﷺ کی پوری پوری توقیر وتعظیم کی جائے۔آپ کے ذکر شریف کے وقت خشوع وخضوع کا اظہار کیا جائے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''میرے محبوب کی تعظیم وتوقیر کرو''۔

آپ کے وصال کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کا ذکر کرتے تو اتنا

Marfat.com

خشوع وخضوع پیدا ہوتا کہ تعظیم وہیبت وجلالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ان کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اسی طرح تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کثیر المزاح اور ہنس مکھ تھے۔ مگر جب ان کے سامنے اپنے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کیا جاتا تو ان کا رنگ زرد ہو جاتا تھا۔

(شفاء جلد دوم صفحہ 33۔ مدارج جلد اول صفحہ 353)

اسی طرح حضرت عبدالرحمٰن بن القاسم رحمۃ اللہ علیہ کا حال تھا کہ جب ان کے سامنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جاتا تو ایسے معلوم ہوتے کہ ان کے بدن سے خون کھینچ لیا گیا ہے اور منہ میں زبان خشک ہو گی۔ (شفاء جلد دوم صفحہ 34)

عامر بن عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ کے روبرو جب ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا تو اتنا روتے کہ آنکھوں میں آنسو باقی نہ رہتے۔ (شفاء جلد دوم صفحہ 34۔ مدارج جلد اول صفحہ 354)

حضرت صفوان بن سکینم جو زاہد اور عابد تھے جب ان کے پاس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا تو روتے ہی رہتے اور اتنا روتے کہ لوگ پاس بیٹھنے والے ان کو چھوڑ کر چلے جاتے۔

(شفاء جلد دوم صفحہ 34۔ مدارج جلد اول صفحہ 454)

اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہیں جن سے کتب سیرت بھری ہیں۔

چوتھی علامت:

چوتھی علامت یہ ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا بہت شوق ہو کیونکہ قاعدہ ہے کہ ہر محبّ اپنے حبیب ومحبوب کی زیارت وملاقات کو محبوب جانتا ہے اور کہا گیا ہے محبت کا متقی ہے کہ اپنے محبوب کے دیدار کا شوق ہو۔

(مدارج جلد اول صفحہ 354۔ شفاء جلد دوم صفحہ 20)

یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب اپنے آقا کی زیارت کا شوق سخت ہوا جاتا تو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر جمال جہاں آراء کے مشاہدہ سے اپنا شوق پورا

Marfat.com

کرتے تھے۔ حدیث اشعرین میں آیا ہے کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوتے وقت یہ رجز پڑھتے تھے کل محبّ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زیارت کریں گے۔

(مدارج جلد اول صفحہ 354۔ شفاء جلد دوم صفحہ 20

فائدہ:

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اسلاف میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا جذبہ تھا مگر ایک بدنصیب وہ لوگ ہیں جو زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ممنوع نہیں بلکہ شرک و بدعت کہتے ہیں۔ حدیث کا غلط مطلب بیان کر کے عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کی طرف سفر کرنے کو روکتے ہیں حالانکہ روضہ انور کی طرف سفر کرنا اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا علامت محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں میں محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے اور یہ لوگ صرف زبانی محبت کا دعوٰی کرتے ہیں مگر ان کے قلوب میں ذرا بھر بھی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے

پانچویں علامت:

علامات محبت سے پانچویں علامت یہ ہے جس چیز کا تعلق ہمارے مولا و آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اس چیز سے محبت رکھنی خواہ وہ آپ کے ملک عرب کا رہنے والا ہو یا آپ کی اہل بیت ہو۔ یا انصار اور مہاجرین میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوں قاعدہ ہے کہ دوست کا دوست ہوتا ہے اور ان کا دشمن بھی دشمن ہوتا ہے۔ لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اہل ایمان کے بھی دوست ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دشمن بھی اہل ایمان اور عاشقان رسول کے دشمن ہیں اس کے علاوہ خود اپنے ملک کے رہنے والوں سے محبت کا حکم فرماتا ہے چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

"جس نے محبت رکھی اہل عرب سے بوجہ میری محبت کے ان سے

Marfat.com

محبت رکھی اور جس نے بغض رکھا تو بوجہ میرے ساتھ بغض کے اس نے اسکے اس سے بغض رکھا"۔ (شفاء جلد دوم صفحہ 21)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے اہل عرب کو دھوکہ دیا وہ میری شفاعت میں نہیں داخل ہو گا اور اس کو میری دوستی نہیں پہنچے گی"۔ (ترمذی جلد دوم صفحہ 232)

خود سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ محبت رکھنے کا اعلان فرمایا:

"اللہ سے خوف کرو۔ اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے بارے میں نہ بتاؤ تم انہیں نشانہ طعن نہ بناؤ بعد میرے۔ پس جس نے محبت رکھی ان سے تو بوجہ میری محبت کے ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اور اذیت دی ان کو پس تحقیق اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی۔ تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں پکڑ لے"۔ (ترمذی جلد دوم صفحہ 226)

فائدہ:

خوب واضح ہے کہ صحابہ کا دوست اللہ و رسول کا دوست ہے اور صحابہ کا دشمن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے اور عنقریب عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگا معلوم ہوا کہ روافض دشمنان خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کے ساتھ دوستی اور میل جول رکھنا عذاب الٰہی میں گرفتار ہونا ہے۔

اور حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا:

"اے مولا میں حسنین سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھ"۔

(ترمذی جلد دوم صفحہ 319)

Marfat.com

فائدہ:

ثابت ہوا کہ جس شے کا تعلق ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو جائے اس سے محبت رکھنی مدار ایمان ہے دیکھو آپ کی اولاد تو جگر کے ٹکڑے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کے ستون اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار ہیں ان سے محبت رکھنی تو ضروری اور لازمی ہے مگر اہل ایمان تو ہر اس شے سے تعلق رکھتے ہیں جو بارگاہ رسالت میں پسند اور مرغوب تھی اگر چہ وہ ظاہر نظر میں ایک معمولی شے سمجھی جاتی ہو۔ سنو اور گوش ہوش سے سنو۔ ابو طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ زبان مبارک سے یہ فرما رہے ہیں:

اے درخت تیرا کیا کہنا تو مجھے کتنا محبوب ہے کیونکہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب جانتے تھے۔ (ترمذی جلد دوم صفحہ 7)

چھٹی علامت:

چھٹی علامت محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہے کہ علمائے امت و صلحاء امت و اولیاء کے ساتھ دوستی رکھنے اور اولیاء کرام کے دشمنوں سے دشمنی رکھنی ہے خود اللہ کریم کا یہی حکم ہے:

> ''تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی رکھیں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کی۔ مگر وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمایا اور اپنی روح سے ان کی مدد کی۔ اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ اللہ کی جماعت ہے۔ خبردار اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے''۔ (پارہ 28 سورۃ مجادلہ)

Marfat.com

فائدہ:

اس سے ثابت ہوا کہ اللہ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صلحائے امت واولیاء امت کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھنی اگر چہ باپ بیٹا اور قریبی رشتہ انہی کامل ایمان ہے۔ اوران پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور اپنی رحمتوں کی بارش برساتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محض اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنے باپوں لڑکوں اور بھائیوں اور دوستوں کو قتل کر دیا۔ اور ذرہ برابر پرواہ نہ کی ان میں سے صرف ایک واقعہ لکھتا ہوں کہ عبداللہ بن ابی کا بیٹا جن کا نام عبداللہ رضی اللہ عنہ تھا مخلص مومن تھے اوران کا باپ رئیس منافقین تھا۔ ایک دفعہ اس منافق نے کہا تھا:

"لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الازل"

اس کی مراد عز سے اپنی ذات تھی اور ازل سے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ تو اس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خدمت اقدس میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ فرمائیں تو اپنے باپ کا سر کاٹ کر قدموں پر نثار کر دوں مگر آپ نے اجازت نہ دی مگر جب اس منافق نے مدینہ طیبہ کی طرف مراجعت کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں میں تلوار لے کر مدینہ طیبہ کے دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ اوراس منافق سے کہا کہا اپنی زبان سے ان کلمات ملعونہ کے بدلے میں یہ کہہ:

"ان ازل الناس و اصحاب محمد اعز الناس"

"کہ میں ذلیل ہوں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عزت والے ہیں فرمایا میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تب اس منافق نے یہ الفاظ کہے تو اس نے زندہ چھوڑا"۔

(مدارج جلد اول صفحہ 355)

دیکھا محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرح دو بھائی تھے جن کا نام حویصہ اور محیصہ تھا ان میں سے چھوٹا ایمان لے آیا تھا۔ اور بڑا نہ لایا تھا چھوٹے کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا جو بڑا فسادی تھا۔

Marfat.com

بڑے نے کہا کہ تو ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر میرے شکم کی چربی میں موجود ہے پس چھوٹے نے کہا جو کچھ بھی ہو۔ اگر شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تیرے قتل کا حکم صادر فرمائیں تو بھی ذرا دیر نہ کروں فوراً قتل کر ڈالوں یہ سن کر بڑے بھائی نے کہا تیرا عجیب دین ہے اور عجیب محبت ہے پس وہ بھی حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔ (مدارج جلد اول صفحہ 355)

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی یہ چاہتیں ہیں کہ ہم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے بن جائیں تو پھر آپ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں دعوت اسلامی کا مدنی ماحول بہت ہی پیارا ماحول ہے آپ نے دیکھا ہو گا کہ چور ڈاکو بے نمازی دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوئے تو وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے نمازی بن گئے کتنے والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار بن گئے کتنے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہونے والے آئے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہو کر سنتوں پر عمل کرنے والے اور دوسروں کو عمل کروانے والے بن گئے اگر آپ ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات والا کارڈ پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول اور اپنے علاقہ میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کریں گے تو انشاء اللہ آپ بھی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے بن جائیں گے اللہ تعالیٰ سنتوں بھرا جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

Marfat.com

بیان نمبر:27

یہ راہ عشق ہے

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود پاک:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

''جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھتے وہ لوگ اگر جنت میں داخل ہو بھی گئے تو ان پر حسرت طاری ہوگی جب وہ جزا دیکھیں گے''۔ (القول البدیع)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی آپ کسی مجلس میں حاضر ہوا کریں تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھا کریں اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زیادہ سے زیادہ ہدیہ درود پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کی عادت ڈالنے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں

Marfat.com

سفر اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں گے تو انشاء اللہ آپ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

ظالم بادشاہ:

صحیح مسلم اور دیگر صحاح میں صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ:

آج سے کچھ زمانہ قبل ملک شام پر ایک بہت بڑا بادشاہ حاکم تھا۔ بادشاہ کی ذمہ داری ایک جادوگر کے سر تھی جو کہ اسی کے ملک میں اپنی جادوگری سمیت موجود تھا۔ جادوگر ہی اس سلطنت کا کرتا دھرتا تھا۔ اور تمام سلطنت کا روح رواں تھا اگر کوئی دشمن اس ملک پر چڑھائی کرتا تو جادوگر اپنے جادو کے کرشمے دکھاتا۔ محاذ جنگ کی نوبت نہ آنے دیتا اور اپنے جادو کی بجلیاں گرا کر دشمن کو ہلاک کر دیتا ۔اور دشمن فتح مندی کے خواب آنکھوں میں سجائے دل میں ملک شام پر حکومت کرنے کی آرزو چھپائے ملک عدم کے سفر پر روانہ ہو جاتا۔ اور اگر اندرون ملک کوئی شورش سر اٹھاتی تو شوریدہ سر بادشاہ سے تین پانچ کرنے کے لئے کمربستہ ہوتا تو بادشاہ جادوگر کو حکم دیتا اور وہ اپنے جادو کے زور سے شورش کو دباتا اور شوریدہ سر کو بادشاہ کی اطاعت پر مجبور کرتا۔

گردش لیل و نہار نے جادوگر کو بوڑھا کر دیا اس نے بادشاہ سے کہا اے بادشاہ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں کوئی دن آتا ہے کہ میرا جام حیات چھلک جائے گا سینہ چاکان چمن سے سینہ چاکان چمن کا ملاپ ہونے والا ہے قبل اس کے کہ فرشتہ

Marfat.com

میرے لئے پیام اجل لائے میں اپنا جادو اپنا علم کسی اور کے سینے میں منتقل کرنا چاہتا ہوں تا کہ بعد از مرگ تیری سلطنت کا کاروبار چل سکے اس مقصد کے لئے مجھے اپنے پُر اعتماد غلاموں میں سے ایک ذہین لڑکا عطا کیجئے بادشاہ نے حکم دے دیا کہ ذہن اور ہوشیار لڑکا جادوگر کے سپرد کر دیا جائے جو اس سے صبح و شام جادو سیکھا کرے گا۔ بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی گئی ایک لڑکا مقرر کر دیا گیا جو مقررہ اوقات میں جادوگر کے پاس جاتا اور اس سے جادو کے اسرار و رموز سے آگاہی حاصل کرتا۔

گردش لیل و نہار کے ساتھ ساتھ اس لڑکے کا یہ معمول جاری رہا لیکن قدرت کو یہ منظور نہ تھا کہ لڑکا جادو کا فن سیکھے۔ بلکہ قدرت تو اسے کسی اور کام کے لئے منتخب کر چکی تھی اور اس کے ہاتھوں کسی کام کی تکمیل چاہتی تھی ایک دن وہ لڑکا جادوگر کے پاس جا رہا تھا کہ راستہ میں اس نے ایک جم غفیر دیکھا جو ایک گھر سے نکل رہا تھا جذبہ تجسس سے مجبور ہو کر اس لڑکے نے لوگوں سے صورت حال دریافت کی تو علم ہوا کہ یہ ایک بزرگ کا گھر ہے گوشہ نشین عالم کا گھر ہے جو لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف بلاوا دیتا ہے سچی باتوں کا پرچار کرتا ہے اور عبادت الٰہی میں محو رہتا ہے ان باتوں سے لڑکے کے دل میں شوق کی آگ بھڑکی کہ اس خدا رسیدہ شخص کی زیارت سے مشروف ہونا چاہیے آتش شوق اسے اس گھر میں لے گئی وہاں اس نے درویش کا کلام سماعت کیا۔

درویش کا کلام لڑکے کے دل میں اتر گیا درویش کی باتوں میں جو سحر مخفی تھا اس نے لڑکے کو اپنے حلقہ گرفت میں لے لیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ لڑکا جادوگر کے پاس جاتے ہوئے اس بزرگ کے گھر میں رک جاتا۔ حقیقت اور سچائی کی باتیں سنتے ہوئے اسے دیر ہو جاتی اور وہ دیر سے جادوگر کے پاس جاتا۔ گردش لیل و نہار میں یہی معمول رہا ایک روز جادوگر نے حکم شاہی صادر کر دیا اے لڑکے تو

Marfat.com

دیر سے نہیں آیا کرے گا لڑکے نے جواب دیا جناب گھر میں دیر ہو جاتی ہے۔ گھڑا ہوا یہ فسانہ یہ نقلی اور فرضی داستاں یہ قصہ عجب اور یہ ناکام کہانی یہ خود ساختہ داستان جادوگر کے دل کو نہ بھائی اور اس نے سب کچھ بادشاہ سے کہا بادشاہ نے فرمان جاری کیا کہ لڑکے کو صبح سویرے روانہ کیا جائے درباری حضرات نے عرض کیا جان پناہ یہاں سے تو یہ لڑکا صبح سویرے روانہ ہوتا ہے اگر اس کو دیر ہوتی ہے تو راہ میں گھر میں نہیں۔ بادشاہ اور جادوگر یہ سن کر لڑکے پر خفا ہوئے۔ اس خیال میں رہے کہ راہ میں لڑکا کھیل کود میں محو ہو جاتا ہے انہوں نے حقیقت کی جستجو نہ کی کرتے بھی کیسے کہ قدرت گردش لیل ونہار کو اور خلق کو کچھ اور ہی تماشا دکھلانا چاہ رہی تھی۔

ایک دن وہ لڑکا جادوگر کے گھر سے واپس آ رہا تھا کہ اس نے ماجرا دیکھا کہ بہت سے لوگ گلی کے ایک طرف کھڑے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ گلی کے سرے پر ایک بہت بڑا سانپ کھڑا تھا جو لوگوں کو گزرنے نہیں دیتا تھا۔ لڑکے کے ذہن میں اچانک بجلی کوندی اس نے سوچا کہ آج امتحان کا وقت آ گیا ہے کہ آزمائش کی گھڑی قریب ہے کھرے اور کھوٹے کی پہچان کا لمحہ آ گیا ہے کہ میرے

جادوگری کی صحبت اچھی ہے یا عالم کی اس نے ایک پتھر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ سے گویا ہوا۔ اے مالک لولاک اگر گوشہ نشین کے عقائد ونظریات وافکارات اور مذہب جادوگر کے عقائد نظریات افکارات اور مذہب سے بہتر ہیں تو اس سانپ کو ہلاک فرما تا کہ تیری یہ بے بس مخلوق اس سے نجات حاصل کرے اور ان کے دل خوف سے آزاد ہوں بعد ازاں اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سنگ راہ سانپ پر دے مارا پتھر سانپ کو لگا اور وہ عدم کے سفر پر روانہ ہو گیا لڑکے پر حقیقت کا اظہار ہو گیا۔ کہ جادوگر سے عالم کے نظریات اور مذہب بہتر اور اچھے ہیں اس کو کھرے

Marfat.com

اور کھوٹے کا پتہ چل گیا۔

اس کی آزمائش درست نکلی امتحان کا نتیجہ درست نکلا ادھر لوگ سناٹے میں آ گئے انگشت بدنداں رہ گئے پھر شور مچانے لگے کہ لڑکا جادو میں کمال حاصل کر گیا ہے بات ہونٹوں سے نکلی اور کوٹھوں چڑھی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جادوگر اور بادشاہ کو بھی علم ہو گیا۔ وہ خوشی سے سرشار ہو گئے اس لئے کہ ان کے خیال سے یہ جادو کا کمال تھا جو لڑکے نے دکھایا بات گوشہ نشین عالم تک بھی پہنچی اس کا دل دھڑک اٹھا وہ سمجھ گیا کہ لڑکا مقام ولایت کی جانب گامزن ہے اور اب اس پر مصائب و آلام کا ایسا گرے گا اس نے لڑکے کو تنہائی میں کہا کہ اب تو اللہ کے فضل سے بزرگ ہو گیا تیرے کام کی حد فقط مین جانتا ہوں ہاں یہ بات جان لے کہ اس راہ میں قدم قدم پر تجھے مصائب کا سامنا کرنا ہو گا خبردار ہو کر جا اور یاد رکھ کہ اللہ والے مصائب میں گھبرایا نہیں کرتے اور ہاں میرا نام و نشان کسی کے علم میں نہ لائیے گا اس عالم کی صحبت نے یہ رنگین گل کھلایا کہ وہ لڑکا مقام ولایت حاصل کر گیا ایسے مریض جن کے علاج سے حکماء اور طبیب عاجز تھے اس کے ہاتھوں شفاء پانے لگے۔ اندھے اس سے بینائی حاصل کر کے دنیا کے خوش رنگ نظاروں کو دیکھنے لگے کوڑھے شفایاب ہو کر احساس کمتری سے نجات حاصل کر گئے۔

خلق الٰہی گردش لیل و نہار اور چشم ملک نے یہ تماشا دیکھا لیکن معمولی تماشہ تھا۔ ابھی ایک اور تماشہ ہونا تھا جو کہ ابھی پردہ پوش تھا اور ایک روز وہ تماشہ نقاب اتار کر عالم مخفیت سے عالم حقیقت میں آ گیا ہوا یوں کہ بادشاہ کا مصاحب چشم تماشا کی روشنیوں سے محروم ہو گیا۔ اس نے لڑکے کی تعریف سنی اور اس کا شہرہ سنا تو خیال کیا کہ مجھے بھی اس لڑکے کے پاس جانا چاہیے شاید قسمت بدل جائے اور مجھے روشنیاں حاصل ہو جائیں پس اس نے بہت سے تحائف لئے اور لڑکے کی

Marfat.com

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض احوال کیا کہ میرے حال پر رحم فرماؤ لڑکے نے اپنی زبان ترجمان کو یوں جنبش دی کہ اے شخص میں کون اور کیا میری بساط کہ تجھے یا کسی اور کو شفایاب کروں ۔ شفا تو خدا کے قبضہ قدرت میں ہے بس اگر تو اسلام لائے اور بت پرستی سے کنارہ کش ہو کر بادشاہ کو اپنا پروردگار نہ مانے تو میں بارگاہ الٰہی میں دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفا سے ہمکنار کر دے تیری آنکھوں میں روشنیاں بھر دے چنانچہ وہ اندھا اس لڑکے کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوا لڑکے نے دعا کی ہدف اجابت کا سینہ چاک ہوا سینہ چاکان چمن سے سینہ چاکان چمن کا ملاپ ہوا اور اس اندھے کو روشنی مل گئی اس کا دل خوشی سے معمور ہو گیا اور معمول کے مطابق بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا بادشاہ نے اسے دیکھا تو ورطہ حیرت میں غوطہ زن ہو گیا تعجب کی بجلیاں اس کی نگاہوں کو خیرہ کر گئیں حیرانی اور تعجب سے معمور لہجے میں بولا تجھے چشم تماشا کی روشنیاں کس طرح مل گئیں جب کہ ملک کے تمام طبیب تیرے علاج سے قاصر اور لاچار تھے پھر ایسی کون سی تدبیر ہے یا کون سی ہستی ہے جس نے تجھ کو چشم تماشا کی روشنیاں دے کر تجھے حیات نو بخشی ہے وہ مصاحب عرض ہوا کہ اے بادشاہ یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے میرے معبود کا کرم ہے کہ اس نے مجھے بغیر کسی حیل و حجت کے چشم تماشا کی روشنیاں بخشی ہیں بادشاہ نے پوچھا کیا وہ پروردگار میرے علاوہ کوئی اور ہے مصاحب نے جواب دیا اے بادشاہاں وہ پروردگار ایسا ہے کہ جو میرا پروردگار ہے تیرا بھی پروردگار ہے بلکہ سارے جہاں کا پروردگار ہے بادشاہ یہ سن کر ساکت رہ گیا۔ پھر غضب ناک ہوا اور اس کے غضب کی بجلیاں تڑپ تڑپ کر مصاحب پر گرتی رہیں اور سوال کرتی رہیں کہ تجھے یہ عقیدہ کہاں سے ملا ۔ مصاحب کا حوصلہ بادشاہ کے غضب کی بجلیاں جلا کر خاکستر کر گیا۔ اور وہ بول پڑا کہ مجھے فلاں لڑکے نے یہ عقیدہ سکھایا

Marfat.com

ہے بادشاہ نے فوری طور پر اسکی طلبی کا پروانہ جاری کر دیا۔لڑکا بادشاہ کے پاس گیا اور بولا فرمایئے کیا حکم ہے بادشاہ نے کہا اے لڑکے ہماری مہربانی کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم نے تجھے جادوگر کے پاس بھیجا اور وہاں سے تجھے جادو کا علم حاصل ہوا جس کے باعث تجھے یہ مرتبہ اور مقام ملا کہ تو بیماروں کو شفا دیتا ہے اور مردوں کی مسیحائی کرتا ہے ہماری مہربانیوں کا صلہ تو اس کفران نعمت کی شکل میں دے رہا ہے کہ ایک ایسا شخص جو میرے ٹکڑوں پر پل کر بڑھا ہے تو اسے کسی اور پروردگار کا تابع کر رہا ہے وہ لڑکا فصاحت آمیز زبان سے گویا ہوا اے بادشاہ مجھ میں اور تجھ میں اتنی طاقت اور بساط کہاں کہ کسی کو شفاء دیں اور تیرا جادوگر بھی اس طاقت سے محروم ہے بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے کہ جس کے ہاتھ میں سب بیماریوں کی شفاء ہے۔

بادشاہ نے فرمان جاری کیا کہ اس لڑکے کو مبتلائے عذاب کیا جائے اس لئے کہ یہ لڑکا جادوگر سے بھاگ گیا تھا اور اب معلوم ہو رہا ہے کہ اس نے کسی اور سے یہ باطل عقیدہ حاصل کیا ہے اس تماشہ عجب کی خبر جادوگر کو بھی ہوئی اور وہ افتاں وخیزاں بادشاہ کے روبرو حاضر ہو کر عرض کرنے لگا بادشاہ سلامت کافی دنوں سے یہ لڑکا غیر حاضر رہتا ہے اور نہ معلوم کہاں جاتا ہے درباریوں کو بھی خوشامد کا موقع ہاتھ آ گیا وہ کہنے لگے عالی جاہ یہ لڑکا صبح گھر سے چلا جاتا ہے مگر معلوم نہیں کہاں چلا جاتا ہے بادشاہ نے لب نازنین کو جنبش دے کر کہا اس پر تشدد کی انتہا کر دو۔اور اس وقت تک زدوکوب کرو کہ یہ بتلا دے کہ اس نے عقیدہ کہاں سے حاصل کیا ہے بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی گئی اور لڑکے پر تشدد شروع ہو گیا۔لڑکے نے عالم گوشہ نشین سے وعدہ کیا تھا پیمان باندھا تھا کہ اس کا نام ونشان نہیں بتلائے گا مگر بادشاہ کی جانب سے دیئے گئے تشدد نے اس کے پائے ثبات لغزش میں ڈال دیئے پیمان ٹوٹنے لگا اور سارے وعدے وعید بادشاہ کے تشدد کے

Marfat.com

سیل بے پناہ میں بہہ نکلے۔لڑکے کی قوت برداشت جام فنا پی گئی اور بے اختیار اس کی زبان سے عالم گوشہ نشین کا نام و پتہ نکل گیا۔

ہائے ہائے پیمان ادھورے رہ گئے وعدے وفا نہ ہو سکے اور وفا کا بھرم ٹوٹ گیا مگر ہر بات میں قدرت کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔

لڑکے کی زبان سے عالم کا نام و پتہ نکلا اور بادشاہ نے اس کی طلبی کا فرمان جاری کر دیا فوری طور پر تعمیل ہوگئی۔ عالم کو بلایا گیا وہ تماشا جس کا آغاز لڑکے کو جادوگر کے پاس بھیجنے سے ہوا تھا اب انتہائی سنسنی خیز موڑ پر پہنچ گیا بادشاہ نے عالم سے کہا اپنے دین کو چھوڑ دے ورنہ تیرا سر آرے سے لکڑی کی طرح چیر دیا جائے گا عالم نے جواب دیا جو بادشاہ کی مرضی کرے میں اپنے دین سے نہ پھروں گا چنانچہ بادشاہ نے آرے سے چیرنے کا حکم دے دیا عالم کے شریر کو آرے میں رکھ کے چیر دیا گیا اور اس کا شریر اللہ کی راہ میں قربان ہو گیا۔ دھرتی خونین رنگ میں رنگی گئی اور عالم نے اپنے خون سے داستان حق رقم کر دی اپنی جان کے بدلے دین کا سودا کر لیا۔ دنیا کے بدلے آخرت کی کامیابیاں حاصل کر لیں حیات فنا کے بدلے حیات دوام حاصل کر لی۔ اس کے بعد مصاحب سے کہا گیا کہ تو راہ حق سے باز آجا ورنہ تیرا حشر بھی اس عالم جیسا ہوگا اس مصاحب نے بھی جان کے بدلے دین کا سودا کر لیا۔ اپنے خون سے داستان حق کا اگلا باب تحریر کیا۔ دنیا کے بدلے آخرت کی کامیابیاں حاصل کر لیں حیات فنا گنوا کے حیات دوام کا حصول کر لیا۔

بادشاہ نے اس سنسنی خیز باب کی کچھ سطور کو عالم اور مصاحب کے خون سے تحریر کیا مگر پھر بھی نہ سمجھ سکا کہ آخر وہ کون سی شے ہے جس کے بدلے دونوں نے اپنی جان دے دی نادان تھا۔ حقیقت نہ جان سکا اور تماشا کو اگلے سنسنی خیز موڑ پر لے آیا یوں کہ اس نے لڑکے سے کہا اے لڑکے ان دونوں کا حشر تو نے دیکھا۔

Marfat.com

اب تو عقل سے کام لے اور اپنے دین سے بیزار ہو جا۔ ورنہ تیرا حشر بھی ان سے مختلف نہ ہوگا لڑکا لذت حق سے شناسا ہو چکا تھا اس نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے درباریوں سے کہا کہ اس لڑکے کو پہاڑ کی بلند چوٹی پر لے جاؤ۔ اور اس سے کہو کہ دین تبدیل کرے۔ اگر یہ تعمیل حکم کرے تو اسے واپس لے آؤ اور مقرب بارگاہ بناؤ اور اگر انکار کرے تو پہاڑ کی چوٹی سے نیچے گرا دو تا کہ اس کا وجود ریزہ ریزہ ہو جائے اور آئندہ نسلیں اس سے عبرت حاصل کریں درباری لڑکے کو پہاڑ پر لے گئے تو لڑکے ہونٹوں سے یہ الفاظ نکلے اور بارگاہ الٰہی کی جانب پرواز کر گئے:

''یارب مجھے ان کے شر سے محفوظ فرما''

آن واحد میں ان الفاظ کے رحمت الٰہی پر دستک دی رحمت حق کو جوش آیا اور وہ اپنے پکارنے والے کی مدد کے لئے اس طرح آئی کہ اچانک پہاڑ میں زلزلہ آ گیا اور بادشاہ کے تمام درباری سقم فی النار ہو گئے۔ اور وہ لڑکا صحیح سلامت بادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔ بادشاہ نے اس کو اکیلے دیکھا اور سوال کیا کہ تیرے ساتھی کہاں ہیں۔ لڑکے نے جواب دیا کہ میں نے جس کی راہ میں قدم اٹھائے ہیں اس اللہ نے مجھے ان سے محفوظ فرمایا ہے بادشاہ تڑپ اٹھا اس کی زبردست بے عزتی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے چند دوسرے آدمیوں سے کہا کہ اس لڑکے کو کشتی میں بٹھا کر لے جاؤ۔ اور اگر دین سے نہ پھرنے تو دریا کی لہروں کے سپرد کر دو تا کہ مچھلیاں اس کا گوشت کھا جائیں۔ بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی گئی اور لڑکے کو بٹھا کر وسط دریا میں لے جایا گیا لڑکے نے پھر اپنے ہونٹوں کو وا کیا اور دل کی صدا بارگاہ الٰہی میں نامہ بر کے طور پر روانہ ہوئی۔ جس نے آن واحد میں ارض سے عرش کا فاصلہ طے کیا لڑکے کا پیغام ان الفاظ میں سنایا:

''اے اللہ مجھے ان کے شر سے محفوظ فرما''

Marfat.com

ایک بار پھر سینہ چاکان چمن سے سینہ چاکان چمن کا ملاپ ہوا۔اور کشتی الٹ گئی جس سے بادشاہ کے تمام درباری غرق آب ہو گئے۔مگر لڑکا محفوظ رہا اور بادشاہ کے پاس پہنچ گیا بادشاہ سوہان روح بن گیا تھا۔بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ اب تم نے کیا کیا ہے لڑکے نے سارا قصہ بلاکم وکاست بیان کر دیا۔بادشاہ سناٹے میں آ گیا کہ یہ کیسا لڑکا ہے اور کیسا اس کا دین ہے کہ جن پر کوئی حربہ اثر ہی نہیں کرتا۔لڑکا گویا ہوا اے بادشاہ اگر تو مجھے ہر صورت میں قتل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے تجھے ایک میلہ کرنا ہوگا۔بادشاہ نے بے باقی سے پوچھا کیا میلہ ہے لڑکے نے کہا اس شہر کے سارے لوگوں کو بیرون شہر ایک صحرا میں جمع ہونے کا حکم دے دیا جائے صحرا بیچ مجھے ایک سولی پر چڑھا دیا جائے۔پھر کمان میں ایک ناوک چڑھا پھر بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر میرا نشانہ لینا اور کمان چھوڑ دینا۔پس میرا جام حیات چھلک جائے گا میری روح جسد خاکی سے ناطہ توڑے گی اور سینہ چاکان چمن سے سینہ چاکان چمن کا ملاپ ہو جائے گا۔ فرفیش فربتوں میں بدل جائیں گی۔تو خوش ہوگا کہ میرا قتل ہو جائے گا۔اور میں راضی ہوں گا کہ میری جان رب کے نام پر نکلے گی۔پس بادشاہ نے سوچا کہ اب اس ناٹک کا ڈراپ سین ہونا چاہیے اس نے اس میلے پر عمل کیا۔لوگ صحرا میں جمع ہو گئے۔بیچ صحرا کے سولی پر لڑکے کو لٹکا دیا گیا اور پھر بادشاہ نے بسم اللہ رب الغلام پڑھ کر تیر چھوڑ دیا۔ وہ تیر غلام کی پیشانی پر لگا غلام نے اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور کہا کہ بس میں اپنے مقصود کو پہنچ گیا میری جان میرے رب کی راہ میں ذبح ہو رہی ہے عشق بندگی کا انداز بڑا انوکھا تھا۔جس نے ہر چشم تماشا کو جھنجوڑ ڈالا اور لوگوں کے دلوں پر چھائی ہوئی دہشت کو دور کر ڈالا اور بیک زبان گویا ہوئے۔

"امنا برب الغلام"

"ہم اس غلام کے رب پر ایمان لائے"۔

Marfat.com

راہ عشق ہے وہ راہ یارو!
جہاں سولی پہ جاں لٹائی جاتی ہے
عشق میں نہیں میں اور تو کا جھگڑا
عشق میں ہستی اپنی تو مٹائی جاتی ہے
عشق میں یارو ہے کیف و سرور ایسا
بلا سے جائے اگر جان جاتی ہے
عشق ہے یارو وہ قبلہ کہ جہاں
اگر پکارو تو خود خدائی آتی ہے
خدائی تو کیا خود خدا مل جاتا ہے
عشق میں ایسی بھی اک فصل آتی ہے

بادشاہ کی سوچ کے مطابق تماشہ ڈرامہ سین نہ ہو سکا۔ بلکہ وہ ایک نیا موڑ اختیار کر گیا۔ دراصل لوگ حقیقت سے باخبر ہو گئے تھے کہ اس غلام کا رب قوت والا ہے اور بادشاہ کمزور بے بس ہی ہے پس لوگ بادشاہ کے خلاف ہو گئے۔ مصاحبین نے کہا۔ بادشاہ سلامت وہی ہوا۔ جس کا خدشہ تھا۔ وہی ہوا جو نہ ہونا چاہیے تھا۔ یعنی یہ لوگ خیال کرتے تھے کہ غلام کا رب صاحب قوت ہے اور بادشاہ عاجز و کمزور ہے اور اس قدر بے بس ہے کہ ایک لڑکے کو اپنی ذہانت اور تدبیر سے قتل نہ کر سکا۔ اس صورت حال پر بادشاہ جو حواس باختہ ہو گیا۔ اور غصے میں آرڈر دے دیا کہ سارے شہر کے کوچوں کے سروں پر خندق کھود کر ان میں آگ بھر دی جائے اور جو اپنے دین سے نہ پھرے اس کو آگ میں ڈال دیا جائے۔ حکم کی تعمیل شروع ہو گئی۔ خندق ہر گلی اور کوچہ میں تیار کر کے اس میں آگ روشن کر دی گئی اور تمام منادی کرا دی گئی کہ جو اس لڑکے کے دین سے منحرف نہیں ہوگا۔ اس کا وجود آگ میں بھون ڈالا جائیگا اس تماشہ کو دیکھنے کے لئے بادشاہ اور دیگر مصاحبین آ گئے اور کرسیاں بچھا کر خندقوں کے قریب بیٹھ گئے

Marfat.com

کچھ دیر گزری۔ کہ ایسی عورت کو اسیر کر کے لایا گیا جس کی گود میں ایک شیر خوار بچہ تھا۔ جب بادشاہ کے ملازمین اس عورت کو آگ میں ڈالنے لگے تو عورت آگ سے ڈر گئی۔ اس کے دل میں خوف پیدا ہوا کہ اس کا بچہ جل جائے گا۔ شعور و لاشعور نے اس کے قدموں کو پیچھے ہٹا دیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ابھی اس عورت کو آگ میں نہ ڈالا جائے شاید یہ اس لڑکے کے دین سے پھر جائے۔ اتنے میں عورت کا شیر خوار بچہ بہ آواز بلند بولا اے مادر مہربان نہ ڈر یہ ڈرنے کا مقام نہیں ہے یہ راہ حق ہے۔ ہر فکر سے لا پرواہ ہو جا۔ اور آنکھیں بند کر کے آگ میں کود جا۔ انشاءاللہ آگ انداز گلستاں پیدا کر دے گی عورت کو اپنے شیر خوار بچے کی آواز سے بہت حوصلہ ہوا۔ اس نے ہر قسم کے خدشوں کو بالائے طاق رکھ کر آگ میں چھلانگ لگا دی۔

بادشاہ اور حواری یہ تماشہ دیکھ رہے تھے مگر ان کو معلوم نہ تھا کہ اب ان کے ظلم و ستم کا تماشہ ڈراپ سین کے قریب ہے ان کے اس کھیل کا چراغ گل ہونے والا ہے تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی عورت کی حرمت پامال کی گئی غیرت حق جوش میں آئی اور عورت کی حرمت کو پامال کرنے والوں کو عبرت ناک سزا دی۔ اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے عورت کو اس کا اصلی مقام دیا۔ اس لئے کسی مقام پر اس کی حرمت اور تقدس کی پامالی کو برداشت نہیں کیا گیا۔ اور یہاں پر بھی ایسا ہی ہے بادشاہ اور اس کے حواری ظلم و ستم میں بہت بڑھ گئے انہوں نے عالم کے خون سے دھرتی کو رنگین کیا مصاحب کا خون کیا اور پھر معصوم اور بے گناہ لڑکے کا قتل کیا۔ مگر غیرت حق خاموش رہ کر تماشائی بنی رہی کہ شاید بادشاہ سمجھ جائے۔ مگر ایسا نہ ہوا بادشاہ کا ظلم بڑھتا گیا اور بڑھ کر جب اس کے ظلم کا نشانہ ایک عورت بنی تو غیرت حق تماشائی نہ رہ سکی۔ اس کو جوش آیا یوں ہی عورت نے آگ میں چھلانگ لگائی آگ بھڑکی اس کے شعلے اور چنگاریاں بلند ہو کر بادشاہ اور دیگر راعیان سلطنت کی جانب لپکی اور کرسیوں پر ہی ان

Marfat.com

کوجلا کرخرمن خاک بنادیا جوشکار کرنے آئے شکار ہو گئے ابھی کچھ دیر قبل جوتماشہ دیکھ رہے تھے اب وہ خوددوسروں کے لئے تماشہ عبرت بن گئے۔ ہر خندق پر یہ ہی صورت حال پیدا ہوئی۔ جواہل ایمان کوجلانے کے لئے آیئے تھے خود جل کر خاک ہو گئے اور جن اہل ایمان کوآگ میں ڈالا گیا تھارب کریم نے ان کوآگ کی گرمی سے بچالیا اور ان کی روحوں کوقبض کرکے جنت الفردوس میں پہنچادیا۔ (تفسیرعزیزی پارہ عم صفحہ 123)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قلب وجگر حدت ایمان سے آشنا ہوئے کہ نہیں اگر ہوئے تو ٹھیک کہ آپ علماء کی محافل اور دعوت اسلامی کے اجتماعات میں شرکت فرمایا کریں اگر نہیں ہوئے تو سمجھ لیں کہ آپ کا دل مردہ ہے اس کو زندہ کریں کہ اس میں آپ کی کامیابیوں کا راز پنہاں ہے دلوں کوزندہ کرنے کا ایک ہی نسخہ کیمیا علماء کی مجلس اور دعوت اسلامی کے اجتماعات میں جانا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے ایک نوجوان جوجادو سیکھنے کے لئے جارہا تھا راستے میں اسے ایک عالم دین کی مجلس میسر آئی اس نے علم دین کی مجلس میں جانا شروع کردیا تو اسے کیا مقام حاصل ہوا آپ بھی دعوت اسلامی کے اجتماعات اور روزانہ درس فیضان سنت کی مجلس میں بیٹھیں گے تو انشاءاللہ آپ کوبھی مقام حاصل ہوجائے گا۔

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی نیک محافل میں جائیں تو پھر آپ دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیں دعوت اسلامی کا ماحول بہت ہی پیارا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے بے نمازی آئے نمازی بن گئے والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار بن گئے کتنے گانے باجے سننے والے آئے گناہ میں ملوث ہوئے آئے تو وہ نیکی کی دھومیں مچانے والے بن گئے اگر آپ ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کواپنا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات

Marfat.com

والے کارڈ پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے اور اپنے علاقے میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہونے والے اجتماع میں شرکت فرمائیں گے تو انشاء اللہ علم دین کی محافل میں جانے والے بن جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے کی اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

بیان نمبر:28

فضیلت اہل علم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود پاک:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ:

''بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے اس وقت تک اللہ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں اب تمہاری مرضی کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ''۔(القول البدیع)

سبحان اللہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ کتنی بڑی سعادت کی بات ہے کہ جب تک بندہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں ہمیں چاہیے کہ ہم اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر سرکار مدینہ

Marfat.com

ﷺ کی خدمت میں زیادہ سے زیادہ ہدیہ درود پاک پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش کریں گے تو انشاء اللہ آپ کو دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جس کی بنیاد سچائی اور حقیقت پر ہے اسی وجہ سے اسلام ایک سچا مذہب ہے چونکہ اسلام ایک سچا مذہب ہے اس لئے اس کے پیروکاروں کو سچائی کی تلقین کی جارہی ہے اور سچائی حاصل کرنے کے لئے سچوں کے ساتھ رہو تا کہ تم پر حقیقت منکشف ہو۔ اور حقیقت کا ظہار اولیائے کرام اور علمائے دین کی صحبت سے ہوتا ہے کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو حضور ﷺ کے وارث ہیں ان ہی کی مجالس میں دین کی آیات کھول کر بیان کی جاتی ہیں۔ رحمت الٰہی کی بارشیں ہوتی ہیں اور جب سینہ چاکان چمن سے سینہ چاکان چمن کا ملاپ ہوتا ہے تو بیڑے پار ہوتے ہیں نوع انسانی وحیوانی کی قسمیں تبدیل ہوتی ہیں اور مقدر کا ستارہ چمکتا ہے اور خوشبوئے ہوئے جنت سے روح خوشی سے سرشار ہو جاتی ہے اس لئے کہ مجلس عالم دین جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہوتی ہے اگر اس میں سے کسی صاحب کو کوئی شک ہے تو سچائی کے ثبوت کے لئے ذیل کی حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

''جب تم جنت کی کیاریوں کے پاس سے گزرو تو چرا کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جنت کی کیاریاں کہاں ہیں فرمایا علم کی مجالس یعنی علماء کی صحبت''۔(مشکوۃ شریف)

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد مقدس میں اہل علم اور علماء کی صحبت اختیار کرنے والوں کے لئے عظیم خوشخبری ہے کہ علم حاصل کرنا اور علم کی محفلوں میں بیٹھنا روز محشر جنت کے باغیچوں میں جانے کا سبب بنے گا کیونکہ علم کی محفل جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

حضرت لقمان کا فرمان جو انہوں نے اپنے بیٹے کو دیا تھا:

''اے میرے بیٹے علماء کی مجلس اختیار کر اور حکماء کا کلام سن۔ بے شک اللہ تعالیٰ تو مدعلم سے مردہ دلوں کو زندہ فرماتا ہے جیسا کہ مردہ زمین کو موسلا دھار بارش سے زندہ فرماتا ہے''۔(کشف الغمہ صفحہ 18)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کا یہ دور ترقی کا دور ہے سائنس کا دور ہے ایجادات کا دور ہے اور عجوبہ جات کا دور ہے ان میں سے ایک بڑا اور دیو پیکر عجوبہ یہ ہے کہ اپنی تمام تر ترقی کے باوجود یہ دور حرص و ہوس اور طمع و لالچ کا دور ہے اس دور میں ہر شخص خوب سے خوب ترقی کی تلاش میں سرگرداں ہے کلی سے پھول بننے کو بے قرار ہے اسے ہر دم غریب سے امیر بننے کا انتظار ہے اس لگن میں اس شوق میں اور اس جستجو میں ہم کچھ اس طرح سے محو ہیں کہ اپنے ہر احساس کو جلا چکے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہمارے دلوں سے محو ہو چکی ہے اور ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ ملک بھی ہماری کم عقلی پر رو رہا ہے اس لئے رو رہا ہے کہ ہمارا دل مردہ ہو چکا ہے ہمیں اس کو زندہ کرنا ہے نسخہ کیمیا سے اس کو حیات بخشنی ہے اور نسخہ کیمیا ہمیں فقط اور فقط محافل علماء سے حاصل ہو سکتا ہے ان کی صحبت ہمیں نسخہ کیمیا بخشے گی۔

Marfat.com

عالم کی مجلس عابد کی مجلس سے افضل ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں مجلسوں کے پاس سے گزرے پس فرمایا:

''دونوں بھلائی ہیں اور ان میں سے ایک دوسری پر افضل ہے بہرحال یہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اگر وہ چاہے تو ان کو عطا فرمائے اور چاہے تو روک دے بہرحال یہ لوگ فقہ یا علم سیکھتے ہیں اور جاہل کو سکھاتے ہیں پس یہ افضل اور بے شک میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں تو آپ ان کے پاس بیٹھ گئے''۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 39)

مندرجہ بالا حدیث سے ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم بنا کر بھیجا گیا اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ کسی سے کچھ سیکھنا اور کسی کو سکھانا بہت احسن عمل ہے کیونکہ اس سے علم کی روشنی ایک دوسرے کے سینے تک منتقل ہوتی ہے پھر آپ نے علماء کی مجلس کو اختیار کیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم بھی علماء کی مجلس میں بیٹھ کر اپنے سینوں کو منور کر سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے آپ نے دروازے کے قریب شیطان کو کھڑے دیکھ آپ نے فرمایا:

''اے ابلیس! اس جگہ کیا کرتا ہے شیطان نے کہا میرا ارادہ ہے کہ مسجد میں داخل ہو کر اس نمازی کی نماز خراب کروں لیکن مجھے اس خوابیدہ شخص کی طرف سے خدشہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو نمازی سے کیوں نہیں ڈرتا۔ جب کہ وہ عبادت اور مناجات میں ہے اور اس سوئے شخص سے کیوں ڈرتا ہے کہ سویا ہوا ہے اور غفلت میں ہے شیطان نے

Marfat.com

کہا اس نمازی کی نماز خراب کرنا بڑا آسان ہے کیونکہ یہ جاہل ہے اور سونے والا عالم ہے اگر میں نمازی کو بہکاؤں اور اس کی نماز فاسد کروں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں عالم بیدار ہو کر اس کی اصلاح نہ کر دے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاہل کی عبادت سے عالم کی نیند بہتر ہے"۔

(درۃ الناصحین صفحہ 36 منہاج المتعلمین)

مندرجہ بالا تحریر سے دو باتوں کی وضاحت ہوتی ہے۔

- علم سے بہرہ شخص رات بھر عبادت کرنے سے بھی عالم پر فضیلت حاصل نہیں کر سکتا۔
- عالم شخص سے شیطان بھی ڈرتا ہے خواہ عالم نیند ہی میں کیوں نہ ہو۔

صحبت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ہے:

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے عالم کی مجلس اختیار کی اس نے گویا میری مجلس اختیار کی اور جو شخص عالم کے پاس بیٹھا گویا وہ میرے پاس بیٹھا۔ (الجامع الصغیر)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو کسی عالم کی مجلس میں بیٹھتا ہے گویا وہ میری مجلس میں بیٹھتا ہے اور جو میری مجلس میں دنیا میں بیٹھتا ہے اللہ قیامت کے دن اسے جنت میں بٹھائے گا"۔ (الجامع الصغیر)

مجلس علماء کے فائدے:

فقیہ ابولیث ثمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عالم کے پاس بیٹھے گا اور اس سے علم حاصل کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تب بھی اس کو سات کرامتوں کا

Marfat.com

باعث ہے:

1۔ طالب علم کی سی فضیلت پائے گا۔

2۔ جب تک وہ شخص عالم کے پاس بیٹھا رہے گا گناہوں اور خطاؤں سے محفوظ رہے گا۔

3۔ وہاں سے نکلے گا تو اس پر رحمت کا نزول ہوگا۔

4۔ جب تک عالم کے پاس بیٹھا رہے گا تب تک اس پر برابر رحمتوں کا نزول ہوتا رہے گا۔

5۔ جب تک وہ سنتا رہے گا اس کے نامہ اعمال میں برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

6۔ ملائکہ اس کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیں گے اور وہ ان میں مل جائے گا۔

7۔ اس کا ہر اٹھنے والا قدم اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائیگا اس کے مراتب بلند ہو جائیں گے اور نیکیاں بڑھا دی جائیں گی۔ (تذکرۃ الواعظین صفحہ 80,81)

ان فضائل کے علاوہ اللہ تعالیٰ 6 کرامتیں اور عطا فرماتا ہے:

1۔ جتنی بار وہ عالم کی مجلس میں بیٹھے گا ہر بار اس کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور اس پر رحمت کا نزول ہوگا۔

2۔ جتنے لوگ اس کی پیروی کریں گے ان سب کے برابر اس کو ثواب ملے گا اور ان لوگوں میں سے کسی کا ثوب کم نہ ہوگا۔

3۔ جو شخص اس کے پیروں سے بخشا جائے گا وہ اس کی شفاعت کرے گا۔

4۔ اہل فسق و فجور کی صحبت سے اس کا دل سرد ہو۔

5۔ مومنین وہ صالحین کے طریقے میں داخل ہوگا۔

6۔ وہ شخص ارشاد الٰہی کے مصداق ہوگا۔ کہ تو ربانین یعنی اللہ والے بنو جس سے مراد علماء و فقہا اور صلحاء ہیں۔ یہ فضیلتیں اس شخص کے لئے ہیں جو عالموں کی

Marfat.com

محفل میں بیٹھ کر کچھ یاد نہ کرے اور جو شخص علماء سے فیض اٹھائے اور ان کی تعلیمات محفوظ رکھے۔اس کے لئے اس سے ہزار درجہ زیادہ فضیلت ہوگی۔

علمائے دین کی عزت واحترام:

ایسے لوگ جن کے پاس دین کا علم ہوتا ہے ہمارے لئے قابل صد احترم ہیں اس لئے کہ ان کی توقیر دین کی خاطر ہوتی ہے ان کی عزت وتکریم دراصل ہمارے پیارے آقا ورسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی علماء کرام کی عزت وتوقیر کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں:

''وہ میری امت نہیں ہے جو بڑوں کی عزت نہ کرے اور چھوٹوں پہ رحم نہ کرے اور ہمارے عالموں کی قدر نہ پہچانے''۔(زواجر صفحہ 78)

علمائے دین کی بے عزتی:

تین اشخاص کی بے عزتی نہ کرے گا مگر منافق (1) مسلمان بوڑھا (2) عالم دین (3) عادل بادشاہ۔(زواجر صفحہ 78)

مندرجہ بالا حدیث مقدسہ سے یہ بات بخوبی واضح ہے کہ عالم دین کی بے عزتی کرنے والا منافق ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ایک اہل ایمان کبھی اس کی جرأت نہیں کرے گا کہ عالم دین کی بے عزتی کرے۔بلکہ مومن تو عالم کی خوبیوں کو اپنے سر پر رکھنا فخر خیال کرتا ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جس شخص نے کسی عالم کے سر پر بوسہ دیا۔تو اسے ہر بال کے عوض ایک نیکی ملے گی''۔(نزہۃ المجالس صفحہ 68)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ میری امت کے لوگ علماء وفقہا سے بھاگیں گے پس اللہ تعالیٰ ان کو تین بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔

Marfat.com

۞۔ ان کے کام میں برکت نہ ہوگی۔
۞۔ ان پر ظالم بادشاہ مسلط کیا جائے گا۔
۞۔ یہ کہ ایسے لوگ دنیا سے بے ایمان ہو جائیں گے''۔ (درۃ الناصحین صفحہ 39)

حکایت:

ہارون الرشید بادشاہ علم وادب کا شیدائی و دلدادہ تھا اس نے اپنے بیٹے کو اصمعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا اور عرض کیا کہ اس کو علم و ادب سے روشناس کرائیں آپ اس لڑکے کو علم وادب کا درس دینے لگے:

''ایک روز بادشاہ حضرت اصمعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا۔ دیکھا کہ آپ وضو فرما رہے ہیں اور شہزادہ پانی ڈال رہا ہے اس صورت حال پر بادشاہ بہت خفا ہوا اور آپ سے کہا میں نے شہزادے کو آپ کے پاس اس لئے بھیجا تھا کہ آپ کے ہاں علم و ادب کی فراوانی ہے اور آپ شہزادے کو علم وادب سے بہت اچھی طرح روشناس کرائیں گے اور آپ نے فقط اس قدر علم وادب سکھایا کہ لوٹے سے پانی ڈال کر وضو کروا رہے ہیں تقاضا علم وادب یہ تھا کہ شہزادہ ایک ہاتھ سے پانی ڈالتا اور دوسرے ہاتھ سے آپ کا پاؤں دھوتا''۔ (غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ 15)

محبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ ایک مشہور صحابی تھے ایک بار آپ سوار ہو رہے تھے کہ وہاں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ آپ نے جو دیکھا کہ زید بن حارث رضی اللہ عنہ سوار ہو رہے ہیں تو آگے بڑھے اور سواری کی لگام تھام لی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہی حکم دیا ہے کہ اپنے علماء کے ساتھ ایسا سلوک کریں یہ سنتے ہی حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن

Marfat.com

عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بوسہ دے کر فرمایا کہ ہم کو بھی ایسا ہی حکم دیا گیا ہے کہ اہل بیت کے ساتھ ایسا ہی سلوک کریں۔ (نزہۃ المجالس صفحہ 68)

صاحب علم اور بلند درجہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سات دن تک علم کی باتیں نہ سنے خدا اس کے بتر برس کے اعمال حسنہ اکارت کر دیتا ہے جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو سنا تو حضرت عائشہ و حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہن کے پاس روتے ہوئے تشریف لائے انہوں نے کہا اے علی کیوں روتے ہو۔ فرمایا میں جنگلوں میں رہنے والے ان لوگوں کی حالت پر روتا ہوں جو مدتوں علم کی باتیں نہیں سنتے۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئیں اور دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یہ دعا مانگی:

''اے اللہ عالموں کے رزق کو منتشر کر دے تا کہ وہ لوگ شہروں اور قصبوں میں گھوم پھر کر خلق خدا جو راہ حق میں آنا چاہتی ہو تو علم و ادب کی باتیں ان کے گوش گزار کریں تا کہ وہ قیامت کی سختیوں اور آفتوں سے نجات حاصل کر سکیں''۔ (تذکرۃ الواعظین صفحہ 80)

صاحب علم بے پناہ فضیلت کا حامل ہے:

علم کے تین حروف ہیں:

- عین۔
- لام۔
- میم۔

بعض عارفوں کے نزدیک عین کا اشتقاق عین کا علیین سے ہے لام کا لطف سے اور میم کا ملک سے پس عالم کو عین و لین میں لے جاتا ہے۔ لام اس کو لطیف کر

Marfat.com

دیتا ہے اور میم اس کو خلق پر مالک کرتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ شرافت علم پر خدا کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ ارشاد دلالت کرتا ہے کہ:

''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہو تم کہ اے میرے رب مجھ کو علم میں زیادتی دے۔ بے شک اللہ نے آپ کو جملہ کمالات سے نوازا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ علم سے زیادہ کسی کے لئے زیادتی طلب نہ کریں''۔

(درۃ الناصحین صفحہ 35)

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ علم دین کی کتنی فضیلت ہے اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم عالم دین کی عزت وتوقیر کرنے ولاے بن جائیں تو پھر آپ دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیں دعوت اسلامی کا ماحول بہت ہی پیارا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے بے نمازی دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوئے نمازی بن گئے کتنے فجر کے وقت سوئے رہنے والے آئے وہ اب صدائے مدینہ لگاتے ہیں خود بھی فجر کی نماز باجماعت ادا کرتے اور دوسروں کو ادا کرواتے ہیں کتنے شرابی زانی چور آئے وہ اب نیک مسلمان بن گئے اگر آپ بھی ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول اور دعوت اسلامی کے ہفتہ وار ہونے والے اجتماع میں شرکت فرمائیں گے تو انشاء اللہ آپ عالم دین کی عزت کرنے والے بن جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ سنا اس پر عمل کریں اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

بیان نمبر:29

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

الحمد الله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

واعلىٰ الك و اصحابك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله

و اعلىٰ الك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود پاک:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ:

''میرے حوض کوثر پر قیامت کے روز کچھ گروہ آئیں گے جنہیں میں کثرت درود پاک کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا''۔ (کشف الغمہ)

سبحان اللہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ کتنی بڑی سعادت کی بات ہے کہ ہم کثرت کے ساتھ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھیں گے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حوض کوثر پر پہچانے گے جس کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر پہچانے گے وہ کیونکر نہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کر سکے گا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زیادہ سے زیادہ ہدیہ درود پاک پیش

Marfat.com

کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

اس کی عادت ڈالنے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں گے تو انشاءاللہ آپ کو دونوں جہان کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

ایک باکمال استاد جو بہت سی خوبیوں کا جامع ہوتا ہے اپنے شاگرد میں جس خوبی کی ممتاز صلاحیت پاتا ہے اسی خوبی میں اس کو باکمال بناتا ہے جس میں فقیہ بننے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے اُسے فقہ میں کامیاب کرتا ہے اور جس میں مقرر بننے کی صلاحیت ہوت ہے اسے کامیاب مقرر بناتا ہے اور جس میں مصنف بننے کی صلاحیت غالب ہوتی ہے اسے باکمال مصنف ہی بناتا ہے تو ہمارے آقا ومولیٰ جناب احمد مجتبیٰ محمد ﷺ نے جس صحابی میں جس خوبی کی ممتاز صلاحیت پائی اسی وصف خاص میں اسے کامل بنایا لہٰذا اپنے پیارے صحابی حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں صدیق بننے کی صلاحیت کو واضح طور پر محسوس فرمایا تو اسی وصف میں ان کو ممتاز و کامل بنایا اور صدیق ہونا ایسا وصف ہے جو بہت سی خوبیوں کا جامع ہے اور اس وصف خاص کے سب سے زیادہ مستحق صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی تھی اس لئے وہ اس سے سرفراز فرمائے گئے۔

اصدق الصادقین سید المتقین

چشم و گوش وزارت پر لاکھوں سلام

Marfat.com

آپ کی خلافت:

آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ ان کا نائب اور خلیفہ کس کو مقرر کیا جائے حدیث شریف کی مشہور کتاب بیہقی میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خلافت کے معاملہ کو حل کرنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مکان پر جمع ہوئے جن میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دوسرے بہت سے صحابہ موجود تھے۔

سب سے پہلے ایک انصاری کھڑے ہوئے اور انہوں نے لوگوں سے اس طرح خطاب کیا کہ مہاجرین آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرات میں سے کسی شخص کو کہیں کا عامل مقرر فرماتے تھے تو انصار میں سے بھی ایک شخص کو اس کے ساتھ کر دیا کرتے تھے۔ لہٰذا اسی طرح ہم چاہتے ہیں کہ خلافت کے معاملہ میں بھی ایک شخص مہاجرین میں سے ہو اور انصاری میں سے ہو۔ پھر ایک دوسرے انصاری کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اسی قسم کی تقریر فرمائی۔

ان لوگوں کی تقریروں کے بعد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا حضرات کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین میں سے تھے لہٰذا ان کا نائب اور خلیفہ بھی مہاجرین ہی میں سے ہوگا اور جس طرح ہم لوگ پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معاون و مددگار رہے ہیں اسی طرح خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار رہیں گے یہ فرمانے کے بعد انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اب یہ تمہارے والی ہیں اور پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ سے بیعت کی اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اور پھر انصار و مہاجرین نے آپ سے بیعت کی۔

اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر رونق افروز ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کی

Marfat.com

اور ایک نگاہ ڈالی تو اس مجمع میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ فرمایا کہ ان کو بلایا جائے جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے صاحبزادے اور حضور کے خاص صحابیوں میں سے ہیں مجھے امید ہے کہ آپ مسلمانوں میں اختلاف نہیں پیدا ہونے دیں گے۔ یہ سن کر انہوں نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ آپ کوئی فکر نہ کریں یہ کہتے ہوئے آپ سے بیعت کر لی۔

پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجمع پر ایک نظر ڈالی تو اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے فرمایا کہ علی بھی نہیں ہیں ان کو بھی بلایا جائے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو صدیق اکبر نے کہا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور ان کے داماد ہیں مجھے امید ہے کہ آپ اسلام کو کمزور ہونے سے بچانے میں ہماری مدد کریں گے انہوں نے بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی طرح کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کچھ فکر نہ کریں یہ کہہ کر انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ (تاریخ الخلفاء)

اور مدارج النبوۃ میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو آگے بڑھایا تو پھر کون شخص آپ کو پیچھے کر سکتا ہے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فرمان میں اس واقعہ کی جانب اشارہ ہے جو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے آپ کو آگے بڑھایا اور آپ ہی کو تمام صحابہ کا امام بنایا یہاں تک کہ ابن زمعہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھیں مگر اتفاق سے اس وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تاکہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نہیں نہیں اللہ اور مسلمان ابوبکر ہی سے راضی ہیں وہی لوگوں کو نماز

Marfat.com

پڑھائیں گے"۔(تاریخ الخلفاء)

بہر حال اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو متفقہ طور پر خلیفہ تسلیم کر لیا گیا اور کسی نے اختلاف نہیں کیا اور اللہ کے محبوب دانائے غیوب جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حرف بحرف صحیح ہوا کہ میرے بعد خلافت کے بارے میں خدائے تعالیٰ اور مومنین ابوبکر صدیق کے علاوہ کسی کو قبول نہ کریں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماں کیون نہ صحیح ہو کہ وہ اللہ کے پیارے محبوب ہیں اگر وہ فرما دیں تو ندی کا بہتا ہوا دھارا رک سکتا ہے درخت اپنی جگہ سے کھسک سکتا ہے بلکہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے مگر اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں ٹل سکتا۔

آپ کی خلافت:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا استدلال علمائے کرام کی ایک جماعت نے اس آیت کریمہ سے لیا ہے:

"اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو عنقریب اللہ ایسے لوگوں کو لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے ہیں اور اللہ ان کا پیارا ہے وہ لوگ مسلمانوں پر نرم ہوں گے اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں وہ لوگ جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے"۔(پارہ6، رکوع12)

مفسرین کرام اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قوم سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب کچھ عرب اسلام سے برگشتہ ہو گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے صحاب ہی نے مرتدوں سے جہاد کیا اور پھر ان کو مسلمان بنایا۔اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد جب عرب کے کچھ لوگ مرتد ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال فرمایا تو اس زمانہ میں ہم لوگ آپس میں کہا کرتے تھے کہ یہ آیت کریمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے:

''ان گنواروں سے فرماؤ جو کہ پیچھے رہ گئے کہ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ ان سے لڑو یا مسلمان ہو جائیں''۔

(پارہ 23، رکوع 10)

حضرت صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس قوم سے بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ فرمائی اور ایسا ہی طبرانی میں زہری سے مروی ہے۔ اس لئے حضرت ابن ابی حاتم اور ابن قتیبہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر حجت اور واضح دلیل ہے اس لئے کہ آپ ہی نے مرتدوں سے قتال کی طرف دعوت دی ہے۔

حضرت شیخ ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعباس بن شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت قرآن کریم کی اس آیت سے ثابت ہے اس لیے تمام علمائے دین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کے بعد جن لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا یعنی اس کی فرضیت کے منکر ہو گئے تھے اور جو لوگ مرتد ہو گئے تھے صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ان کے قتال کی دعوت دی اور لہٰذا یہ آیت کریمہ آپ کی خلافت پر دلالت کرتی ہے اور آپ کی اطاعت کو لوگوں پر فرض کرتی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ کے آخر میں واضح الفاظ کے ساتھ فرما دیا ہے کہ جو کوئی اس کو نہیں مانے گا وہ دردناک عذاب میں مبتلا ہوگا۔ آپ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں۔

علمائے اہلسنت کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ حضرت ابو بکر

Marfat.com

صدیق رضی اللہ عنہ انبیائے کرام کے بعد تمام لوگوں میں سے افضل ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سوائے نبی کے اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس پر آفتاب طلوع اور غروب ہوا ہو اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہو مطلب یہ ہے کہ دنیا میں نبی کے بعد ان سے افضل کوئی پیدا نہیں ہوا''۔

ایک اور حدیث میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا:

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے بہتر ہیں علاوہ اس کے کہ وہ نبی نہیں ہے''۔

ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل الناس یعنی لوگوں میں سے سب سے افضل ہیں اگر کسی شخص نے اس کے خلاف کہا تو وہ مفتری اور کذاب ہے اس کو وہ سزا دی جائے گی جو افترا پردازوں کے لئے شریعت نے سزا مقرر کی ہے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''اس امت میں رسول اللہ کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں''۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ان سے تواتر کے ساتھ مروی ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں افضل کون ہے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں حضرت محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں ڈرا کہ اب اس کے بعد آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے تو میں نے کہا کہ اس کے

Marfat.com

بعد آپ سب سے افضل ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں یعنی از راہ انکساری فرمایا کہ میں ایک معمولی مسلمان ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

بخاری شریف میں ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں ہم لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے یعنی وہی سب سے افضل و بہتر قرار دیئے جاتے تھے پھر حضرت عمر کو اور ان کے بعد حضرت عثمان کو رضی اللہ عنہم پھر حضرت عثمان کے بعد ہم صحابہ کرام کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے تھے اور ان کے درمیان کسی کو فضیلت نہیں دیتے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف)

اور حضرت ابو منصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بات پر امت مسلمہ کا اجماع اور اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان ان کے بعد حضرت علی اور پھر عشرہ مبشرہ کے باقی حضرات سب سے افضل ہیں ان کے بعد باقی اصحاب بدر پھر باقی اصحاب احد ان کے بعد بیعت رضوان کے صحابہ پھر دیگر صحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 30)

علالت اور وفات:

واقدی اور حاکم میں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ والد گرامی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی علالت کی ابتدا یوں ہوئی کہ آپ نے ۷ جمادی الاخریٰ پیر کے روز غسل فرمایا۔ اس روز سردی بہت زیادہ تھی جو اثر کر گئی آپ کو بخار آ گیا اور پندرہ دن تک آپ علیل رہے۔ اس درمیان میں آپ نماز کے لئے بھی گھر سے باہر تشریف نہیں لا سکتے آخر کار بظاہر اسی بخار کے سبب ۶۳ سال ۲ ماہ سے کچھ زاہد امور خلافت انجام دینے کے بعد ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کو آپ کی وفات ہوئی اور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ میں مدفون ہوئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت ابوبکر صدیق کی شان تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ ہے اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے والے بن جائیں تو پھر دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں آپ نے دیکھا وہ گا کہ کتنے بے نمازی دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوئے نمازی بن گئے کتنے والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار بن گئے اگر آپ ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول اور دعوت اسلامی کے ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں گے تو انشاء اللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت آپ کے دل میں پیدا ہوگی۔

اللہ سے دعا ہے کہ جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

بیان نمبر:30

کرامات فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين اما
بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط
الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله
الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود پاک:

درۃ الناصحین میں ہے امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک مالدار شخص تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا اسے درود شریف پڑھنے کا بہت شوق تھا اٹھتے بیٹھتے درود شریف پڑھتا رہتا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ گیا اور مسخ ہو کر اس قدر بھیانک ہو گیا کہ جو دیکھتا خوفزدہ ہو جاتا اس کسمپرسی کے عالم میں اس نے فریاد کی یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف کا ہدیہ بھیجتا ہوں ابھی اس نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ اچانک آسمان سے ایک سفید پرندہ اترا اور اس نے اپنا پر اس شخص کے چہرے پر پھیر دیا اور اس کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو گیا اور اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی جب اس کو قبر میں اتارا جا رہا تھا

Marfat.com

غیب سے یہ آواز آئی ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے ہوئے درود شریف نے اسے قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے رات کسی کی خواب میں یہ منظر دیکھا کہ مرحوم فضا میں چل رہا ہے اور اس کی زبان پر یہ آیت کریمہ جاری ہے:

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور غیب بتانے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی ان پر درود پاک اور خوب سلام بھیجو''۔

(پارہ 22)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس کی عادت بنانے کے لئے دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں گے تو انشاء اللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت میں کمال و خوبی والا شخص وہ ہے جو دوسروں کو بھی کمال و خوبی والا بنا دے تو ہمارے آقا و مولیٰ جناب احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت میں کمال و خوبی والے ہیں جنہوں نے بے شمار لوگوں کو کمال و خوبی والا بنا دیا اور ان کا یہ فیض ہمیشہ جاری رہے گا قیامت تک اپنے جاں نثاروں کو کمال و خوبی والا بناتے رہیں گے۔

پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو کمال و خوبی والا بنایا ان میں سے ایک

Marfat.com

مشہور و معروف امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار ہیں۔

نام و نسب:

آپ کا نام عمر ہے اور اماں کا نام عتمہ ہے جو ہشام بن مغیرہ کی بیٹی یعنی ابو جہل کی بہن ہیں آٹھویں پشت میں آپ کا شجرہ نسب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندانی شجرہ سے ملتا ہے آپ واقعہ فیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے نبوت کے چھٹے سال ستائیس برس کی عمر میں اسلام سے مشرف ہوئے آپ نے اس وقت اسلام قبول فرمایا جبکہ چالیس مرد اور گیارہ عورتیں ایمان لا چکی تھیں اور بعض علماء کا خیال ہے کہ آپ نے انتالیس مرد اور تئیس عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا۔ (تاریخ الخلفاء)

ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے الٰہ العالمین عمر بن خطاب اور ابو جہل بن ہشام میں سے جو تجھے پیارا ہو اس سے تو اسلام کو عزت عطا فرما اور حاکم کی روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح دعا فرمائی:

''یا اللہ خاص طور سے عمر بن خطاب کو مسلمان بنا کر اسلام کو عزت و قوت عطا فرما''۔

تو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہو گئے۔

آپ کے قبول اسلام کا واقعہ:

دن بدن مسلمانوں کی تعداد بڑھتے ہوئے دیکھ کر ایک روز کفار مکہ جمع ہوئے اور سب نے یہ طے کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا جائے معاذ اللہ رب العالمین

Marfat.com

مگر سوال پیدا ہوا کہ کون قتل کرے مجمع میں اعلان ہوا کہ ہے کوئی بہادر جو محمد کو قتل کر دے اس اعلان پر مجمع تو خاموش رہا مگر حضرت عمر نے کہا کہ میں ان کو قتل کر دوں گا۔ لوگوں نے کہا بے شک تم ہی ان کو قتل کر سکتے ہو پھر حضرت عمر اٹھے اور تلوار لٹکائے ہوئے چل دیے اسی خیال میں جا رہے تھے کہ ایک شخص قبیلہ زہرہ کے جن کا نام حضرت نعیم بن عبداللہ بتایا جاتا ہے اور بعض لوگوں نے دوسروں کا نام لکھا ہے بہر حال انہوں نے پوچھا کہ اے عمر! کہاں جا رہے ہو؟ کہا کہ محمد ﷺ کو قتل کرنے جا رہا ہوں حضرت نعیم نے کہا کہ اس قتل کے بعد تم بنی ہاشم اور بنی زہرہ سے کس طرح بچ سکو گے وہ تمہیں ان کے بدلے میں قتل کر دیں گے اس بات کو سن کر وہ بگڑ گئے اور کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ تم نے بھی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے تو لاؤ میں پہلے تجھی کو نپٹا دوں یہ کہہ کر تلوار کھینچ لی اور حضرت نعیم نے بھی یہ کہا کہ ہاں میں مسلمان ہو گیا ہوں اپنی تلوار سنبھالی عنقریب دونوں طرف سے تلوار چلنے کو تھی کہ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لو تیری بہن فاطمہ بنت خطاب اور بہنوئی سعید بن زید دونوں اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر مسلمان ہو چکے ہیں یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بے انتہا غصہ آیا وہیں سے پلٹ پڑے اور سیدھے اپنی بہن کے گھر پہنچے وہاں حضرت خباب رضی اللہ عنہ دروازہ بند کئے ہوئے ان دونوں میاں بیوی کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا ان کی آواز سن کر حضرت خباب رضی اللہ عنہ گھر کے ایک حصہ میں چھپ گئے بہن نے دروازہ کھولا آپ گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ اور یہ آواز کس کی تھی آپ کے بہنوئی نے ٹال دیا اور کوئی واضح جواب نہیں دیا کہنے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کر گئے ہو۔ بہنوئی نے کہا ہاں باپ دادا کا دین باطل ہے اور دوسرا دین حق

Marfat.com

ہے یہ سننا تھا کہ بے تحاشا ٹوٹ پڑے ان کی داڑھی پکڑ کر کھینچی اور زمین پر ٹپک کر خوب مارا ان کی بہن چھڑانے کے لئے دوڑیں تو ان کے منہ پر ایک گھونسا اتنی زور سے مارا کہ وہ خون سے تر بتر ہو گئیں آخر وہ بھی عمر ہی کی بہن تھیں کہنے لگیں کہ عمر ہم کو اس وجہ سے مار رہے ہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں کان کھول کر سن لو کہ تم مار مار کے ہمارے خون کا ایک ایک قطرہ نکال لو یہ ہو سکتا ہے لیکن ہمارے دل سے ایمان نکال لو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا اور آپ کی بہن نے کہا کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں بے شک ہم لوگ مسلمان ہو گئے ہیں تجھ سے جو ہو سکے کر لے بہن کے جواب اور ان کو خون سے تر بتر دیکھ کر حضرت عمر کا غصہ ٹھنڈا ہوا آپ نے فرمایا کہ اچھا مجھے وہ کتاب دو جو تم لوگ پڑھ رہے تھے تا کہ میں بھی اس کو پڑھوں آپ کی بہن نے کہا کہ تم ناپاک ہو اور اس مقدس کتاب کو پاک لوگ ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں حضرت عمر نے ہر چند اصرار کیا مگر وہ بغیر غسل کے دینے کو تیار نہ ہوئیں آخر حضرت عمر نے غسل کیا پھر کتاب لیکر پڑھی اس میں سورۃ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی اس کو پڑھنا شروع کیا جس وقت اس آیت پر پہنچے:

"بے شک میں اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو"۔ پارہ 16، رکوع 10)

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو جس وقت حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو آپ باہر نکل آئے اور کہا کہ اے عمر! میں تم کو خوشخبری دیتا ہوں کہ کل جمعرات کی شب میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی تھی کہ الٰہ العالمین عمر اور ابو جہل میں سے جو تجھے محبوب و پیارا ہو اس سے اسلام کو قوت عطا فرما معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تمہارے حق میں قبول ہو گئی۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ اس وقت صفا پہاڑی کے قریب حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں تشریف فرما تھے حضرت خباب رضی اللہ عنہ آپ کو ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادہ سے چلے۔ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر حضرت حمزہ، حضرت طلحہ اور کچھ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حفاظت اور نگرانی کے لئے بیٹھے ہوئے تھے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھ کر فرمایا کہ عمر آرہے ہیں اگر اللہ کو ان کی بھلائی منظور ہے تب تو یہ میرے ہاتھ سے بچ جائیں گے اور اگر ان کی نیت کچھ اور ہے تو اس وقت ان کا قتل کرنا بہت آسان ہے اسی درمیان میں آقائے دو عالم ﷺ پر ان حالات کے بارے میں وحی نازل ہو چکی تھی مگر کار ﷺ کے مکان سے باہر تشریف لا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔ (تاریخ الخلفاء)

اس طرح اللہ کے محبوب پیارے مصطفیٰ ﷺ کی دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں مقبول ہوئی۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

چلے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کے محبوب ﷺ کو قتل کرنے کے لئے (معاذ اللہ) مگر خود ہی قتیل تیغ ابروئے محمد ہو گئے۔

اس واقعہ سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوئی کہ اسلام بزور شمشیر نہیں

Marfat.com

پھیلا دیکھئے اسلام قبول کرنے والے کے ہاتھ میں شمشیر ہے اور اسلام پھیلانے والے کا ہاتھ شمشیر سے خالی ہے۔

فاروق کا لقب:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا تو میرے اسلام قبول کرنے کی خوشی میں جتنے مسلمان حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں موجود تھے انہوں نے اتنی زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا کہ اس کو مکہ کے سب لوگوں نے سنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم حق پر نہیں ہیں حضور نے فرمایا کیوں نہیں؟ یعنی بے شک ہم حق پر ہیں اس پر میں نے عرض کیا پھر یہ پوشیدگی اور پردہ کیوں ہے اس کے بعد ہم سب مسلمان گھر سے دو صفیں بنا کر نکلے ایک صف میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور دوسری صف میں میں تھا اور اسی طرح ہم صفوں کی شکل میں مسجد حرام میں داخل ہوئے کفار قریش نے مجھے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کو جب مسلمانوں کے گروہ کے ساتھ دیکھا تو ان کو بے انتہا ملال ہوا اس روز سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو فاروق کا لقب عطا فرمایا اس لئے کہ اسلام ظاہر ہو گیا اور حق و باطل کے درمیان فرق واضح ہو گیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 78)

آپ کی ہجرت:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہجرت بھی بے مثال ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم کسی ایسے شخص کو نہیں جانتے جس نے اعلانیہ ہجرت کی ہو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہجرت کی نیت سے نکلے تو آپ نے اپنی تلوار گلے میں لٹکائی اور کمان کندھے پر اور ترکش سے تیر نکال کر ہاتھ میں لے لیا پھر بیت اللہ شریف کے پاس حاضر ہوئے وہاں بہت سے اشراف قریش بیٹھے ہوئے تھے آپ

Marfat.com

نے اطمینان سے کعبہ شریف کا طواف کیا پھر بہت اطمینان سے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی پھر اشراف قریش کی جماعت کے پاس آ کر ایک ایک شخص سے الگ الگ فرمایا تم لوگوں کے چہرے بدشکل ہو جائیں گے بگڑ جائیں گے اور تمہارا ناس ہو جائے اس کے بعد فرمایا جو شخص اپنی ماں کو بے اولاد اپنے بچوں کو یتیم اور اپنی بیوی کو بیوہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس وادی کے اس طرف آ کر میرا مقابلہ کرے آپ کے اس طرح للکارنے کے باوجود ان اشراف قریش میں سے کسی مائی کے لال کی ہمت نہ ہوئی کہ وہ آپ کا پیچھا کرتا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 79)

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے ہجرت کر کے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آئے پھر حضرت ابن ام مکتوم اور ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیس سواروں کے ساتھ تشریف لائے ہم نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ پیچھے تشریف لائیں گے تو آپ کے بعد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ (تاریخ الخلفاء)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے اور آپ وہ بہادر ہیں کہ غزوہ احد میں جب کہ جنگ کا نقشہ بدل گیا اور مسلمانوں میں افراتفری پیدا ہو گئی تو اسی حالت میں بھی آپ ثابت قدم رہے۔
(تاریخ الخلفاء)

آپ کا حلیہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ گندمی تھا آپ کے سر کے بال خود پہننے کی وجہ سے گر گئے تھے۔ قد آپ کا لمبا تھا مجمع میں آپ کا سر دوسرے لوگوں کے سروں سے اونچا معلوم ہوتا تھا دیکھنے میں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ کسی جانور پر سوار ہیں۔

Marfat.com

علامہ واقدی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ جولوگ گندمی بتلاتے ہیں انہوں نے قحط کے زمانہ میں آپ کو دیکھا ہوگا اس لئے کہ اس زمانہ میں زیتون کا تیل استعمال کرنے کے سبب رنگ آپ کا گندمی ہوگیا تھا۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے اپنے باپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حلیہ اس طرح بیان کیا ہے کہ آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا آخری عمر میں سر کے بال جھڑ گئے تھے اور بڑھاپے کے آثار ظاہر تھے اور ابن رجا سے ابن عساکر نے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ طویل القامت اور موئے بدن کے آدمی تھے سر کے بال بہت زیادہ جھڑے ہوئے تھے رنگ بہت گورا تھا جس میں سرخی جھلکتی تھی آپ کے گال اندر کو دھنسے ہوئے تھے مونچھوں کے کنارے کا حصہ بہت لمبا تھا اور ان کے اطراف میں سرخی تھی۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 79)

آپ کی خلافت:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا واقعہ علامہ نووی کی روایت کے مطابق یوں ہے کہ جب حضرت عمر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبیعت علالت کے سبب بہت زیادہ ناساز ہوگئی تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بلایا جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور ان سے فرمایا کہ عمر کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں تو وہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں جتنا کہ آپ ان کے بارے میں خیال فرماتے ہیں پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا ان سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیبارے میں دریافت فرمایا انہوں نے بھی یہی کہا کہ مجھ سے زیادہ آپ ان کے بارے میں جانتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ تو بتلاؤ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کا باطن ان کے ظاہر سے اچھا ہے اور ہم لوگوں میں ان کا مثل کوئی نہیں پھر آپ نے سعید بن زید اسید

Marfat.com

بن حضیر اور دیگر انصار و مہاجرین حضرات سے بھی مشورہ لیا اور ان کی رائیں معلوم کیں حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں وہ اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہیں اور اللہ جس سے ناخوش ہوتا ہے اس سے وہ بھی ناخوش رہتے ہیں ان کا باطن ان کے ظاہر سے بھی اچھا ہے اور کار خلافت کے لئے ان سے زیادہ مستعد اور قوی شخص کوئی نہیں نظر آتا پھر کچھ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے ان میں سے ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سخت مزاجی سے آپ واقف ہیں اس کے باوجود اگر آپ ان کو خلیفہ مقرر کریں گے تو خدائے تعالیٰ کے ہاں کیا جواب دیں گے آپ نے فرمایا اللہ کی قسم تم نے مجھ کو خوف زدہ کر دیا مگر میں بارگاہ الٰہی میں عرض کروں گا کہ یا الٰہ العالمین میں نے بہترین شخص کو خلیفہ بنایا ہے اور اے اعتراض کرنے والے جو کچھ میں نے کہا ہے تم دوسرے لوگوں کو بھی پہنچا دینا۔

اس کے بعد آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا لکھئے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہ وصیت نامہ ہے جو ابوبکر صدیق بن قحافہ نے اپنے آخری زمانہ میں دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے اور عہد آخرت کے شروع میں عالم بالا میں داخل ہوتے وقت لکھایا ہے یہ وہ وقت ہے جب کہ ایک کافر بھی ایمان لے آتا ہے ایک فاسق و فاجر بھی یقین کی روشنی حاصل کر لیتا ہے اور ایک جھوٹا بھی سچ بولتا ہے مسلمانو! اپنے بعد میں نے تمہارے اوپر عمر بن خطاب کو خلیفہ منتخب کیا ہے ان کے احکام کو سننا اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا میں نے حتی الامکان اللہ و رسول دین اور اپنے نفس کے بارے میں کوئی تقصیر و غلطی نہیں کی ہے اور جہاں تک ہو سکے تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے مجھے یقین ہے کہ وہ (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) عدل و انصاف سے کام لیں گے اگر انہوں نے ایسا کیا تو میرے خیال کے مطابق ہوگا اور

Marfat.com

اگرانہوں نے عدل وانصاف کوچھوڑ دیااور بدل گئے تو ہر شخص اپنے کیے کا جواب دہ ہوگااورائے مسلمانو میں نے تمہارے لئے نیکی اور بھلائی کا قصد کیا ہے۔

''اورظالم عنقریب جانیں گے کہ وہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے''۔

(پارہ19،رکوع15)

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

پھرآپ نے اس وصیت نامہ کوسر بمہر کرنے کا حکم فرمایا جب وہ مہر بند ہوگیا تو آپ نے اسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے کردیا جسے لے کروہ گئے لوگوں نے راضی وخوشی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کی اس کے بعد آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کوتنہائی میں بلا کر کچھ وصیتیں فرمائیں اور جب وہ چلے گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا اور عرض کیا یا الٰہ العالمین !یہ جو کچھ میں نے کیا ہے اس سے میری نیت مسلمانوں کی فلاح و بہبود ہے تو میری اس بات سے خوب واقف ہے کہ میں نے فتنہ وفساد کو روکنے کے لئے ایسا کام کیا ہے میں نے اس کے بارے میں اپنی رائے کے اجتہاد سے کام لیا ہے مسلمانوں میں جوسب سے بہتر ہے میں نے اس کوان کا ولی بنایا ہے اور وہ ان میں سے سب سے زیادہ قوی اور نیکی پر حریص ہے اور یا الٰہ العالمین میں تیرے حکم سے تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں خداوندتو ہی اپنے بندوں کا مالک ومختار ہے اور ان کی باگ ڈور تیرے ہی دست قدرت میں ہے یا الٰہ العالمین ان لوگوں میں سے درستگی اور صلاحیت پیدا کرنا اور عمر رضی اللہ عنہ کوخلفاء راشدین میں سے کرنا اور ان کے ساتھ ان کی رعیت کواچھی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (تاریخ الخلفاء)

کرامات حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہت سی کرامتیں بھی ظاہر ہوئی ہیں جن میں سے چند

Marfat.com

کرامتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

علامہ ابونعیم نے دلائل میں حضرت عمر بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ فرما رہے تھے یکا یک آپ نے درمیان میں خطبہ چھوڑ کر تین بار فرمایا:

اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ، اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ، اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ۔ اس طرح حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو پکار کر پہاڑ کی طرف جانے کا حکم دیا اور اس کے بعد پھر خطبہ شروع فرما دیا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعد خطبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ خطبہ میں فرما رہے تھے پھر یکا یک بلند آواز سے کہنے لگے کہ:

اے ساریہ پہاڑ کی طرف جاؤ تو یہ کیا معاملہ تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی میں ایسا کرنے پر مجبور ہو گیا تھا میں نے مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ پہاڑ کے پاس لڑ رہے ہیں اور پیچھے سے گھیرے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر مجھ سے ضبط نہ ہو سکا میں نے کہا اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ۔

اس واقعہ کے کچھ روز بعد حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کا قاصد ایک خط لے کر آیا جس میں لکھا تھا کہ ہم لوگ جمعہ کے دن کفار سے لڑ رہے تھے اور قریب تھا کہ ہم شکست کھا جاتے کہ عین جمعہ کی نماز کے وقت ہم نے کسی کی آواز سنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ اس آواز کو سن کر ہم پہاڑ کی طرف چلے گئے تو خدائے تعالیٰ نے کافروں کو شکست دی ہم نے انہیں قتل کر ڈالا اس طرح ہم کو فتح حاصل ہو گئی۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ 86)

حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نہاوند میں لڑائی کر رہے تھے جو ایران میں صوبہ آذربائیجان کے پہاڑی شہروں میں سے ہے اور مدینہ طیبہ سے اتنی دور ہے کہ اس

Marfat.com

زمانہ میں وہاں سے چل کر ایک ماہ کے اندر نہاوند نہیں پہنچ سکتے تھے جیسا کہ حاشیہ اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص 601 میں ہے کہ نہاوند ایران صوبہ آذربائیجان از بلاد جبل ست از مدینہ بیک ماہ آنجا نتوں رسید تو جب نہاوند مدینہ طیبہ سے اتنی دور ہے کہ اس زمانہ میں آدمی وہاں سے چل کر ایک ماہ میں نہاوند نہیں پہنچ سکتا تھا مگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں خطبہ فرماتے ہوئے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو نہاوند میں لڑتے ہوئے ملاحظہ فرمایا اور آپ نے یہ بھی دیکھا کہ دشمن مسلمانوں کے آگے پیچھے سے گھیرے ہوئے ہیں اور پہاڑ قریب میں ہے پھر آپ نے انہیں آواز دی کہ پہاڑ کی طرف جانے کا حکم فرمایا اور بغیر کسی مشین کی مدد کے اپنی آواز کو وہاں تک پہنچا دیا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کھلی ہوئی کرامت ہے۔

ہر کہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سامان اوست
بحر و بر در گوشہ دامان اوست

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس کرامت کو امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی ہے جو حدیث کی مشہور و معتمد کتاب مشکوٰۃ شریف کے صفحہ 546 پر بھی لکھی ہوئی ہے۔

خلافت فاروقی کا زمانہ تھا ایک عجمی شخص مدینہ طیبہ آیا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تلاش کر رہا تھا کسی نے بتایا کہ کہیں آبادی کے باہر سو رہے ہوں گے وہ شخص آبادی کے باہر نکل کر آپ کو تلاش کرنے لگا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں پایا کہ وہ زمین پر سر کے نیچے زرہ رکھے ہوئے سو رہے تھے اس نے دل میں سوچا کہ ساری دنیا میں اس شخص کی وجہ سے فتنہ برپا ہے اس لئے کہ اس وقت ایران اور دوسرے ملکوں میں اسلامی فوجوں نے تہلکہ مچا رکھا تھا لہٰذا اس کو قتل کر دینا ہی مناسب ہے اور آسان بھی ہے اس لئے کہ آبادی کے باہر سوتے ہوئے شخص کو مار ڈالنا اتنا مشکل بات نہیں یہ سوچ کر اس نے نیام

Marfat.com

سے تلوار نکالی اور آپ کی ذات بابرکات پر وار کرنا ہی چاہتا تھا کہ اچانک غیب سے دو شیر نمودار ہوئے اور اس عجمی کی طرف بڑھے اس منظر کو دیکھ کر وہ چیخ پڑا اس کی آواز سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جاگ اٹھے آپ کے بیدار ہو جانے پر اس نے اپنا سارا واقعہ بیان کیا اور پھر مسلمان ہو گیا۔ (سیرت خلفائے راشدین)

یہ بھی آپ کی ایک کرامت ہے کہ شیر جو انسان کے جان لیوا ہیں وہ آپ کی حفاظت کے لئے نمودار ہوئے اور کیوں نہ ہو کہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے اور ہر طرح اس کی حفاظت فرماتا ہے۔

مقام رفیع:

حضرت علامہ امام برازی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ کہف کی آیت کریمہ:

"ام حسبت ان اصحاب الکھف"

کی تفسیر میں بخاری شریف کی حدیث نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا:

"جب کوئی نیکیوں پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے تو اس مقام رفیع تک پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے "کنت له سمعا و بصرا" فرمایا ہے تو جب اللہ کے جلال کا نور اس کی سمع ہو جاتا ہے وہ دور اور نزدیک کی آواز کو سن لیتا ہے اور جب یہی نور اسکی بصیرت ہو جاتا ہے تو وہ دور نزدیک کی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے اور جب یہی نور جلال ہو جاتا ہے اس کا ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ بندہ آسان و مشکل اور دور و نزدیک کی چیزوں میں تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے"۔

(تفسیر ابن کثیر صفحہ 480، جلد 5)

دور فاروقی میں قحط:

آپ کے زمانہ خلافت میں ایک بار زبردست قحط پڑا آپ نے بارش

Marfat.com

طلب کرنے کے لئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز استسقاء ادا فرمائی حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو بلند کر کے اس طرح بارگاہ الٰہی میں دعا کی:

''یا اللہ ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو وسیلہ بنا کر تیری بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ قحط اور خشک سالی کو ختم فرما دے اور ہم پر رحمت والی بارش نازل فرما''۔

یہ دعا مانگ کر ابھی آپ واپس بھی نہیں ہوئے تھے کہ بارش شروع ہو گئی اور کئی روز تک مسلسل ہوتی رہی۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 90)

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والوں کو اپنی کسی حاجت کے لئے وسیلہ بنانا شرک نہیں ہے بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا طریقہ اور ان کی سنت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''میری اور خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرو''۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 30)

آپ کی شہادت:

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی:

''یللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت نصیب فرما''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا اس طرح قبول ہوئی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مجوسی غلام ابولولوہ نے آپ سے شکایت کی کہ اس کے آقا حضرت مغیرہ روزانہ اس سے چار درہم وصول کرتے ہیں آپ اس میں سے کمی کر دیجئے آپ نے فرمایا کہ تم

Marfat.com

لوہار اور بڑھئی کا کام خوب اچھی طرح جانتے ہو اور نقاشی بھی بہت عمدہ کرتے ہو تو چار درہم یومیہ تمہارے اوپر زیادہ نہیں ہیں اس جواب کو سن کر وہ غصہ سے تلملاتا ہوا واپس چلا گیا کچھ دنوں کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پھر بلایا اور فرمایا کہ تو کہتا تھا کہ:

''اگر آپ کہیں تو میں ایسی چکی تیار کر دوں گا جو ہوا سے چلے''۔

اس نے تیور بدل کر کہا کہ ہاں میں آپ کے لئے ایسی چکی تیار کر دوں گا جس کا لوگ ذکر کیا کریں گے جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا مجھے قتل کی دھمکی دے کر گیا ہے مگر آپ نے اس کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی۔

ابولولوہ غلام نے آپ کے قتل کا پختہ ارادہ کر لیا ایک خنجر پر دھار لگائی اور اس کو زہر میں بجھا کر اپنے پاس رکھ لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لئے مسجد نبوی میں تشریف لے گئے اور ان کا طریقہ تھا کہ وہ تکبیر تحریمہ سے پہلے فرمایا کرتے تھے کہ صفیں سیدھی کر لو یہ سن کر ابولولوہ آپ کے بالکل قریب صف میں آ کر کھڑا ہو گیا اور پھر آپ کے کندھے اور پہلو پر خنجر سے وہ وار کیا جس سے آپ گر پڑے اس کے بعد اس نے اور نمازیوں پر حملہ کر کے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں سے بعد میں چھ افراد کا انتقال ہو گیا اس وقت جب کہ وہ لوگوں کو زخمی کر رہا تھا ایک عراقی نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور جب وہ اس کپڑے میں الجھ گیا تو اس نے اسی وقت خودکشی کر لی۔

چونکہ اب سورج نکلنا ہی چاہتا تھا اس لئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دو مختصر سورتوں کے ساتھ نماز پڑھائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ کے مکان پر لائے پہلے آپ کو نبیذ پلائی گئی جو زخموں کے راستے سے باہر نکل گئی پھر دودھ پلایا گیا مگر وہ بھی زخموں سے باہر نکل گیا کسی شخص نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے فرزند عبداللہ کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کر دیں کہ آپ نے اس شخص کو جواب دیا کہ اللہ تجھے غارت کرے۔ تم مجھے ایسا غلط مشورہ دے رہے ہو جسے اپنی بیوی کو صحیح طریقہ سے طلاق

Marfat.com

دینے کا بھی سلیقہ نہ ہو کیا میں ایسے شخص کو

خلیفہ مقرر کر دوں پھر آپ نے حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہؓ ،حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم کی انتخاب خلیفہ کے لئے ایک کمیٹی بنادی اور فرمایا کہ ان ہی میں سے کسی کو خلیفہ مقرر کیا جائے۔

اس کے بعد آپ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ سے فرمایا کہ بتاؤ ہم پر کتنا قرض ہے انہوں نے حساب کر کے بتایا کہ تقریباً چھیاسی ہزار قرض ہے آپ نے فرمایا کہ یہ رقم ہمارے مال سے ادا کر دینا اور اگر اس سے پورا نہ ہو تو بنو عدی سے مانگنا اور اگر ان سے بھی پورا نہ ہو تو قریش سے لینا پھر آپ نے فرمایا جاؤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہو کہ عمر اپنے دوستوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور اپنے باپ کی خواہش کو ظاہر کیا انہوں نے فرمایا کہ یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے محفوظ کر رکھی تھی مگر میں آج اپنی ذات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیتی ہوں جب آپ کو یہ خبر ملی تو آپ نے خدا کا شکر ادا کیا اور 26 ذوالحجہ، 23 ہجری بدھ کے دن آپ زخمی ہوئے اور تین دن بعد دس برس چھ ماہ چار دن امور خلافت کو انجام دے کر 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

Marfat.com

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا ستر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
ترجمان نبی ہم زبان نبی
جان شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پیاری سیرت کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ الحمدللہ دعوت اسلامی میں ایسی پیاری سوچ دی جاتی ہے آپ بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بیان نمبر:31

فضائل عیادت مریض

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدالمرسلين اما
بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط
الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله
الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله
وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود پاک:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹاتا ہے اور اس کے دس درجات بلند فرماتا ہے''۔(مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تادم آخر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ ہدیہ درود پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں

Marfat.com

گے تو انشاءاللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہونگی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

تـو بـوا الـی اللـلـه استـغـفـروالـلـه

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد ﷺ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی مجموعہ اضداد ہے ایک طرف خوشی ہے دوسری طرف غمی۔ ایک طرف شادی ہے تو دوسری طرف مرگ۔ ایک طرف سکون ہے تو دوسری طرف دوا۔ ایک طرف بے چینی و بیتابی ہے تو دوسری طرف راحت و آرام۔ ایک طرف زہر ہے تو دوسری طرف تریاق۔ ایک طرف کونین ہے تو دوسری طرف شہد۔ ایک طرف سمندر ہے تو دوسری طرف ساحل۔ کہیں دھوپ ہے کہیں سیرابی ہے کہیں بنجر زمین کہیں گلزار۔ کہیں خارزار کہیں بہار۔ کہیں خزاں، کبھی دن، کبھی رات، کبھی امیری، کبھی غریبی، کسی جگہ نیکی کا بول بالا ہے تو کسی جگہ بدی کی حکمرانی ہے غرض یہ کہ پورے کے پورے نظام حیات میں تصویر کے دونوں رخ ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں اس لئے انسان پر کبھی تندرستی ہوتی ہے کبھی بیماری ہوتی ہے بیماری دراصل اس لئے ہے انسان کو صحت وتندرستی کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو بقول شاعر

ہو از لف و رخ کا برابر ظہور
کہ بے سایہ ممکن نہ تھی قدر نور

صحت وتندرستی کی قدر و قیمت معلوم کرنے کے لئے بیماری لازمی امر ہے عام طور پر بیماری کو عذاب خداوندی سمجھا جاتا ہے اور اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے اس کو دنیاوی اعتبار سے نقصان دہ تصور کیا جاتا ہے مگر ہم اگر مسلمانانہ اور حقیقت پسندانہ و بالغانہ نظر سے بیماری کے بارے میں جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ بیماری ہر لحاظ سے ہمارے لئے فائدہ مند ہے ذیل میں چند ایک فوائد دیے جارہے ہیں جو علالت کی بنا پر حاصل ہوتے ہیں۔

Marfat.com

بیماری قرب خدا کا ذریعہ ہے:

جب کوئی شخص صحت مندانہ عالم میں ہوتو اس کے سکون کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ اپنے دنیاوی کاروبار حیات میں کچھ اس طرح مستغرق ہوتا ہے کہ یاد خدا سے بالکل بیگانہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ شیطان کا پیروکار بن کر رہ جاتا ہے لیکن بفضل خدا اگر دل میں ایمان کی کوئی رتی ہوتو صرف نماز پنجگانہ ادا کرنے کو ہی ادائیگی تصور کر لیتا ہے۔ اب اگر گردوں کا رنگ آفتاب علالت سے عنابی ہو جائے اور یہ ہی مرد توانا ابتلائے مرض ہو جائے اور مرض اگر دوا کرنے کے باوجود بھی مرض عشق کی طرح افزوں تر ہی ہوتا رہے تو پھر مریض کی ہر ہر سانس اور ہر ہر گھڑی سے اللہ کا نام نکلے گا اور مریض جس قدر اللہ کو یاد کرے گا۔ اللہ بھی اسی قدر اس کی جانب توجہ فرمائے گا۔ اس لئے بیماری کو زحمت نہیں تصور کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اور جو تمہیں مصیبت پہنچی وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا اور بہت سی وہ معاف فرما دیتا ہے''۔ (پارہ 28 سورہ حشر)

بیماری گناہوں کا کفارہ ہے:

اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ پیش خدمت ہے جس کو عامر الرام سے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

سیدنا حضرت عامر الرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ مرحبا اے قوم تم وہ لوگ ہو جن کو اللہ نے آلائش گناہ سے پاک وصاف کر دیا۔ (مشکوٰۃ صفحہ 135)

سیدنا شداد بن اوس اور ضابجی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم دونوں ایک

Marfat.com

مریض پر داخل ہوئے۔ کہ اس کی بیمار پرسی کریں اور اس سے کہا کہ تو نے کیسے صبح کی اس نے کہا میں نے نعمت الٰہی پر صبح کی سیدنا شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تجھ کو بشارت ہو کہ تجھ کو گناہوں کے گرنے سے اور خطاؤں کے دور ہونے سے۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی کو بیماری میں مبتلا کرتا ہوں تو اس بیماری پر وہ میری حمد وثناء بجالاتا ہے تو وہ بستر علالت سے ایسا پاک وصاف اٹھتا ہے جیسے اس کی اماں نے آب ہی جنا ہو اور کوئی گناہ اس کا باقی نہیں رہتا اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندے کو قید کیا اور مصیبت میں ڈالا اور اس کا امتحان لیا پس اے فرشتو! تم وہی عمل اس کے نامہ اعمال میں لکھو جو اس کی صحت میں لکھے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف ص137)

مندرجہ بالا ارشاد مبارک امام احمد نے روایت کیا ہے امام احمد ہی کی ایک اور روایت ہے:

حضرت سیدہ طاہرہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ مومن کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے اعمال میں کوئی شے ایسی نہیں رہتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو اللہ تعالیٰ کو رنج والم میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ (مشکوٰۃ شریف)

بیمار کو تسلی دینا چاہیے:

مریض کی عیادت کرنا اور اس کو تسلی وتشفی دینا ازالہ مرض کے ساتھ ساتھ روحانی مسرت کا باعث بھی بنتا ہے ہمارے پیارے مذہب اسلام نے ہمیں عیادت کا خصوصی درس دیا ہے کیونکہ عیادت مریض کے دل سے بیماری کا خیال

Marfat.com

وقتی طور پر نکال کر اس کو پر سکونی کی جانب لوٹاتی ہے اسلام کی یہ پاکیزہ تعلیم اغیار سے بھی اپنا لوہا منوا چکی ہے سپر پاور امریکہ کے ایک سینئر ڈاکٹر لنک کا کہنا ہے کہ پیار اور محبت کے جذبات دل پر بے حد شدید طور پر اثر انداز ہوتے ہیں اور پیار و محبت کی فضا مرض کی شدت میں بڑی حد تک کمی کر دیتی ہے اور مریض بہت جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مریض کی عیادت کو جاؤ تو اس کو تسکین دو اور اس کے رنج و غم دور کرو اگر چہ یہ تسکین و تشفی حکم الٰہی کو نہیں روک سکتی مگر مریض کا دل ضرور خوش کرتی ہے۔

(ترمذی و مشکوٰۃ صفحہ 137)

غیر مسلم کی عیادت:

عیادت صرف اپنوں کی ہی نہیں کی جاتی بلکہ غیر مسلموں کی عیادت کرنا بھی ضروری ہے۔ اسطرح ان کے دلوں میں اسلام کی رغبت جنم لیتی ہے اور وہ زندگی کی ایک بہت بڑی اور نا قبل تبدیل سچائی کے قائل ہوتے ہیں اور ان کی دنیا و آخرت سنور جانے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کی عیادت کو جایا کرتے تھے ہمیں بھی ان کے طرز عمل کو اپنانا ہوگا۔

بخاری کی ایک روایت ہے کہ:

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گرامی میں حاضر رہا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام قبول کر لے لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے قریب ہی بیٹھا تھا۔ اس کے باپ نے کہا حضرت

Marfat.com

ابوالقاسم کی اِطاعت کرو۔ پس لڑکے نے اسلام قبول کرلیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے نکلے کہ حمد ہے اس خدا پر جس نے لڑکے کو دوزخ سے نجات دلائی۔ (بخاری شریف)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک ان کی اعلیٰ شان کا مظہر ہے اور ہم سے تقاضا خواہ ہے کہ ہم بھی اپنوں ہی سے نہیں بلکہ بیگانوں سے بھی عیادت کریں۔ (مشکوٰۃ شریف)

عیادت کا ثواب:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مریض کی عیادت کرنے والا رحمت الٰہی میں تیرتا رہتا ہے اور جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت الٰہی میں غوطہ لگاتا رہتا ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو کسی مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو ہمیشہ رحمت الٰہی میں داخل رہتا ہے اور جس وقت بیٹھتا ہے تو رحمت الٰہی میں غوطہ لگاتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 138)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

جو شخص مریض کی عیادت کو جائے تو منادی آسمان سے ندا کرتا ہے تو اچھا ہے۔ تیرا چلنا اچھا ہے اور جنت کی ایک منزل کو تو نے اپنا ٹھکانا بنایا ہے۔ (ابن ماجہ و مشکوٰۃ شریف)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مسلمان کے جنازے کا ساتھ دے تو گویا اس نے رضا الٰہی کے لئے ایسے ایک دن کا روزہ رکھا جو سات سو دن کے برابر تھا اور جس نے کسی مریض کی عیادت کی تو گویا اس نے دن بھر کے لئے خدا کی نماز پڑھی اور وہ سات سو دن کے برابر تھا۔ (مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم مریضوں کی عیادت کرنے والے بن جائیں تو پھر آپ دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیں دعوت اسلامی کا ماحول بہت ہی پیارا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے بے نمازی آئے دعوت اسلامی میں آکر نمازی بن گئے کتنے والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار بن گئے کتنے نوجوان گناہوں بھری زندگی گزار رہے تھے دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوئے تو وہ نیکیوں والی زندگی گزار رہیں ہیں آپ ہر ماہ دعوت اسلامی کے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر اور ہر ماہ 72 مدنی انعامات والا کارڈ پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروائیں اور دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں گے تو انشاء اللہ آپ کے اندر ایک مدنی انقلاب پیدا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ سنا اور پر عمل کی اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

بیان نمبر:32

تکبر کی مذمت

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدالمرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله

وعلىٰ آلك و اصحابك يا نورالله

فیضان درود پاک:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہیں پڑھتے وہ لوگ اگر جنت میں داخل ہو بھی گئے لیکن ان پر حسرت طاری رہو گی جب وہ خیر دیکھیں گے۔ (پڑھنے والوں کا اجر دیکھیں گے) (القول البدیع)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں بھی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی سنا کریں تو فوراً سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا کریں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں تا دم آخر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کی عادت بنانے کے لئے آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں

Marfat.com

سفر کو اپنا معمول اور اپنے علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں اور باوقار مسلمان بننے کے لئے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات والے کارڈ پر عمل کی کوشش فرمائیں گے تو انشاء اللہ دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

توبوا الی اللہ استغفروا اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس کائنات ارضی وسماوی کی پوری تاریخ میں سب سے اول جس گناہ کا ارتکاب ہوا وہ تکبر ہے۔ ابلیس نے جب اس گناہ کا ارتکاب کیا تو خداوند تعالیٰ نے اس کی یہ سزا دی کہ ابلیس کو منکرین کے گروہ میں سے کر دیا۔

مولوی محمد اسلم صاحب علوی اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں کہ ایک بار سلطان محمود غزنوی کی محفل آراستہ تھی۔ کابینہ کے سارے وزراء اور دیگر درباری بھی اپنی اپنی نشستوں پر براجمان تھے۔ سلطان محمود غزنوی کرسی صدارت پر متمکن تھا۔ اچانک سلطان نے اپنی قبا سے ایک موتی نکالا اور کابینہ کے ایک وزیر کے پاس جا کر پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا حضور درثمین ہے سلطان نے پوچھا۔ اس کی قیمت کیا ہوگی۔ کہنے لگا حضور میرے خیال میں اس کی قیمت قیصر و کسریٰ کی سلطنت سے بڑھ کر ہے۔ سلطان نے کہا اچھا اسے توڑ دو۔ وزیر نے کانوں کو ہاتھ لگایا بولا حضور غلام اس گستاخی عظیم کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ غلام تو حضور کا ہی خواہ ونمک خوار ہے اس گستاخی کی جسارت کیوں کر سکتا ہے۔ سلطان نے خوش ہو کر اسے انعام واکرام سے نوازا اور اگلے وزیر سے وہی سوال کیا اس نے بھی یہ ہی جواب دیا کہ حضور میں گستاخی عظیم کا مرتکب کیونکر ہو

Marfat.com

سکتا ہوں اس طرح سلطان نے اسے بھی انعام سے نوازا۔ حتیٰ کہ سب درباریوں سے درثمین کی قیمت پوچھی اور پھر اسے توڑ دینے کا حکم دیا مگر سب ہی نے اس گستاخی کے ارتکاب سے انکار کر دیا۔ اور یہی خواہ ہونے کا دعویٰ کر کے انعام و کرام حاصل کیا۔ آخر میں ایاز کی باری آئی۔ سلطان نے پوچھا یہ کیا ہے کہا حضور یہ بہت ہی نادر اور نایاب ہیرا ہے سلطان نے سوال کیا تمہارے نزدیک اس کی قیمت کیا ہے؟ عرض کیا حضور میرے نزدیک اس کی قیمت ہفت اقلیم کی دولت سے بڑھ کر ہے سلطان نے کہا اچھا اسے توڑنے کے بارے میں کیا ارادے ہیں؟ ایاز نے عرض کیا حضور کا غلام ہوں انکار حکم کی جرأت کیونکر کر سکتا ہوں عنایت ہوگی اگر ایک ہاون دستہ منگوا دیں سن کر سلطان نے ہاون دستہ کا حکم دیا۔ ہاون دستہ لا دیا گیا سب درباری دم بخود تھے کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے اِدھر ایاز نے درنایاب کو ہاون دستے کی مدد سے توڑ کر پیس دیا اچانک سب درباریوں کو ہوش آیا مے حیرت کا جام ٹوٹا۔ ان کی آنکھیں کھل گئیں سلطان سے وفاداری کے وعدوں اور دعووں کا خیال آیا۔ لہٰذا چیخنے لگے ایاز ظالم تو نے کیا کیا؟ اس قدر قیمتی موتی کو توڑ کر سلطنت خالی کر دی آخر اپنی اوقات سے باز نہیں آیا۔ سلطان نے یہ گفتگو سنی تو جلال میں آیا پر رعب آواز میں بولا سب اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ جائیں ایاز سے جواب طلب کیا جائے گا۔ ایاز کو سب کے سامنے لایا گیا اور سلطان نے اس سے کہا ایاز درباریوں کی باتوں کا جواب دو۔ ایاز نے دست بستہ عرض کیا حضور ان سب درباریوں نے اپنی عقل کے دو پلڑے کیے ایک میں سلطنت اور موتی کو رکھا اور دوسرے میں خود کو رکھا اور انہوں نے موتی کو خود سے بڑھ کر پایا لہٰذا انہوں نے توڑنے سے انکار کیا جب کہ میں نے بھی اپنی عقل کے دو پلڑے کیے۔ ایک میں خود کو اور موتی کو رکھا۔ اور دوسرے میں آپ کے حکم کو رکھا۔ آپ نے حکم مجھے موتی

Marfat.com

اور خود سے افضل نظر آیا۔ لہٰذا تعمیل حکم میں میں نے دیر نہ کی یہاں آ کر وہ اس طرح فرماتے ہیں کہ جب خداوند نے حضرت آدم کی آفرینش فرمائی اور ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں۔ تو ملائکہ نے اپنی سمجھ عقل کے دو پلڑے کئے ایک میں خود کو رکھا اور دوسرے میں حکم الٰہی کو انہوں نے حکم الٰہی کو خود سے بڑھ کر پایا۔ لہٰذا آدم علیہ السلام کو سجدہ کر دیا مگر ابلیس نے اپنی عقل و سمجھ کے دو پلڑے کئے ایک میں خود کو رکھا اور دوسرے میں حضرت آدم علیہ السلام کو رکھا اس نے خود کو حضرت آدم علیہ السلام سے برتر محسوس کیا۔ لہٰذا اس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور خداوند سے کہا کہ اے رب تو نے میری تخلیق آگ سے کی ہے مگر آدم کی تخلیق مٹی سے کی اس طرح آدم کثیف ٹھہرے اور میں لطیف ٹھہرا لہٰذا لطیف شے کثیف شے کو سجدہ کیوں کر کرے۔

شیطان نے بڑائی جتلائی اور خدا کی نافرماں : نکب ٹھہرا۔ لہٰذا خداوند نے اپنی بارگاہ سے نکال دیا۔

تکبر کیا ہے؟:

خداوند تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر یہ گمان کر لینا کہ میں واقعہ اس کا حق دار تھا اور دوسروں کو خود سے کم تر اور ذلیل تصور کرنا تکبر ہے۔ مثلاً اگر خداوند نے کسی کو علم دیا اور وہ اپنے علم کے زعم مین اس قدر مغرور ہے کہ اپنے کم علم والے کو لفٹ ہی نہیں کراتا۔ بلکہ ان کا مذاق اڑاتا ہے اور کوئی شخص جس کو خداوند مال دے اور وہ غریبوں کو نظر سے گرا دے ان کو اس قابل ہی نہ جانے کہ وہ اس کی بزم میں شرکت کریں اس کی طرح اگر کوئی فرد اعلیٰ خاندان کا ہو۔ اور دیگر خاندان کے لوگوں کو خود سے اور اپنے خاندان سے کم تر جانے اور جس کو خداوند حسن و جمال سے نوازے اور وہ کالے رنگ والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھے ان سب

Marfat.com

لوگوں کا عمل تکبر کہلائے گا اور یہ عمل کرنے والے لوگ متکبر کہلائیں گے۔

نیک اور گناہگار:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ نبوت تھا۔ موسیٰ علیہ السلام خداوند سے راز و نیاز کی باتیں کرنے کے لئے کوہ طور سینا کی طرف محو سرام تھے سر راہ آپ کی ایک عبادت گزار شخص سے ملاقات ہوئی۔ اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب دیا وہ عبادت گزار شخص آپ سے مخاطب ہوا یا حضرت آپ نبی اللہ ہیں خداوند سے پوچھئے کہ اس نے میرے لئے کیا جزا مقرر کی ہے؟ میں نے اپنی زندگی کو سراپا عبادت بنائے رکھا ہے مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ خداوند نے میرے لئے کیا جزا مقرر کی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بندہ خدا میں تمہارے بارے میں خدا سے ضرور پوچھوں گا۔ اس سے وعدہ فرما کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سوئے منزل عازم سفر ہوئے سر راہ آپ سے ایک اور شخص ملا اس نے کہا یا حضرت آپ نبی اللہ ہیں خدا نے آپ کو اپنا کلیم بنایا ہے آپ خداوند سے براہ راست کلام کرتے ہیں مجھ پر مہربانی فرمائیے اور خدا سے ذرا یہ تو پوچھ دیجئے کہ اس نے میرے لئے کیا مقام تجویز فرمایا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں بڑے گناہ کئے ہیں۔ مجھے امید تو نہیں کہ میری بخشش ہوگی۔ پھر بھی آپ خداوند سے پوچھیں کہ میرا کیا انجام ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے بھی وعدہ کیا اور اپنی منزل پہ پہنچ گئے۔ خداوند سے گفتگو ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند سے عرض کیا اے مالک ارض و سما دو بندے تجھ سے اپنے انجام کی خبر چاہتے ہیں خداوند نے فرمایا اے میرے کلیم تیری ملاقات جس پہلے شخص سے ہوئی وہ بڑا نیک اور صالح بندہ ہے اور نیکوکاروں اور صالحوں کے لئے ہم نے جنت تیار کی ہے جا اس کو خوشخبری سنا دے۔ بشارت دے دے کہ ہم نے اس کے لئے جنت تیار کر رکھی ہے دوسرا شخص بے

Marfat.com

حد گناہ گار ہے اور گناہگاروں کے لئے ہم نے دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ بنا رکھی ہے جا اس گناہگار سے کہہ دے کہ ہم نے تیرے واسطے دوزخ کے دروازے کھول رکھے ہیں یہ کلام سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے۔ راہ میں پہلے گناہگار شخص سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پوچھا فرمایئے میرے بارے میں ارادۂ الٰہی کیا ہے فرمایا خدا نے تیرے لئے دوزخ تیار رکھی ہے یہ سن کر اس نے کہا الحمد اللہ اے اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنے اس گناہگار بندے کو اس قابل جانا کہ باقاعدہ طور پر اس کے بارے میں خبر رکھی میں تو سمجھ رہا تھا کہ خداوند نے مجھے بالکل بھلا دیا ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر وہاں سے آگے بڑھے پہلے مقام پر نیکوکار ملا۔ پوچھا فرمایئے میرے بارے میں ارادہ الٰہی کیا ہے فرمایا خداوند نے تیرے لئے جنت تیار کر رکھی ہے یہ سن کر وہ بولا جنت کیسے نہ تیار کی جاتی؟ ساری عمر خدا کی عبادت جو کی ہے کبھی گناہ کا خیال بھی دل میں نہیں آنے دیا پھر جنت کیسے نہ دی جائے ہم جیسے نیکوکاروں کے لئے ہی تو جنت ہے یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لے آئے۔ دوسرے روز پھر خداوند سے ملاقات کے لئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اپنے نیکوکار اور گناہگار بندوں کے بارے میں میں نے اپنا فیصلہ بدل دیا ہے جو گناہگار تھا۔ اس کے لئے جنت اور نیکوکار کے لئے دوزخ قرار دی گئی ہے موسیٰ علیہ السلام حیران ہوئے عرض کیا اے اللہ یہ کیا اسرار ہے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام گناہ گار بندے نے میرا شکر کیا تھا اور عاجزی کا اظہار کیا تھا پس اس ادا کی بنا پر میں نے اسے معاف کر دیا اور اس کے لئے جنت قرار دی۔ اور جو شخص نیکوکار تھا اس نے غرور کیا تکبر کیا بڑائی جتلائی اس کی یہ ادا مجھے ناپسند ہوئی۔ پس اس کی سزا کے لئے میں نے اس کے سب نیک اعمال ضائع کر دیئے اور دوزخ اس کے لئے سزاوار کر دی۔

ابلیس و فرعون کے درمیان مکالمہ:

یہ اس وقت کی بات ہے جب فرعون نے اپنی سلطنت کے غرور میں آ کر

Marfat.com

خدائی دعویٰ کیا تھا اور سب نے اس کو اپنا رب تسلیم کر لیا تھا۔ ماسوائے ان لوگوں کے جن پر خداوند نے اپنی خاص عنایت کی تھی۔ بہر کیف اکثریت میں وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے اس کی خدائی مان لی تھی اور نگر نگر گلی گلی اس کی خدائی کے چرچے کر رہے تھے۔ یہ چرچے زمین سے نکلے اور زمان میں پھیلے۔ اور شہنشاہ بدبختی ابلیس کے دوگوش میں بھی نقارہ بجا گئے جانے شیطان کے قلب میں کیا سمائی کہ انسانی بہروپ بن کر فرعون کے دربار میں حاضری کا شرف حاصل کیا خدمت فرعون میں جا کر یوں لب کشائی فرمائی۔ حضور کیا یہ بندہ ناچیز حضور کی خدائی کے کمال دیکھنے کا خواہاں ہے فرعون نے جواب دیا۔ اے بندہ بد بخت تو ہماری خدائی میں شک کر رہا ہے ہمارے پاس جادوگروں کی ایک ہزار پر مشتمل فوج ہے جو ہماری خدائی کی منہ بولتی دلیل ہے شیطان بولا۔ حضور یہ بندہ ناچیز آپ کا ممنون ہوگا اگر آپ مجھے جادوگروں کے کمالات دکھائیں۔ فرعون نے اپنے جادوگروں کو جمع کیا اور حکم دیا کہ اپنے جادو کے کمالات دکھائیں۔ جادوگروں نے تعمیل حکم کی۔ اور اپنے اپنے شعبدے دکھانے لگے مگر شیطان نے کچھ ایسا سحر پھونکا کہ سب کے سب شعبدے پیوند خاک ہو گئے۔ تمام جادوگر بری طرح ناکام ہو گئے۔ اور بھی جادوگر ہوں۔ میرے جادو کے سامنے تمہارے سب جادوگر نام ہو گئے ہیں۔ فرمایئے میں زیادہ قوی ہوں یا آپ کے جادوگر فرعون نے شرمندگی سے جواب دیا آپ کا جادو زیادہ قوی ہے شیطان گویا ہوا مجھے کہنے کی اجازت دیں کہ آپ تو پرلے درجے کے مسخرے ہیں۔ ذرا غور فرمایئے میں اس قدر زبردست قوت کا حامل ہوں مگر پھر بھی خدا مجھے اپنا بندہ ماننے سے انکار کرتا ہے اور تیرے اس قدر عجز و بے بسی کے حامل ہوتے ہوئے بھی اس کی برابری کا دعویٰ کریں یہ بات وہ کب گوارا کر سکتا ہے۔ (نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ 121)

Marfat.com

غرور کی مختلف اقسام:

تکبر کی چند اقسام ہیں مثلاً

﴿۱﴾۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غرور کرنا۔

﴿۲﴾۔ جس طرح فرعون ونمرود نے خود کو بڑا جانا اور اللہ کی ہمسری کا دعوٰی کیا۔

﴿۳﴾۔ بندوں سے غرور کرنا۔

بندوں کے ساتھ غرور یہ ہے کہ ان کو حقیر جانے۔اس میں دو کفر ہیں اور یہ سب سے زیادہ ہے۔

غرور کے کئی اسباب ہیں۔

علم:

اپنے علم پر غرور کرنا اور دوسروں سے تعظیم کی امید رکھنا حدیث شریف میں ہے کہ:
''اپنے کو بزرگ جاننا علم کی آفت ہے''۔

زُہد:

اپنی عبادت کے سبب یہ گمان کر لینا کہ دوسرے لوگ میرے جیسی عبادت نہیں کر سکتے۔پس اس واسطے خدا کے حضور میرا درجہ ان سے بلند ہے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا بڑا نیک اور زاہد تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ابر اس پر سایہ فگن رہتا تھا۔ایک بار ایک بدکار وگناہگار شخص اس کی زیارت کو گیا اور اس کے قریب بیٹھ گیا۔زاہد نے گمان کیا کہ بدکار کی مجال کیونکر ہوئی کہ مجھے جیسے عابد وزاہد کے پاس بیٹھے۔بلکہ بالکل ساتھ مل کر بیٹھے اور اس سے کہا کہ ذرا پرے ہٹ کے بیٹھ وہ بے چارہ ہٹ کے بیٹھ گیا۔پیغمبر وقت پر نزول وحی ہوا کہ زاہد و بدکار دونوں سے کہہ دے کہ اپنے اپنے اعمال از سر نو شروع کریں۔میں نے بدکار کو اس کے اعتقاد کی وجہ

Marfat.com

سے بخش دیا اور زاہد کے تمام اعمال نیک اس کے غرور کی وجہ سے رائیگاں کر دیئے۔

حسب ونسب:

اپنے خاندان کو دوسروں کے خاندانوں سے برتر جاننا غرور کی یہ قسم ہمارے آج کے اس دور میں بے حد رچی بسی ہے ہر شخص اپنی قوم اور ذات کو دوسروں سے برتر اور افضل ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے بچنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اللہ حسب ونسب کو نہیں دیکھتا حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اپنے تابعدار بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہے چاہے وہ غلام حبشی کیوں نہ ہو۔ اور گناہگاروں کے لئے دوزخ تخلیق فرمائی خواہ وہ آزاد قریشی النسل ہی کیوں نہ ہو۔

خوبصورتی:

خوبصورتی اکثر اوقات غرور کا باعث بنتی ہے۔ عورتوں میں یہ بات زیادہ پائی جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دوزخ میں اکثر عورتیں ڈالی جائیں گی''۔

مال ودولت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''برا ہے ان کے لئے قریب ہے وہ طوق پہنائے جائیں گے اس چیز کا جس کا بخل کیا''۔

یاور:

اپنی طاقت پر نازاں نہیں ہونا چاہیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بہشت میں بہت سے کمزور آور اور دوزخ میں بہت سے زور آور

Marfat.com

کمزور ہو جائیں گے"۔

آل اولاد:

آل اولاد بھی غرور کا باعث بنتی ہے حالانکہ روز محشر اولاد کوئی فائدہ نہیں دے گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن نہ مال فائدہ دے گا نہ اولاد سے نفع ہو گا مگر جو اللہ کے پاس قلب سلیم لے کر آیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیئے کہ غرور کی ان جملہ اقسام کا خیال رکھیں اور ان سے محفوظ رہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سمک مچھلی:

اللہ تعالیٰ نے سب مچھلیوں کی طرف حکم بھیجا کہ میں تم میں سے کسی کے پیٹ میں اپنے بندے یونس علیہ السلام کو جگہ دوں گا یہ سن کر سب مچھلیوں نے تکبر کیا مگر ایک مچھلی نے بڑی عاجزی اور انکساری کے سے کہا کہ میں کس قابل ہوں کہ اللہ اپنے بندے کو میرے پیٹ میں جگہ دے پس اس کی عاجزی کی وجہ سے اللہ نے اس کو عزت بخشی اور یونس علیہ السلام کو اس کے پیٹ میں جگہ دی۔

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب فخر و تکبر کے بارے میں چند احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مزید نقل کی جاتی ہیں۔

حدیث:

جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 433)

Marfat.com

اس مبارک حدیث میں تکبر کے بارے میں بڑی ہی سخت وعید فرمائی گئی ہے اور واضح الفاظ میں فرمادیا کہ متکبر آدمی جنت کی امید نہ رکھے۔ بلکہ روز محشر اس کے لئے دوزخ ہوگی۔

تین شخص ہیں جن سے روز محشر اللہ نہ تو کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور نہ اس کی طرف نظر فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے:

- بوڑھا زانی۔
- بادشاہ کذاب۔
- محتاج متکبر۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 433)

حدیث:

متکبرین کا حشر قیامت کے دن چیونٹیوں کے برابر جسموں میں ہوگا اور ان کی صورتیں مثل آدمیوں کے ہوں گی۔ اور ان پر ذلت چھائے ہوئے ہوگی فرشتے ان کو کھینچ کر جہنم کے قید خانہ کی طرف لے جائیں گے۔ جس کا نام بولس ہے ان کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی اور جہنمیوں کا نچوڑ ان کو پلایا جائے گا جس کو طینۃ الخبال کہتے ہیں۔

(زواجر صفحہ 98)

گناہوں کی دو اقسام ہیں:

پہلی قسم وہ ہے جس میں ہر وہ گناہ شامل ہے جو انسان نفسانی خواہشات کے زیر اثر کرتا ہے ایسے گناہوں پر توبہ قبول ہو سکتی ہے جس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے نفسانی خواہشات کے زیر اثر لغزش سرزد ہوئی اور بعد ازاں ان کی توبہ قبول فرمالی گئی۔

گناہوں کی دوسری دو قسم میں سے ایسے سب گناہ شامل ہوں جو کبیر نخوت کی وجہ سے ظہور پذیر ہوں۔ ایسے گناہ بڑے سخت ہیں اور ان گناہوں پر توبہ کی

Marfat.com

قبولیت کی امید نہیں کی ہوسکتی جس طرح ابلیس لعین نے کبیر ونخوت کی وجہ سے خدا کی نافرمانی کی۔لہٰذا اس کی توبہ قبول نہیں ہوسکتی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ثابت ہوا کہ کبیر ونخوت بہت بڑا گناہ ہے اس لیے ہمارے پیارے رسول ﷺ کے ارشادات مبارک تو آپ زیرنظر فرما چکے اب اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ارشادات ربانی:

قرآن کے پہلے پارہ کی سورۃ بقرہ میں ارشاد فرمایا:

''شیطان نے نافرمانی کی اور تکبر کیا پس کافروں کے گروہ سے ہوگیا''۔

اسی طرح تیرہویں پارہ کی سورۃ ابراہیم میں یوں ہے:

''اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر وسرکس کے سارے دل پر''۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

''میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے کہ حساب کے دن پر یقین نہیں لاتا''۔

بڑائی صرف خدا کے لئے ہے:

تکبر وبڑھائی کے بارے حکم۔

کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میری تہبند ہے پس جو شخص ان دو میں سے کسی کو چھینے گا میں اس کو دوزخ میں ڈال دوں گا۔(مشکوٰۃ شریف 433)

الحاصل کلام یہ کہ انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خدا کی ذات میں شرکت کا دعویٰ بے جا کرے۔ایسا کرنا سراسر فرعونیت اور منافی اسلام ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس گناہ کبیرہ سے محفوظ رکھے۔

Marfat.com

مدنی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم تکبر سے بچ جائیں تو آپ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنے بے نمازی دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوئے نمازی بن گئے کتنے والدین کے نافرمان آئے فرمانبردار ہوئے اور کتنے گانے باجے سننے والے آئے وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں سننے والے بن گئے اگر آپ بھی دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول اور 72 مدنی انعامات والے کارڈ کو پر کر کے اپنے نگران کو جمع کروانے کا معمول اور اپنے علاقے میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیں گے تو انشاء اللہ تکبر جیسی بیماری سے شفاء پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ
زندگی کے تابعات
مقدس خطوط
زیب النحو
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۔ لاہور
Voice: Mobile:
0300-9467047

Marfat.com